ڈاکٹر طاہر اور منہاج القرآن کے ایمان اور عمل کا جائزہ
اور علمائے اہلسنّت کے ان کے بارے میں فتاوے

قہر الدیان علیٰ منہاج الشیطان

مرتب
ابو مصطفیٰ عاقب القادری

ضربِ قاہر بر فتنہ طاہر

مرتب
علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی مدظلہ العالی

جمعیّت اِشاعت اہلِسُنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

ڈاکٹر طاہر اور منہاج القرآن کے ایمان اور عمل کا جائزہ

اور علمائے اہلسنّت کے ان کے بارے میں فتاوے

قہر الدیان علی منہاج الشیطان

مرتب

ابو مصطفیٰ عاقب القادری

و

ضرب قاہر بر فتنۂ طاہر

مرتب

علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی مدظلہ العالی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، رابطہ: 021-32439799

نام کتاب : قہر الدیان علی منہاج الشیطان/ضرب قاہر بر فتنۂ طاہر

مرتب : ابو مصطفیٰ عاقب القادری/مولانا محمد حسن علی رضوی میلسی مدظلہ

سن اشاعت : رمضان المبارک 1436ھ۔ جولائی 2015ء

سلسلۂ اشاعت نمبر : 255

تعداد اشاعت : 4800

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

پیش لفظ

مختلف لوگ ایسے گزرے ہیں جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام ہی کے خلاف سازشیں کرتے رہے ہیں اور اپنی نفسانی خواہشات کی بنیاد پر ایسے ابحاث کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں پناہ میں رکھے۔

موجودہ دور میں ان فتنوں میں سے ایک فتنہ تحریک منہاج القرآن ہے، ڈاکٹر طاہر القادری کئی مسائل میں اسلاف کے خلاف کیا، مثلاً عورت کی دیت کا معاملہ، خود کو مجتہد ثابت کرنا، بدمذہبوں کی کھلم کھلا تائید کرنا، غیر مسلم کے ساتھ میل جول وغیرہ وغیرہ۔

علماءِ اہلسنّت کثرہم اللہ تعالیٰ نے ان معاملات کی بناء پر ڈاکٹر موصوف کو مناظروں کے چیلنج بھی کئے مگر افسوس وہ کبھی بھی چیلنجز قبول نہیں کرتا۔

اسلام میں امن کو کافی اہمیت حاصل ہے کیونکہ اسلام ہی امن پسند مذہب ہے۔ اسی بناء پر ڈاکٹر طاہر القادری نے غلط پروپیگنڈہ شروع کیا اور عیسائیت اور یہودیت کو خوش کرنے کے لئے تقریبات کے دوران یہودیوں اور عیسائیوں کو ''مؤمن'' کے لفظ سے مخاطب کیا۔ جو کہ صریح قرآنی تعلیمات کی مخالفت ہے، کیونکہ قرآن کریم میں عیسائیوں اور یہودیوں کو کھلم کھلا ''کافر'' کہا گیا ہے۔

عوام الناس کو اپنے اعتماد میں لینے کے لئے نئے سیاسی ڈرامے رچائے، خود کو اسلاف کے طریقے پر عمل پیرا کہلا کر ایسے ایسے نئے خرافات کا موجد ہوا کہ الامان والحفیظ

اسی طرح ناموسِ رسالت پر بھی ڈاکٹر موصوف کا اپنا عجیب مؤقف ہے، جو قارئین اس رسالے میں پڑھ کر جان لیں گے۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے عوام الناس میں اپنی شہرت کو برقرار رکھنے کے لئے من گھڑت اور جھوٹے خواب بتا کر عوام الناس کو بے وقوف بنائے رکھنے کی کوشش میں مصروف عمل رہے، حالانکہ ڈاکٹر صاحب کو بخوبی معلوم ہے کہ عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے

،اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿وَ تُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ﴾

اسی طرح یہ بات بھی اظہر من الشّمس ہے کہ موجودہ آسمانی کتب تحریف شدہ ہیں، اپنی اصلی حالت میں نہیں رہیں، مگر افسوس کہ ڈاکٹر طاہر القادری یہودیت اور نصرانیت کو خوش رکھنے کے لئے اپنی تقاریر میں توریت، انجیل کا سہارا لیتے رہے ہیں۔

عوام الناس کو اس فتنہ تحریک منہاج القرآن کو واضح اور صاف دکھانے کے لئے مختلف علماء کے رسائل شائع ہوئے ہیں، اسی طرح ادارہ جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کی جانب سے بھی اس فتنے کے خلاف کافی رسائل شائع ہوئے ہیں۔

اس رسالے کو بھی قارئین کے لئے مفید جانتے ہوئے اسے اپنے سلسلہ اشاعت نمبر ۲۵۵ پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرتبین کو علم دین کی خدمت کی مزید توفیق مرحمت فرمائے اور ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

محمد عبداللہ فہیمی سندھی

قہر الدیّان

علی

منہاج الشیطان

مرتب

ابو مصطفیٰ عاقب القادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تعارف

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ م بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ط وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (سورۃ المائدۃ: آیت ۵۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جوکوئی ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے، بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَکُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ ط وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (سورۃ التوبہ: آیت ۲۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں جوکوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہے۔

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآئَھُمْ اَوْ اَبْنَآئَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ط اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورۃ المجادلۃ، آیت ۲۲)

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی

کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی، اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی کا کنبے والے ہوں، یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں، ان میں ہمیشہ رہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے، اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

سبحان اللہ! اوپر کی تین آیتیں مکمل وضاحت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے راضی ہے۔ اللہ ان سے محبت فرماتا ہے جو اپنی محبتیں، نفرتیں اور اپنے تعلقات اللہ ہی کے واسطے رکھتے ہیں۔ یہی اللہ کی جماعت ہے۔ آخری آیت میں بھی صاف واضح ہے کہ کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کو دوست نہیں رکھ سکتا جو اللہ یا اس کے رسولوں سے دشمنی کرے۔ اور جو ان سے دوستی کرے گا وہ مسلمان ہی نہیں۔ آیت میں خاص طور پر باپ بیٹے اور رشتے داروں کو بیان کر دیا گیا ہے کہ وہ ان سے بھی دوستی اور پیار نہیں کر سکتا، جو کفر بکے، چاہے کتنی ہی مجبوری کیوں نہ ہو، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ رب العزت نے ہمیں سب سے بہترین دین عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا: اس نے اسلام ہی کو تمام انسانیت کے لئے چن لیا ہے۔ ہمارا سچا مذہب واقعی اللہ کی طرف سے ایک عالیشان تحفہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيْحَةُ وَ مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ

لِاِثمٍ لا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ ﴾ (سورۃ المائدۃ: آیت ۳)

ترجمہ: تم پر حرام ہے مردار، اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا، مگر جنہیں تم ذبح کرلو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے، آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی، تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا، تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے، تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی پیشن گوئی فرمائی کہ اس مذہب حق (اسلام) میں مختلف فرقے ہوں گے، لیکن ان میں سے صرف ایک فرقہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے کہ

۱۔ تمہارے نبی تمہارے لئے بددعا کریں ہلاکت کی تو تم سب ہلاک ہو جاؤ۔

۲۔ جو باطل کی پیروی کریں وہ حق کی پیروی کرنے والوں پر غالب آجائیں۔

۳۔ تم سب کسی غلطی پر یکجا ہو جاؤ۔

ان سب سے محفوظ رکھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہلِ کتاب میں اس سے پہلے بہتّر (۷۲) فرقے تھے اور جلد ہی اس دین اسلام میں تہتّر (۷۳) فرقے ہوں گے۔ بہتّر (۷۲) جہنم میں ہیں اور ایک فرقہ جنت میں۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ کون سا فرقہ ہے، جو آگ سے محفوظ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوگا۔

اسلام ایک امن اور تحمل والا مذہب ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اسلامی حدود کی پامالی کی جائے اور اسلامی برادری سب کچھ برداشت کرتی رہے۔ اسلام بہت آزادی دیتا ہے،

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس کو جو کرنا ہے کرے! یہ تو صرف شیطانی خیالات ہیں۔
وقتاً فوقتاً کچھ گروہ ''لوگوں کی اصلاح'' کے لئے اٹھتے ہیں تاکہ ان تمام فرقوں کو یکجا کریں جو کبھی امت مسلمہ میں شمار ہوتے تھے۔ یہ بظاہر نیک کام نظر آتا ہے لیکن بہت سے گروہ صدیوں سے عقائد کی وجہ سے دور دور ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی ان وجوہات کو مٹا سکے۔ اور یہ فرقے کس طرح ایک ہو سکتے ہیں؟ جب کہ یہ ایک دوسرے پر کفر کا الزام لگا رہے ہیں، اور بہت سارے فرقے ایسے ہیں جو کفر اور ارتداد میں ملوث ہیں۔ اسلام کے بنیادی اصولوں کا انکار کرنے کے سبب سے، قرآن کا رڈ کرنے کے سبب سے اور بہت ساری حدیثوں کے انکار کرنے کے سبب سے اور اللہ اور اس کے رسولوں کی توہین کے سبب سے۔ اور پھر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ حق پر ہیں! تو یہ اختلاف کا ختم ہونا ممکن نہیں۔

اور اس کے علاوہ کچھ ایسے لیڈر جو فرقوں کو نہیں مانتے وہ بھی ان فرقوں کو ایک کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مغرب میں عیسائی اور یہودیوں کو اور ہندوستان میں مسلم، ہندو، سکھ اور بدھسٹ کو ایک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک ان سب کے لئے ساتھ میں رہنا ممکن ہے اور جھگڑے بھی نہ ہوں، بلکہ اسلام امن اور سلامتی کا یقین دلاتا ہے، لیکن یہ واضح رہے کہ یہ دوسرے مذہب ہیں، مل کر رہ سکتے ہیں، پر کبھی آپس میں ایک نہیں ہو سکتے۔ اسلام اور دوسرے مذاہب میں کوئی بھی بنیادی اصول ملتا نہیں، اسلام صرف ایک خدا کو مانتا ہے دوسرے مذہبوں میں ایسا نہیں۔ یہاں تک کہ عیسائی اور یہودی مذہب بھی ایک سے زائد خدا کو مانتے ہیں، تو دوسرے مذہبوں کے ساتھ یک جہتی نہیں ہو سکتی۔

اسی طرح کا ایک گروہ ہے جو فرقوں کو نہیں مانتا، جس نے بہت سی الجھنیں پھیلائی ہیں، اس کا نام ''منہاج القرآن انٹرنیشنل'' ہے جو کہ پروفیسر ''ڈاکٹر طاہر بن فرید الدین'' کی قائم کردہ تنظیم ہے۔ اس کی دوسرے فرقوں اور مذہبوں سے دوستی نے اللہ کے قائم کردہ حدود کو پار کر دیا۔ یہ اس برے مذہب کی یاد دلاتا ہے جو مغل بادشاہ ''جلال الدین اکبر'' نے ایجاد کیا تھا۔

اس کتاب کے لکھنے کی مقصد یہ ہے کہ ڈاکٹر طاہر اور اس کے گروہ کی حقیقت بتا سکیں کہ انہوں نے دین میں کیا کیا باتیں گھڑی ہیں جو کہ اسلام کے بنیادی احکام بلکہ اسلامی عقیدوں

کے بالکل خلاف ہیں تا کہ عوام ان کے شیطانی حملوں میں نہ آ جائیں، اللہ کی مدد سے ا
کتاب میں قرآن سے اور نبی کریم ﷺ کی حدیثوں سے اور صحابہ کے عمل سے ثبوت اک
کیے گئے ہیں۔

اس کتاب میں سات (۷) اہم فصلیں ہیں:

۱۔ ڈاکٹر طاہر کی شخصیت، اس کی زندگی اور اس کے طور طریقے
۲۔ شہر ''لندن'' میں منعقد کی جانے والی ''امن'' تقریب کا جائزہ
۳۔ مندر اور چرچوں میں منعقد کی جانے والی میلاد شریف کی تقاریب کا جائزہ
۴۔ ڈاکٹر طاہر کی اس تقریر کا جائزہ جو اس نے کرسمس کے تہوار مناتے ہوئے کی
۵۔ ڈاکٹر طاہر کے خلاف کفر اور ارتداد کے فتوؤں کا خلاصہ
۶۔ ڈاکٹر طاہر اور اس کے ساتھیوں پر الزامات کی فہرست
۷۔ تعلیقہ: ڈاکٹر طاہر پر کفر کے چند فتوؤں کے نسخے

اے اللہ! اس عاجزانہ کوشش کو اپنے عاجز بندے کی جانب قبول فرما۔ اے اللہ! اس
ثواب نبی پاک ﷺ، ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم، میرے پیارے ماں باپ، رہنما، استاذ ا
سارے ایمان والوں کو عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے ایمان کی حفاظت فرما اور ہمیں ایمان
موت دے۔ آمین

اَن گنت درود و سلام نبی پاک ﷺ اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر اور ان سب
جو کہ قیامت تک ان کی پیروی کرتے رہیں گے۔

ابو مصطفیٰ عاقب القادری

بروز پیر ۱۴ر جنوری ۲۰۱۳ء/ یکم ربیع الاول ۱۴۳۴

فصل ا

ڈاکٹر طاہر کی شخصیت، اس کی زندگی اور طور طریقے

ڈاکٹر طاہر ولد فرید الدین جو اپنے آپ کو پروفیسر طاہر القادری کہتا ہے، اس کے بارے میں ۱۹۹۰ء کی دہائی سے اسلامی دائرے میں بہت اختلاف چل رہے ہیں۔

یہ جھنگ شہر پاکستان کا رہنے والا ہے، لیکن ۲۰۰۶ء میں کینیڈا میں رہنے چلا گیا اور زیادہ وقت وہاں اور برطانیہ میں گزارتا ہے۔

بچپن کی زندگی اور تعلیم

اس کی ابتدائی تعلیمات بہت ادھوری، تنازعات سے بھری ہوئی ہیں۔ کوئی کہتا ہے اس نے میٹرک پاکستان سے کیا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ جب وہ بارہ سال کا تھا اس وقت سے مدینہ شریف میں پڑھ رہا تھا۔ مگر اتنا پتا ہے کہ اس نے ایم اے اسلامک سائنس پانچ یونیورسٹی سے کیا۔ اس نے ایل ایل بی کی ڈگری بھی حاصل کی۔ چند سالوں کے لئے اس نے وکالت کو اپنا پیشہ بنایا لیکن اس نے اسی یونیورسٹی میں پڑھانے کی خاطر وکالت کا پیشہ چھوڑ دیا۔ اس وجہ سے یہ بات مشکوک ہے کہ اس کی دینی تعلیمات صحیح طور پر اہلسنّت کے مدارس میں ہوئی ہو، جس میں کم سے کم سات سال لگتے ہیں۔

دینی حلقوں میں اس کی شہرت

اس نے پیر سید طاہر الدین کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس نے مقرر کے طور پر اپنا کام شروع کیا، پھر ٹی وی پر آنا شروع کر دیا۔ کیونکہ ۱۹۸۰ء کے چیف منسٹر نواز شریف سے اچھے تعلقات تھے، جس نے اس کو خطیب کے طور پر اپنی خاندانی مسجد ماڈل ٹاؤن میں مقرر کیا تھا۔ اس کی تقریریں اہلسنّت کے عقیدے بتاتی تھیں اور اس سے بہت سے لوگ متاثر ہونے لگے، اس نے اپنی تقریروں میں جو رویہ اختیار کیا تھا، اس سے لوگوں کو محسوس ہوا کہ یہ اہلسنّت کا عالم

ہے۔ لیکن وہ کبھی بھی اپنے آپ کو اہلسنّت ظاہر نہیں کرتا تھا اور کسی ایک فرقے سے ہونے کا بھی انکار کرتا تھا۔ اہلسنّت کے علماء نے اس کو کہا کہ وہ صاف اعلان کرے کہ وہ اہلسنت سے ہے۔ اور دیوبندی، وہابی یا اہلحدیث جو اپنے آپ کو اہلسنّت کہتے ہیں، ان میں سے نہیں ہے۔ لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور ہر بار حیلہ بہانہ ڈھونڈتا رہا۔ علماء کو اس وقت یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ سیاست کو اپنانا چاہتا ہے، اس لئے وہ اپنے آپ کو کسی ایک فرقے کے ساتھ وابستہ نہیں کرنا چاہتا۔

اپنی تحریک کی بنیاد

اس نے اپنی ایک نئی تحریک بنائی بظاہر اسلام کی خدمات کے لئے، جس کا نام ''منہاج القرآن'' اور ''منہاج القرآن انٹرنیشنل (ایم کیو آئی)'' رکھا۔ اس نے اپنے آپ کو اس تحریک کا چیئرمین مقرر کیا۔ جلد ہی اس میں سینکڑوں کی تعداد میں کارکن آ گئے۔ اس کی تحریک نے کتابیں چھاپنا شروع کر دیں جو کہ اس کے کارکنوں کی تالیف کی ہوئی تھیں، لیکن نام ڈاکٹر طاہر کا لیا جاتا تھا۔

ایک نظر ان کتابوں پر ڈالیں تو اس میں اعلیٰ حضرت کی تعلیمات اور علامہ سید احمد سعید کاظمی کی کتابوں کی نقل ملتی ہے۔ جلد ہی یہ کتابیں ہزاروں کی تعداد میں ہو گئیں۔ لیکن یہ صاف پتا چلتا ہے کہ یہ کتابیں کسی ایک آدمی کی لکھی ہوئی نہیں ہے، صرف نام ڈاکٹر کا اوپر چسپاں ہے۔

ٹی وی کے ذریعے اس کی تحریک کو ہر دن ترقی ملنے لگی اور اس کی تقریروں کی سی ڈی بہت سے ممالک میں بکنے لگیں۔

نبی پاک ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا دعویٰ

اس نے دعویٰ کیا کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے۔ اس خواب کا خلاصہ یہ ہے کہ تم عاشق رسول ہو اور دین کی خدمات کے لئے چن لئے گئے ہو۔ اس سے بہتر اور کیا حربہ ہو سکتا تھا اپنی عزت اور عوام میں مقبولیت بڑھانے کا؟ اہلسنّت کے عوام، حضور کے

عاشق، وہ یہ سن کر اس کے پیچھے ہو لئے۔ کیونکہ انہیں لگا حضور کے بارے میں کون جھوٹ بول سکتا ہے؟ وہ یہ کبھی گمان کر سکتے ہیں کہ کوئی حضور ﷺ کے بارے میں جھوٹ بولے گا۔ اس لئے کہ اس کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔

اس نے بتایا کہ حضور ﷺ کراچی ائر پورٹ آئے تھے اور اللہ کے محبوب کے استقبال کے لئے وہاں کوئی بھی نہ تھا (سوائے اس کے)، اس نے آگے کہا کہ حضور، پاکستان کے تمام علماء و مشائخ سے سخت ناراض تھے اور وہ واپس جانے والے تھے تو اس (ڈاکٹر طاہر) نے آپ ﷺ کو رکنے کے لئے التجا کی اور آپ مان گئے۔ اور پھر حضور ﷺ نے کہا: "میرا پاکستان میں رہنے کا انتظام کرو۔ اور جب بھی مجھے واپس جانا ہو تو میرے مدینے کی ٹکٹ کروا دینا"۔

اس نے ایک ہی شیطانی وار میں اپنے ماننے والوں کو یقین دلوایا کہ پاکستان کے سارے علماء و مشائخ کسی کام کے نہیں، کیونکہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کو غصہ دلایا ہے اور حضور ان سب سے بہت ناراض ہیں۔ (قارئین یہ یاد رکھیں کہ کسی عالم باعمل کی توہین کرنا کفر ہے)۔

اس کے بعد اس کو بہت مالی امداد ملی اس کے ماننے والوں سے کیونکہ اس نے کہا کہ یہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ تیاریاں کی جائیں۔ اس سے پوچھا اس کے پاس کیا طریقہ ہو سکتا تھا لوگوں کے جذبات سے کھیلنے کا؟ نبی پاک ﷺ کا نام لے کر اس نے لوگوں کو دھوکے میں ڈالا۔

دوسرے فرقوں اور نوجوانوں کو کیسے متاثر کیا

جب اہلسنّت کے لوگوں کو اس کا سہارا مل گیا تو اس نے دوسرے گروہوں کو اپنے ساتھ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس نے کبھی بھی اپنی تقریروں میں کسی گمراہ فرقے کی تردید نہیں کی نہ ہی ان کا نام لیا۔ اور یہ بہت سوچ سمجھ کر یہ کام کرتا رہا۔ اس نے ایک کتاب لکھی "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے"۔ یہ کتاب کھلی دعوت دے رہی تھی سب فرقوں کو ایک ہونے کی۔ یہ کہہ کر کہ جو ہم میں اور دوسرے فرقوں میں اختلاف ہیں وہ سرسری ہیں بنیادی نہیں۔ بہت سے اہلسنّت کے علماء اٹھ کھڑے ہوئے اور اس نے کہا کہ اس پر توبہ کرے اور بہت سے علماء نے اس کتاب کے رد میں کتابیں لکھیں۔ لیکن یہ تو اس کا آغاز تھا نام کمانے کا۔

اس کے علاوہ بھی اس کے دماغ میں بڑے بڑے منصوبے تھے۔اس نے شیعہ اور دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو بھی جائز قرار دیا۔

اس کے بعد اس نے لوگوں کو یہ دکھانا چاہا کہ یہ بہت سیدھا سادھا اور وسیع سوچ رکھنے والا بندہ ہے۔اس کی نظر نوجوانوں پر تھی، اس نے اپنی داڑھی کو ایک مٹھی سے کم کٹوا دیا یہ کہہ کر کہ ''اسلام میں داڑھی ہے، داڑھی میں اسلام نہیں''۔ یہ اس کے بہت ہی غلط الفاظ تھے۔ کیونکہ داڑھی بہت ہی اہم سنت ہے جو کہ واجب ہے۔ یہ اس کا پہلا حملہ تھا سنت کو ختم کرنے کا۔ یہ اپنے چہرے سے سارے بال کٹوا نہیں سکتا تھا کیونکہ اپنے آپ کو عالم بھی تو جتانا تھا۔

سیاست کا آغاز

سیاستدان بننے کی خواہش میں اس نے جلد ہی نواز شریف سے تعلقات توڑ دیئے اور اپنی تحریک کا اعلان کر دیا، جس کا نام پاکستان عوامی تحریک (PAT) رکھا۔اس وقت سے اس کی اصلیت کھل کر سامنے آ گئی۔ یہ چاہتا تھا کہ اسے نام اور عروج ملے۔اس نے مکاری اختیار کی اور جھوٹے خواب بتانے لگا، تا کہ یہ زیادہ تعداد میں اپنے چاہنے والوں کو تیار کر سکے اور اس کی سیاست میں جیت پکی ہو سکے۔

اس نے دعویٰ کیا کہ مجھے نبی پاک ﷺ نے خواب میں کہا کہ تم ۱۹۹۰ء کے انتخاب میں حصہ لو اور تمہیں فتح ہو گی۔اس طرح اس نے اپنی تحریک کا آغاز کیا، یہ اپنے ہی خوابوں میں جی رہا تھا کہ ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں اس کو بری طرح شکست ہوئی۔تو کیا نبی اکرم ﷺ کی بشارت کبھی غلط ہو سکتی ہے؟ اس وجہ سے لوگوں نے اسے جھوٹا کہنا شروع کر دے، کیونکہ اس نے حضور علیہ السلام کے بارے میں جھوٹا خواب بیان کیا تھا۔اس نے جھوٹ کی معافی نہیں مانگی کیونکہ یہ اس کی ناکامی کا سبب بن جاتا۔اس نے کہا کہ میرا خواب سچا تھا، لیکن میری تعبیر غلط تھی۔ سیاست میں بھی وہ اکیلا پڑ گیا اور دین میں بھی۔ اپنی شہرت میں کمی محسوس کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر نے شیعہ حلقوں اور دوسری پارٹیوں سے اتحاد و مفاہمت شروع کی، تا کہ اپنا نام برقرار رکھ سکے۔

بڑے منصوبوں کے عجیب دعوے

اسی دوران مذہبی محاذ پر اس کا پروپیگنڈہ جاری رہا۔ اور اسلاف کرام کے مروجہ فیصلے کو للکارنے کے مقابلے میں سستی شہرت حاصل کرنے سے زیادہ آسان طریقہ کیا ہے؟

اس کے چیلوں نے اس کے بارے میں دعوے کرنا شروع کر دیئے کہ وہ ''مجتہد'' ہے۔ اپنی تحقیق کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ بالآخر اس نے یہ بیان کیا کہ عورت کی دیت ''خون بہا'' مرد کی دیت کے مساوی ہے۔ یہ علمائے اہلسنّت کے اتفاق رائے ''اجماع'' کی کھلی تردید ہے۔ علمائے اہلسنت نے اسے مناظرے کی دعوت دی، لیکن اس نے اپنے نقطۂ نظر کے حقائق پیش نہیں کئے اور جب اسے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف دکھایا گیا تو اس نے یہ گستاخی کرنا شروع کر دی کہ تم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل میرے مقابلے میں کیسے لاتے ہو؟ وہ اس معاملے میں میرے حریف ہیں۔ یعنی ان کو ان کی تحقیق سے اختلاف ہے بلکہ تمام حنفی علماء سے زیادہ اس کو علم ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا مجتہد ہونے کا دعویٰ کیا۔

اس کی جماعت نے ۲۰۰۲ء میں پارلیمنٹ کی صرف ایک سیٹ حاصل کی۔ جلد ہی وہ اس بات کو سمجھ گیا کہ وہ اسمبلی بہت کمزور ہے۔ اس نے قومی اسمبلی میں اپنا استعفیٰ پیش کیا، لیکن اس کی نمائشی ذہنیت کے مطابق اس نے اسمبلی سے الگ ہونے کے لئے درجنوں وجوہات پیش کیں۔ اس کا خط اب تک پیش کئے جانے والے استعفوں میں سب سے زیادہ لمبا ہونے کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس میں سے بہت ساری وجوہات اس وقت بھی موجود تھیں، جب اس نے سیاست میں شمولیت اختیار کی تھی۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نتیجہ

۱۱ر ستمبر ۲۰۰۱ء کے دن امریکا میں ٹوئن ٹاورز پر حملہ ہوا۔ وہ دن آیا اور ڈاکٹر طاہر کی دنیا نے ایک نیا رخ اختیار کیا۔ ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کا اعلان کر دیا گیا اور پاکستان کو ''عالمی دہشت گردی کا مرکز'' نامزد کیا گیا۔

اسلام دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا مگر کچھ نام نہاد اسلامی جماعتوں خصوصاً القاعدہ اور طالبان کا جارحانہ رویہ مغربی حکومتوں نے دیکھا۔ تاریخ دہرائی گئی۔ مغربی حکومتیں جس طرح تمام عسکری محاذوں پر جنگ کرنے لگیں، اسی طرح نظریاتی جنگ کو بھی اختیار کیا۔

وہ ایک ایسے شخص کو تلاش کرنے لگے جو مذہبی جماعتوں کے جہادی جذبے کو ختم کر دے۔ وہ چاہتے تھے کہ انہیں کوئی ایسا شخص مل جائے جو عیسائیوں اور مغربی حکومتوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتا ہو، یہ وہ وقت تھا جب ڈاکٹر طاہر کو سنہری موقع نظر آیا اور اس نے اپنے آپ کو مغربی حکومتوں کا دوست بننے کے لئے پیش کر دیا۔

پاکستان میں بہت سی اقلیتی جماعتیں موجود ہیں، ان میں سب سے بڑی جماعت عیسائیوں کی ہے۔ ڈاکٹر طاہر نے MCDF (Dialogue Muslim Christion Forum) کی بنیاد رکھی اور ۲۰۰۳ء سے کرسمس کی تقریبات منانا شروع کر دیں۔ ان میں کچھ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے دفاتر میں منائی گئیں، میڈیا کی موجودگی میں۔ یہ تقریبات فخریہ طور پر منہاجیوں کی ویب سائٹوں اور اخباروں میں شائع کی گئیں۔ اسے مغربی حکومتوں نے ''اپنا آدمی'' متعین کر لیا۔

پہلے ہی کئی ممالک میں اس کے سیاسی تعلقات اور دفاتر موجود تھے۔ اس نے MQI اور PAT کے مزید دفاتر کھولنے کے لئے مغربی سیاستدانوں کی سرپرستی حاصل کرتے ہوئے اور ان کا ہم پیالہ ہوتے ہوئے اپنے دائرۂ اثر کو تیزی سے بڑھایا۔ اس کی مغربی حکومتوں کے ساتھ دوستی نے UNO میں اس کی تنظیم MQI کی اہمیت بڑھا دی۔

امن کی اسلام میں مکمل حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ لیکن ۲۰۰۶ء میں MQI کے صدر دفتر میں کرسمس کی تقریبات کے دوران ڈاکٹر طاہر کی تقریر نے ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ جب اس نے یہودیوں اور عیسائیوں کو ''مؤمن'' کے نام سے مخاطب کیا۔ (تفصیلات فصل ۶ میں)

اپنے دوستوں کو یہ باور کروانے کے لئے وہ آزاد خیال ہے، وہ اپنے جوش میں حد سے بڑھ گیا Inter Faith Relation-MQI میں بہت توسیع دیتے ہوئے وہ باقاعدگی سے

با قاعدگی سے دورہ کروانے لگا۔ IFR-MQI نے فروری ۲۰۱۲ء میں ہندوؤں کے مندر میں میلاد کی تقریب منعقد کی اور اس سے پہلے لاہور میں Baptist Church میں۔ (تفصیلات فصل ۳ میں) اس نے پاکستان کا روایتی لباس ترک کر کے مراکشی چغہ اور مصری ٹوپی پہن کر اپنا حلیہ تبدیل کیا تا کہ وہ ''بین الاقوامی'' شکل وصورت حاصل کر لے اور اس کے ساتھ ہی خود کو ''شیخ الاسلام'' کا لقب دے دیا۔

دہشت گردی پر فتوی

اس نے مارچ ۲۰۱۰ء میں برطانیا (U.K) میں بہت شور شرابے کے ساتھ دہشت گردی پر فتوی جاری کیا۔ کتاب اردو میں تھی جس کا بعد میں انگریزی ترجمہ کیا گیا۔ اسلام دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا۔۔ یہاں تک کہ جنگ کے اوقات میں بھی اسلام بیجا قتل سے منع کرتا ہے اور بچوں، عورتوں اور بوڑھوں پر حملہ کرنے سے روکتا ہے۔ اسلام فصلوں اور گھروں کو جلانے سے بھی منع کرتا ہے اور جنگی قیدیوں کی طبی امداد کا بھی حامی ہے۔

کتاب کو مختصر اور جامع ہونا چاہئے تھا لیکن اس کی عادت کے مطابق اور مغربی دنیا میں کتاب کا بھرپور پرچار کروانے کی خاطر وہ کتاب ۵۰۰ صفحات سے تجاوز کر گئی۔ ڈاکٹر طاہر اپنے اس نئے مقصد میں کتنا مخلص ہے، یہ اپنے مالکان کو جتانے کے لئے اس نے کوئی کسر نہ چھوڑی، یہاں تک کہ اس نے خودکش حملہ آوروں کو کافر کہہ دیا۔ پر تعجب ہے کہ اس کے نزدیک قرآن جن کو کافر بتائے وہ کافر نہیں ہیں۔

بہر حال یہ فتوی نیا نہیں تھا، اسی طرح کے کئی فتوے پاکستان اور ہندوستان میں مختلف علمائے اہلسنّت کی جانب سے جاری ہو چکے تھے۔ ان علماء میں سے بعض کو اس کی بہت بھاری قیمت ادا کرنی پڑی کہ انہوں نے اپنی جانوں کو نذرانہ پیش کیا۔ جن میں لاہور کے مولانا سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نمایاں ہیں جو کہ خودکش حملے کے ذریعے دھوکے سے شہید کر دیئے گئے۔ علمائے کرام اس خطرے کے خلاف حق بولتے رہے لیکن ڈاکٹر طاہر اس سے بھی تجاوز کر گیا کہ اس نے ان تمام لوگوں کو صاف کافر قرار دے دیا جو خودکش حملوں میں ملوث ہوتے

ہیں۔اس کے اِس فتوے نے ایک دفعہ پھر شہرت دی اور بہت سی حکومتوں کی نظر میں اسے اچھا کر دیا۔جس میں متحدہ ریاست امریکہ، برطانیہ اور انڈیا شامل ہیں۔

لندن ویمبلے میں امن کانفرنس

۲۴ ستمبر ۲۰۱۱ء کو ڈاکٹر طاہر نے لندن، برطانیہ میں ایک پروگرام ''انسانیت کے لئے امن کانفرنس'' کے نام سے منعقد کیا۔اس نے اِس پروگرام میں مختلف مذاہب کے پیشواؤں کو دعوت دی، جن میں ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی اور بدھسٹ شامل تھے۔وہاں اس نے دوبارہ بڑی سخت غلطیوں کا ارتکاب کیا۔یہاں تک کہ اس نے مشرکہ مذاہب کے رہنماؤں کو دعوت دی کہ وہ اسٹیج پر پوجا پاٹھ کریں، بھجن گائیں، اور خدا کو کسی بھی نام سے پکاریں۔یعنی اپنے باطل معبودوں سے دعا کریں۔(اس کی مکمل تفصیل ''فصل دوئم'' میں)

گستاخئ رسول ﷺ کے قانون کے متعلق ڈاکٹر طاہر کا نظریہ

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر ایک عیسائی خاتون کی رہائی کی حمایت کرتا تھا جو کہ شاتمہ رسول ہونے کے سبب زیر حراست تھی۔پاکستان میں ناموسِ رسالت کے قانون کے تحت گستاخ رسول کی سزا موت ہے لیکن سلمان تاثیر نے اپنے مختلف بیانات میں اسے ''کالا قانون'' کہا اور صدارتی سطح پر معافی کے ذریعے اس عورت کو رہا کر دینے کا وعدہ کیا۔کئی دفعہ خبردار کرنے کے باوجود تاثیر نے قانون ناموسِ رسالت کی سزا کے خلاف اپنے مقصد کو جاری رکھا۔۶ جنوری ۲۰۱۱ء کو سلمان تاثیر کو اس کے اپنے محافظ ''ممتاز قادری'' نے شدید فائرنگ کر کے واصل جہنم کر دیا۔ممتاز قادری کو گرفتار کر لیا گیا۔علما اور عوام سڑکوں پر آ گئے اور حکومت سے ان کی رہائی کا مطالبہ کرنے لگے۔ممتاز قادری کی قربانی کو دیکھ کر حب رسول کی لہر پورے پاکستان میں دوبارہ پھیل گئی اور ساتھ ہی ساتھ ممتاز قادری پاکستان میں عاشقِ رسول کے طور پر اور مغربی غیر مذہبی دنیا میں قاتل کے طور پر مشہور ہو گئے۔

ستمبر ۲۰۱۱ء میں ARY News کے ایک انٹرویو میں ڈاکٹر طاہر سے سلمان تاثیر کے

کہا کہ ممتاز قادری قاتل ہے، اور اس کو بحیثیت قاتل ضرور سزا دینی چاہئے۔ یہ مذہبی اور سیاسی دونوں اعتبار سے ایک بڑی خطا تھی۔ یہ بیان مکمل طور پر عقائدِ اہل سنّت کے خلاف تھا۔ یہاں تک یہ اس کے بھی خلاف تھا جو ڈاکٹر طاہر نے خود اپنی کتابوں میں لکھا تھا اور تقاریر میں بیان کیا تھا۔ سینکڑوں کی تعداد میں علمائے کرام نے ڈاکٹر طاہر کو جھوٹا ثابت کیا۔ اس کی اپنی جماعت منہاج القرآن انٹرنیشنل کے کئی علماء نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا۔ سیاسی لحاظ سے اس کے لئے پاکستان میں خطرے کی گھنٹی بجا دی گئی کہ کوئی بھی عاقل شخص اسے ووٹ نہیں دے سکتا جو گستاخِ رسول کی حمایت کرتا ہو۔ یہ بات واضح ہے کہ اس کا بیان اس کے اپنے "دہشت گردی پر فتویٰ" کی حمایت میں تھا جو اس نے اپنے مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے لکھا تھا۔

۲۰۱۱ء کے اختتام میں ڈاکٹر طاہر نے ایک ویڈیو شائع کی جس میں اس نے اپنی صفائی اور اپنے غلط مؤقف کو دوبارہ پیش کرنے کی کوشش کی۔ یہ بیان کیا کہ حقیقت میں وہ ہی (یعنی ڈاکٹر طاہر) تھا جس نے پاکستان میں ناموسِ رسالت کا قانون مرتب کروایا اور ۱۹۸۰ء کی دہائی میں اسے پاکستان میں نافذ کروایا۔ علاوہ ازیں یہ بھی کہ وہ ہی (ڈاکٹر طاہر) ہے جس نے قانون میں اس بات کو یقینی بنایا کہ کوئی بھی شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کرے تو اس کی سزا موت ہے۔ (اگرچہ وہ گستاخی کرنے والا نادم ہو، توبہ کرے۔ اور یہ بات مانع نہیں رکھتی کہ آیا وہ گستاخی کرنے والا پہلے مسلمان تھا یا عیسائی، یہودی تھا یا مشرک وغیرہ) یہ دوبارہ اس بیان کے متضاد تھا جو اس نے QTV پر دیا تھا۔

ستمبر ۲۰۱۲ء میں دانش ٹی وی (Danish TV) پر انٹرویو دیتے ہوئے اس نے صاف انکار کر دیا کہ اس نے پاکستان میں بنائے گئے ناموسِ رسالت قانون کی تشکیل میں کبھی حصہ لیا ہو، اور یہ بھی کہا کہ اس نے کبھی بھی پاکستان کے سابق صدر جنرل ضیاء الحق کا اس معاملے میں ساتھ دیا ہو۔ جس کے دورِ اقتدار میں یہ قانون نافذ کیا گیا تھا۔ یہ اس کی ایک اور قلابازی تھی جو کہ اس کے پہلے دعوؤں کے خلاف تھی۔ ڈنمارک کے صحافیوں نے اس کے

فریب کو فاش کر دیا اور اس کے جھوٹ اور منافقت پر مشتمل مختلف ویڈیوز کو پھیلا دیا۔ اسی کو دیکھتے ہوئے دانش میڈیا کے ایک نمائندے نے طاہر سے اس کے متضاد بیانات کے متعلق سوال کیا اور حقیقت حال جاننے کی خواہش کی۔ فقط اپنے مغربی دوستوں اور میز بانوں کو خوش کرنے کی خاطر اس نے ناموسِ رسالت کے قانون کے متعلق ایک خوفناک بیان دیا جس کا ہم درج ذیل جائزہ لیتے ہیں۔

اس نے کہا: ''جو بھی ناموسِ رسالت کا قانون ہے، اس کا اطلاق غیر مسلموں پر نہیں ہوتا۔ یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں پر یہ قانون لاگو نہیں ہوتا، اس قانون کا طلاق صرف مسلمانوں پر ہوتا ہے''۔

مندرجہ بالا بیان اجماعِ امت کے بالکل خلاف ہے۔

ڈاکٹر طاہر کے مطابق ناموسِ رسالت کا قانون ان لوگوں پر لاگو نہیں ہوتا جو مسلمان نہیں ہیں۔ تو وہ جو مسلمان نہیں ہیں، انہیں ان کے کیئے کی سزا نہیں ملنی چاہئے، جیسے انہوں نے حضور اکرم پیارے آقا ﷺ کی ذاتِ اقدس پر جو گستاخانہ فلم بنائی، معاذ اللہ، قرآنِ مجید فرقانِ حمید کو جلایا، قرآنِ مجید کو غلاظت میں پھینکا۔ یہ سب کام اور جو کرنا چاہیں کر سکتے ہیں، جتنی بار چاہیں کریں، کوئی سزا نہیں ہوگی۔

اس نے یہ بھی کہا کہ یہ قانون صرف مسلمانوں پر لاگو ہوتا ہے۔ تمام علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص ایسی حرکت کرے تو وہ اسلام سے فوراً خارج ہو جاتا ہے، یعنی مسلمان ہی نہ رہا، تو پھر وہ شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ کے قانون کے مطابق میں مسلمان نہیں، لہٰذا مجھے آپ سزا نہیں دے سکتے۔

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹر طاہر کے نئے دستور کے مطابق کسی کو بھی گستاخی کرنے پر سزا نہیں دی جانی چاہئے۔ ایک شیطانی وار ڈاکٹر طاہر نے پوری دنیا کو حضور ﷺ کی گستاخی کرنے، عیب لگانے، تہمت لگانے، جتنا ممکن ہو بدترین القابات سے پکارنے، قرآنِ پاک کو جلانے وغیرہ کو مکمل آزادی دے دی۔ یہ سب اس لئے کہ اس نے اپنی جیب بھرنے والوں کو خوش کرنا تھا۔

عظیم اور مجدّد (اسلام کو زندہ کرنے والا) ہونے کے دعوے

ڈاکٹر طاہر نے محسوس کیا کہ بہت ساری دوسری اسلامی شخصیات مشہور ہو رہی تھیں۔ ڈاکٹر طاہر کو یہ پریشانی تھی کہ وہ اپنے ماننے والوں کو اپنے ساتھ کیسے رکھے۔ اس کے لئے سب سے بہتر فریبی طریقہ یہ تھا کہ وہ ولایت کا دعویٰ کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ اسے نبی مکرم ﷺ وحضور غوث اعظم اور دوسرے قابل عزت صوفیائے کرام کی حمایت حاصل ہے۔ اس نے من گھڑت جھوٹے خواب اور کرامتوں کا تذکرہ شروع کر دیا۔ You Tube پر وہ ویڈیوز موجود ہیں جن میں وہ ڈرامائی کرامتوں کے ذریعے ولایت کا دعویٰ کر رہا ہے۔ مجتہد ہونے کا دعویٰ تو اس نے بہت پہلے ہی کر لیا تھا تو اس کے ماننے والوں نے اسے ''مجدد'' کہنا شروع کر دیا۔ کیا اسلام کا مجدد اسلام کو دوسرے مذاہب کے ساتھ ملا سکتا ہے یا کافروں کی دلالی کر سکتا ہے؟

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنا

ڈاکٹر طاہر نے اپنے شیعہ دوستوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ کے حبیب کے پیارے صحابی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کئی مرتبہ بکواس کی، حالانکہ اہل سنّت کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کی تعظیم فرض ہے، اور وہ تمام جنّتی ہیں۔ ڈاکٹر طاہر نے یہاں تک کہا کہ جو کوئی سیدنا معاویہ کی تعریف کرے، اسے اپنی صفوں سے جوتے مار کر نکال دو۔ اس پر اس کی ویڈیوز یوٹیوب پر موجود ہیں۔ پر دوسری طرف کہتا ہے کہ عیسائیوں کو مسجد میں گھساؤ اور کفریہ عبادت کرنے دو۔

اس کے بارے میں چند مزید حقائق

۱۔ وہ کتابیں جن کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے وہ اس نے لکھی ہیں، درحقیقت وہ کتابیں اس کے تنخواہ دار مصنفین نے لکھی ہیں۔

۲۔ وہ تقریریں جو وہ کرتا ہے اپنے پیچھے لائبریری اور کتابیں سامنے رکھ کر۔ وہ بڑی تیاریوں کے بعد کی جاتی ہیں، اور کتابوں کے اوراق پر پیلے کاغذ لگائے جاتے ہیں جس سے ڈاکٹر

طاہر کو پڑھنے میں آسانی ہو۔ اگر پہلے کاغذ ہٹا دیئے جائیں تو وہ تقریر میں اول فول بکنے لگتا ہے۔

۳۔ اس کو عربی صرف ونحو کے بنیادی اصول بھی ٹھیک سے نہیں معلوم۔

۴۔ اس بات میں بھی شک ہے کہ اس نے اپنی اسلامی تعلیم نصاب کے ذریعہ پوری کی ہو۔

۵۔ وہ نہ تو حافظِ قرآن ہے، نہ ہی حافظِ حدیث اور نہ ہی مفتی۔

ڈاکٹر طاہر پر کفر کے الزامات اور ڈاکٹر طاہر کا ردِّ عمل

ڈاکٹر طاہر نے کئی مرتبہ خود پر کفر کے فتوؤں کی دعوت دی لیکن اس نے ہمیشہ ان الزامات کا جواب دینے سے روگردانی کی۔ کفر کا الزام کوئی چھوٹی بات نہیں ہوتی لیکن اس نے ہمیشہ ان کے جواب دینے سے انکار کیا۔ کئی مرتبہ اس کو بات چیت کے لئے بلایا گیا لیکن اس نے کسی معاملے کے بارے میں براہِ راست جواب دینے کی ہمت نہیں کی۔ اس نے نہ صرف یہ کیا کہ ہر بار نئے ویڈیو جاری کئے جن میں اپنے نقطۂ نظر کو بیان کیا اور علمائے حق کی تردید کی یا پھر الزامات کو جھوٹ کہا، یا اس سے بدتر بے ہودہ خوابوں کے دعوے کرتے ہوئے نئی ویڈیوز جاری کئے۔ اس نے اپنے مخالفین علمائے اہلسنّت کو دہشت گردی کے معاونین، حاسد علماء، فتویٰ باز، جاہل مولوی اور ذاتی دشمن کا داغ لگاتے ہوئے ان سے بات چیت کے تمام دراوزے بند کر دیئے۔ کوئی اس سے یہ تو پوچھے کہ اگر وہ کسی فتویٰ باز کو سننا نہیں چاہتا تو اس نے خود دہشت گردی پر فتویٰ کیوں لکھا؟

اس پر کفر اور ارتداد کے فتوے بالکل واضح ہیں۔ اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ اس نے اُپنے پیروکاروں کو اور عوام کو ایک بڑے فتنے میں مبتلا کر دیا ہے۔

ذیل میں کوئی ایک کام کرنا اس پر فرض ہے:

۱۔ اگر وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ یہ الزامات صحیح ہیں، تو اعلانیہ طور پر توبہ کرے اور اپنے تمام غلط مؤقف سے رجوع کرے۔

۲۔ اگر وہ ان الزامات کی تردید کرتا ہے تو اسے علمائے اہلسنّت سے مناظرہ کرنا چاہئے۔ اس کو

بارہا مناظرے کی دعوت دی گئی مگر انکار کرتا رہا، اس لئے کہ مناظرے میں اس کی شکست یقینی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر طاہر کو اتنی تو عقل آجائے کہ وہ خود کو اور اپنے پیروکاروں کو کفر اور ارتداد کی دائمی سزا سے بچالے۔

فصل ۲

ویمبلے کانفرنس۔ ۲۴ر ستمبر ۲۰۱۱ء

ڈاکٹر طاہر نے ۲۴ر ستمبر ۲۰۱۱ء کو ویمبلے، لندن میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا جس میں اس نے ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں، عیسائیوں، بدھ اور دیگر مذاہب کے پیشواؤں کو مدعو کیا اور اس پروگرام کو ''انسانیت کے لئے امن کی کانفرنس'' کا نام دیا۔

پورا پروگرام QTV اور Minhaj TV پر براہِ راست دکھایا گیا اور اس کی خبریں الیکٹرانک میڈیا اور اخباروں میں شائع کی گئیں۔ یہ پروگرام منہاج القرآن کی ویب سائٹ پر ابھی فخریہ طور پر موجود ہے۔ اور کئی ویڈیو کلپ You Tube پر ڈالی گئی ہیں۔ اس کی تفصیلات میں جانے سے پہلے قارئین کو بنیادی اسلامی عقائد یاد دلائے جاتے ہیں:

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (البقرہ:۱۶۳)

ترجمہ: اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی رحمت والا مہربان۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ O (آل عمران:۸۵)

ترجمہ: اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں ریاکاروں میں سے ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا O (النساء:۱۱۶)

ترجمہ: اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے، جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

- ہمارا بنیادی عقیدہ اللہ کی وحدانیت ہے۔ ہم صرف ایک خدا (اللہ) پر ایمان رکھتے ہیں صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔
- کفر بڑا گناہ ہے اور شرک اس کی بدترین صورت ہے۔ شرک سمیت کفر کی تمام قسمیں قابل معافی نہیں۔
- یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے کہ اللہ عزوجل کے یہاں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب بھی قابلِ قبول ہے۔
- کفر پر راضی ہونا کفر ہے اور کفر کی ترقی کی دعا کرنا کفر ہے۔
- کسی کافر کو اس وجہ سے عزت دینا کہ وہ کفریہ مذہب کا پیشوا ہے۔ یہ کفر ہے۔
- قرآن کی تبدیلی کا ارادہ رکھنا کفر ہے۔ اس طرح کسی دوسری کتاب کو قرآن کے برابر ٹھہرانا کفر ہے۔
- اسلام کو کسی دوسرے مذہب کے برابر ٹھہرانا کفر ہے۔

لندن میں منعقد ہونے والی تقریب میں ڈاکٹر طاہر کی تقریر

اس تقریر سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

ہم مل کر امن اور محبت کا گیت گائیں گے۔ انجیل سے سریلا پن، (۱) توریت سے نغمے، (۲) اور قرآن سے ترنم، (۳) جب کہ دوسرے مذاہب کی مقدس کتابوں سے، (۴) امن، عاجزی وانکساری سے کام لیں گے۔

شیطان نے ہمیں نفرت وبغض کے اندھیرے میں دھکیل دیا ہے۔ آج ہم ان اندھیروں کا سینہ چاک کریں گے۔ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہم اس تقریب کے میزبان ہیں۔ ہم سب ابراہیم علیہ السلام کے وصیت کردہ دین کے ماننے والے ہیں۔ آج یہاں یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے نمائندے موجود ہیں۔ اور یہ سب مذاہب ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں (۵)۔ جو اللہ نے انہیں دیا، اسی سے نکلے ہیں، ہمارے پاس موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میرا دل، روح اور جذبے کے کام موسیٰ علیہ السلام کو سن سکتے ہیں جو ہمیں انسانیت کی

آزادی کا پیغام دے رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انسانیت کو بخشش کا پیغام دے رہے ہیں۔ جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم مدینے سے سن سکتے ہیں۔ جو پیار، امن اور مہربانی کا درسِ انسانی کو دے رہے ہیں (۶)۔

اور تو اور ہمیں اس پر فخر ہے (۷) کہ ہمارے درمیان بدھ مذہب کے ماننے والے اور ان کے بڑے پجاری موجود ہیں۔ میں ان سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہندو مذہب کے ماننے والے اور ان کے نمائندے اور عظیم مذہبی رہنما۔ اور سکھوں کے نمائندے اور ان کے عظیم مذہبی رہنما موجود ہیں۔ (۸) میں آج سب کو اس تقریب میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آج سب مل کر اپنے خدا کو پہچانیں اور یاد کریں۔

ہمارا خدا!! ایک خدا۔ اور ہر کوئی یقین رکھتا ہے کہ وہ ایک ہے (۹)۔ آج ہم یاد کریں گے اور ساتھ ہی ساتھ، ہم بدھ کو جگاؤ، بھگوان کرشنا کا پیاا اور سکھوں کے حوصلہ کو۔ (۱۰)

اس زمینی جنت کی چھت کے نیچے ہر مذہب اپنی خوشبو قائم رکھے۔ (۱۱)

میں بات کو اختتام کرتے ہوئے کہنا چاہتا ہوں کہ آج ہم سب مل کر خدا کو پکاریں، وہ خدا جو تمام خوب صورتی اور وقار رکھتا ہے۔

دورانِ تقریب مختلف مذاہب کے رہنماؤں کو دعوت دی گئی کہ وہ سُر میں اپنی کتابوں سے بھجن اور دعائیں سنائیں۔ لہٰذا اسٹیج پر یہ سب کچھ کیا گیا۔ حالانکہ یہ تقریب ایک نام نہاد اسلامی جماعت جو کہ قرآن کا راستہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، اس نے منعقد کی تھی اور اسٹیج پر اللہ اور رسول کے نام کے بینر لگے ہوئے تھے۔ وہاں پر سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یہ سب کچھ ہوا۔ ذرا دل تھام کر پڑھیے:

☆ ہندو پنڈت نے رامائن سے متن پڑھتے ہوئے رام، سیتا، لکشمن اور دیگر بتوں کو پکارا۔

☆ ایک اور ہندو پنڈت (شیوا) نے پڑھنا شروع کیا: ''اوم نمو شیوایا'' ہماری تمام رکاوٹیں دور کرنے والا بھگوان گنیش ہے ''اوم شری گنیش یناماہا'' (میں نے اپنا سر بھگوان گنیش کے سامنے جھکایا)۔

☆ ایک اور ہندو پنڈت (بھٹ) نے سنسکرت سے پڑھنا شروع کیا۔ ''پوری دنیا ایک

خاندان کی طرح ہے" وغیرہ وغیرہ۔ ہری اوم ۔۔۔۔۔۔ اوم شانتی، شانتی، شانتی، (میرے غم دور کردے اے بھگوان اوم! اے سب سے برتر بھگوان ۔۔۔۔۔۔ امن، امن، امن)

☆ یہ سب کا سب ڈھول پر موسیقی کے ساتھ پڑھا گیا۔

☆ اسی طرح اسٹیج پر سکھ موجود تھے، جنہوں نے اپنی کتاب سے نغمے اور بھجن پڑھنا شروع کیے۔ (ڈھول اور طبلے پر موسیقی کے ساتھ) (۱۲ اور ۱۳)

اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کی شان میں قصیدہ بردہ شریف موسیقی کے ساتھ پڑھا گیا۔

ڈاکٹر طاہر کے کھلے شرک پر اور بتوں کی پوجا پر رضامندی ظاہر کرنا

اس کے بعد ڈاکٹر طاہر نے اسٹیج پر لوگوں سے کہا:

"اب ہم کیا کریں گے۔ ذرا انتظار کرو۔ آپ اپنی اپنی زبان میں اپنے اپنے ربّ کا نام بلند کریں گے۔ آپ اپنے مذہب اور طریقے کے مطابق اپنے اپنے رب کا نام بلند کریں گے۔ ہر مذہب کا نمائندہ اپنے ربّ (خدا) کا نام اپنے رواج، مذہب اور زبان میں اپنے اپنے رب کا نام لے سکتا ہے (۱۴)، مگر زور سے۔

اور مسلمان کہیں گے 'اللہ' اور اللہ کے معنی خدا کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ یہ مسلمانوں کے لئے کوئی خاص چیز نہیں۔ عربی زبان میں خدا کو، برہما کو، ربّ کو، خالق کو اللہ کہتے ہیں۔ یہ آپ جانتے ہیں (۱۵)۔ لیکن آپ اپنے اپنے رب کا جو نام مقرر ہے، بلند کریں گے۔ اپنے اپنے مذہب کے مطابق (۱۶)۔ آج ہم مل کر اپنے خدا کو اپنے طریقے کے مطابق پکارتے ہیں۔

بعد میں حاضرین محفل نے "اللہ اللہ" کا ذکر شروع کر دیا۔

اس کے بعد ڈاکٹر طاہر نے ذاتی طور پر ہندو پنڈت سے گزارش کی، جو لفظ آپ چاہو (۱۷) جو بھی الفاظ آپ بولنا چاہو، جو بھی نام لینا چاہو، اپنے مذہب کے مطابق (۱۸) آپ پکارو۔

پھر ڈاکٹر طاہر۔ جو اپنے آپ کو شیخ الاسلام کہتے ہیں۔ ان کی ایما پر بھی یہ سب کچھ ہوا۔

☆ ہندو پنڈت نے دھن میں پڑھنا شروع کیا: ”ہرے کرشنا، ہرے کرشنا، کرشنا، کرشنا، ہرے، ہرے، ہرے، رام ہرے، رام، رام۔۔۔۔“

☆ ڈاکٹر طاہر کے اشارے پر مائکروفون عیسائی پادری کو دیا گیا، اس نے پڑھا ”جیسس، جیسس، فادر گاڈ آمین“۔

☆ ڈاکٹر طاہر کے اشارے پر مائکروفون ایک اور ہندو پنڈت کو دیا گیا جس نے سُر میں پڑھنا شروع کیا: ”نموح بدھائے، نموح بدھائے، نموح بدھائے“۔

☆ پھر مائکروفون پنڈت شیوا کی طرف بڑھایا گیا جس نے پڑھا: ”اوم جرو پروشایا...... اوم نوم شوایا نما ہم“

☆ پھر ڈاکٹر طاہر کے اشارے پر مائکروفون سکھوں کو دیا گیا، انہوں نے بولنا شروع کیا: ”وائی گرو، وائی گرو، بولے سونہال ست سری اکال“

☆ سکھوں سے مائکروفون لینے کے بعد ڈاکٹر طاہر نے ”لا الہ الا اللہ“ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھنا شروع کیا اور ہال میں لوگوں نے بھی پڑھنا شروع کیا (۱۹)۔

☆ جب تمام لوگ ذکر میں مشغول تھے۔ ڈاکٹر طاہر نے مائکروفون بتوں کی پوجا کرنے والے ایک بدھ پنڈت کو دے دیا، جس نے دورانِ ذکر بلند آواز میں پڑھنا شروع کر دیا: ”نموح بھدایا، نموح بھدایا“۔ (۲۰)

جس کسی بھی کافر کو مائکروفون دیا گیا، اس نے باطل معبودوں سے دعا کی اور کھلا شرک کیا۔

ڈاکٹر طاہر نے دوبارہ کہنا شروع کیا: ”آپ نے دیکھا کیسے مختلف مذاہب تعلق رکھنے والے ایک ساتھ ایک چھت کے نیچے کھڑے ہیں۔ کیسے پوری انسانیت اپنے الگ اعتقاد و یقین، مذہب اور رسم و رواج کے ساتھ کھڑی ہے۔ یہ سب مل کر رہ سکتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک دنیا بنائیں، ایسی دنیا جس کے مستقبل میں تمام لوگ ایک ساتھ کھڑے (ہوں)، ایک ساتھ رہیں، ایک ایسے ماحول میں جس میں امن ہی امن ہو۔ پھر سے کہو اللہ اللہ۔۔۔۔

ماشاء اللہ

ڈاکٹر طاہر کے کفریہ اقوال اور اعمال

(۱) یہ سب جانتے ہیں کہ انجیل اب اپنی اصلی حالت میں نہیں۔ ڈاکٹر طاہر کس طرح کا سُریلا پن انجیل سے لینا چاہتا ہے؟ کیا ڈاکٹر طاہر نہیں جانتا کہ اس میں تبدیلیاں ہو چکی ہیں؟ اور تبدیل شدہ انجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ کا بیٹا بتایا جاتا ہے؟ جو کہ بغیر کسی شک کے کفر ہے؟

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ وَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ (البقرہ:۷۹)

ترجمہ: تو خرابی ہے ان کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں، پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں تو خرابی ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے، اور خرابی ان کے لئے اس کمائی سے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (البقرہ:۲۰۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۲) پوری اسلامی دنیا اس بات کو جانتی ہے کہ اس وقت توریت تحریف شدہ ہے۔ کس قسم کے نغمے ڈاکٹر طاہر توریت سے لینا چاہتا ہے؟ کیا وہ نہیں جانتا کہ اس وقت توریت میں اللہ کے احکامات اپنی اصل حالت میں نہیں؟ یہاں تک کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے توریت میں کچھ اچھا لکھا دیکھا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں قرآن کافی نہیں''۔

(۳) آخر ڈاکٹر طاہر کہنا کیا چاہتا ہے؟ اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ ڈاکٹر طاہر کے لئے قرآن کافی نہیں، وہ تمام کتابوں کے کفریہ اقوال کو جمع کر کے ایک نئی کتاب بنانا چاہتا ہے، یہ

کھلے لفظوں میں قرآن کا انکار ہے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ O (الحجر:۹)

ترجمہ: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

وَتَمَّتۡ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدۡقًا وَّ عَدۡلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ ۚ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ O (الانعام:۱۱۵)

ترجمہ: اور پوری تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی سنتا ہے۔

(۴) یہاں پر دیگر مذاہب کی ''مقدس کتابوں'' سے ڈاکٹر طاہر کی مراد یقینی طور پر وید، پرانا، رامائن، گیتا، گرنتھ ہیں۔ یعنی، ہندوؤں، سکھوں، بدھ، جین مذہب کی کتابیں، جو مکمل طور پر مشرکانہ عقائد اور اسلام کے مخالف نظریات سے بھری پڑی ہیں۔ کیا ڈاکٹر طاہر کو اجازت ہے کہ وہ ان کتابوں کو مقدس کہے؟ ڈاکٹر طاہر ان کتابوں کے عقائد ملا کر دنیا کو ایک نئی کتاب دینا چاہتا ہے۔ کیا یہ کھلا کفر نہیں؟

(۵) قرآن حکیم میں اللہ عزوجل نے واضح طور پر فرمادیا کہ یہودیت ونصرانیت قطعی طور پر ابراہیم علیہ السلام کے وصیت کردہ دین پر نہیں ہیں۔ پر ڈاکٹر طاہر کا نظریہ اس کے برعکس ہے، تو مسلمان کو اللہ کا حکم ماننا ہے یا ڈاکٹر طاہر کا۔

مَا کَانَ اِبۡرٰھِیۡمُ یَھُوۡدِیًّا وَّ لَا نَصۡرَانِیًّا وَّ لٰکِنۡ کَانَ حَنِیۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَ مَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ O (آل عمران:۶۷)

ترجمہ: ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی، بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے نہ تھے۔

وَ قَالُوۡا کُوۡنُوۡا ھُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰی تَھۡتَدُوۡا ؕ قُلۡ بَلۡ مِلَّۃَ اِبۡرٰھِیۡمَ حَنِیۡفًا ؕ وَمَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ O (البقرہ:۱۳۵)

ابراہیم کا دین لیتے ہیں، جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں سے نہ تھے۔

(۶) ہمیں حیرت ہے کہ کسی اور کو یہ سب آوازیں کیوں نہیں سنائی دیتیں۔ ہر بار کی طرح ڈاکٹر طاہر برگزیدہ بندوں کے نام اور جھوٹی کرامتیں اور خوابوں کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ط وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ج اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ O (الانعام:۹۳)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ وحی نہ ہوئی اور جو کہے ابھی میں اتارتا ہوں ایسا جیسا اللہ نے اتارا اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ O (المجادلۃ:۱۶)

ترجمہ: انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے، تو اللہ کی راہ سے روکا تو ان کے خواری کا عذاب ہے۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ O وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ O (آل عمران:۱۳۸،۱۳۹)

ترجمہ: یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیز گاروں کو نصیحت ہے اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ، تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

(۷) قرآن گواہ ہے کہ منافق کافروں سے عزت کا طلب گار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس

مومن صرف اللہ ہی سے عزت کا امیدوار ہوتا ہے۔

(۸) کسی کفریہ مذہب کے رہنما کو عزت دینا۔ اس وجہ سے کہ وہ اس مذہب کا پیشوا ہے، یہ کفر ہے۔ ڈاکٹر طاہر نے پادریوں، یہودیوں، ہندو پنڈتوں، سکھوں، بودھ پنڈتوں یعنی راہ سے بھٹکے ہوئے اور راہ سے بھٹکانے والوں کو اور ایک سے زائد باطل خداؤں کی پوجا کرنے والوں کو اور کفر کی تعلیم دینے والوں کو کہا ''عظیم رہنما'' اور ''اکرام والے''! حالانکہ قرآن ان سب کو خلق میں سب سے ذلیل اور بدتر بتاتا ہے۔

وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَیْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ ۝ (ابراہیم:۲۱)

ترجمہ: اور سب اللہ کے حضور علانیہ حاضر ہوں گے تو جو کمزور تھے وہ بڑائی والوں سے کہیں گے ہم تمہارے تابع تھے کیا تم سے ہوسکتا ہے کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو، کہیں گے اللہ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم تمہیں کرتے (ف۵۲) ہم پر ایک سا ہے چاہے بے قراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں پناہ نہیں۔

(۹) ایک اور احمقانہ جملہ جو اس نے بکا کہ ''ہر کوئی یقین رکھتا ہے کہ وہ ایک ہے'' کیا وہ مشرک کافر جنہیں ڈاکٹر طاہر نے عظیم رہنما کہا، وہ ایک خدا کو مانتے ہیں؟ وہ تو ہزاروں جھوٹے دیوتاؤں کو مانتے ہیں! قرآن مجید اس بات پر گواہ ہے کہ عیسائی بھی تین خداؤں پر یقین رکھتے ہیں اور یہودی دو پر یقین رکھتے ہیں، تو کیا مسلمان فرمانِ خداوندی کو سچ تسلیم کریں گے یا ڈاکٹر طاہر کی بکواس کو؟

اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ۝ (النساء:۱۱۷)

ترجمہ: شرک کرنے والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ

اَعۡبُدُ O وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ O وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ O لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ O (الکافرون:۱-۶)

ترجمہ: تم فرماؤ اے کافرو، نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو، اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا، اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں، تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین۔

(۱۰) معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر طاہر کے لئے قرآن کی تعلیمات کافی نہیں! (معاذ اللہ) یہ قرآن پاک کا رڈ اور قرآن کی سنگین توہین ہے۔ وہ بدھا کے جگاؤ، کرشنا کے پیار اور سکھوں کی پرامیدی جیسی چیزوں کو یاد رکھنا چاہتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بدھا ایک شہزادہ تھا اس نے ایک نیا مذہب مرتب کیا اور اس کا نام بدھ مت رکھا گیا۔ یہ بدھ مت مذہب اسلام کے برعکس عقائد سے بھرا ہوا ہے۔ ہندوؤں کی تحریروں سے ثابت ہے کہ کرشنا بچپن میں چور تھا اور زنا کا عادی تھا۔ کیا ڈاکٹر طاہر اس قسم کے پیار کو آگے بڑھانا چاہتا ہے؟ سکھوں کا مذہب اسلام کے بہت عرصے کے بعد بنایا گیا ہے۔ کیا اس دنیا کو اسلام کے بعد کسی اور دین کی ضرورت ہے؟ اس کے اس ایک جملے میں تمام دین کا انکار ہے، ہزاروں کفر شامل ہیں۔ استغفر اللہ!

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا O (احزاب:۴۰)

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(۱۱) ارشادِ خداوندی ہے کہ صرف اسلام پر ہی عمل کیا جائے اور اس کے یہاں اس کے علاوہ کوئی اور دین مقبول نہیں۔ لیکن ڈاکٹر طاہر کہتا ہے کہ تمام مذاہب کو چلتے رہنے چاہئے۔ ڈاکٹر طاہر اس بات کا دعویٰ کر رہا ہے کہ سارے ادیان صحیح ہیں اور ان کا پھولنا پھلنا چاہئے۔ تو اب اسلام کی کیا ضرورت رہی؟

اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ قف وَ مَا اخۡتَلَفَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡ م بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًا م بَیۡنَهُمۡ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ

سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ۝ (آل عمران:۱۹)

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے، اور پھوٹ میں نہ پڑے کتابی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا اپنے دلوں کی جلن سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وَ مَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡهُ ۚ وَ هُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۝ (آل عمران:۸۵)

ترجمہ: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔

(۱۲) غیر اللہ کا خدا ماننے کے عقائد کو عام کرنا اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب یہ کھلا کفر ہے اور کفر ہوتا ہوا دیکھ کر خوش ہونا بھی کفر ہے۔ قارئین کو اس بات کی یاد دہائی کروائی جاتی ہے کہ جتنے بھی افراد اس تقریب میں شامل ہوئے تھے اور غیر اللہ کی عبادت ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے اور اسے روکنے کی بجائے اس پر خوش ہو رہے تھے۔ وہ تمام کفر سے خوش ہونے کی وجہ سے اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ انہیں چاہئے کہ وہ فوراً توبہ کریں اور کلمہ شریف پڑھیں، تجدیدِ نکاح کریں۔ کفر پر راضی ہونا کفر ہے اور بے شک کفر کی ہرگز معافی نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا ۝ (النساء:۱۱۶)

ترجمہ: اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے، جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝ (الانعام:۱۰۶)

ترجمہ: اس پر چلو جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔

(۱۳) وہ باطل خداؤں کی عبادت کر رہے تھے اور شیطانی آلہ یعنی ڈھول بجا کر اپنے مذہبی گیت گا رہے تھے، اور یہ سب کچھ ایک نام نہاد اسلامی جماعت کی نگرانی اور ایماپر ہو رہا تھا!

وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ○ (بنی اسرائیل:۶۴)

ترجمہ: اور ڈگا دے (بہکا دے) ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے اور ان پر لازم باند (فوج چڑھا) لا اپنے سواروں اور اپنے پیادوں کا اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں اور انہیں وعدہ دے اور شیطان انہیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے۔

(۱۴) ڈاکٹر طاہر نے کافروں کے رہنماؤں سے کہا: ''ہر مذہب اپنے رب (خدا) کا نام اپنے رواج، مذہب اور زبان میں اپنے اپنے رب کا نام لے سکتا ہے'' یہاں پر ڈاکٹر طاہر نے کافروں کے لئے اپنی محبت کو ظاہر کیا اور کہا کہ وہ اپنے بتوں اور جھوٹے دیوتاؤں کو پکاریں۔ جن کے لئے ڈاکٹر طاہر نے صاف الفاظ میں کہا کہ ''تمہارے ربّ'' پھر اس نے کہا کہ ''اپنے مذہب کے مطابق'' جب کہ وہ جانتا ہے کہ ان کے مذاہب باطل ہیں اور وہ ہزاروں خداؤں کو مدد کے لئے پکارتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر کے اس عمل نے اس مرتد (مذہب سے پھرا ہوا) بنا دیا۔ (نقطہ نمبر ۱۶ کا مطالعہ بھی فرمایئے) ہم اس سے پوچھتے ہیں۔ مخلوقات کے لئے کتنے خدا ہیں؟ کیا ایک اللہ ربّ ذوالجلال ہی تمام کا خدا نہیں۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَىْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ○ (رعد:۱۴)

ترجمہ: اسی کا پکارنا سچا ہے، اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے، کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے اور وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی

پھرتی ہیں۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل:۵۶)

ترجمہ: تم فرماؤ، پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا۔

(۱۵) ڈاکٹر طاہر نے کہا: ''اللہ'' عربی کا لفظ ہے، جو خدا، برہما، ربّ اور خالق کو کہتے ہیں''۔ اگر کوئی کافر صرف یہ کہہ دے کہ وہ صرف ایک خدا کی عبادت کرتا ہے (اور وہ اسے برہما کا نام دیتا ہے) تب بھی اس کا ایمان اس ایک خدا پر نہیں۔ جو اسلام نے ہمیں خدا کے بارے میں تعلیم دی۔ کافر جس کی بھی عبادت کریں وہ عبادت کیا جانے والا اللہ تعالیٰ نہیں ہو گا، کیونکہ ان کا ایمان خدا کی ذات اور اس کی صفات کے بارے میں بالکل مختلف ہے۔ اس بارے میں جو اسلام نے ہمیں خدا کے بارے میں سکھایا۔ اور ڈاکٹر طاہر ان کو مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے جو ایک خدا کو نہیں مانتے۔ بلکہ کئی بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ط اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ ۝ (الانبیاء:۹۸)

ترجمہ: بے شک تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ج فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ج مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ (النمل:۶۰)

ترجمہ: یا وہ جس نے آسمان و زمین بنائے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا، تو ہم نے اس سے باغ اُگائے رونق والے، تمہاری طاقت نہ تھی کہ ان کے پیڑ اُگاتے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے، بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں۔

(۱۶) ڈاکٹر طاہر نے ان کافروں سے کہا: ''تم کوئی بھی لفظ بول سکتے ہو، جو تمہارے خدا

کے لئے خاص ہے، تمہارے دین کے مطابق''۔ ہمارا اس سے سوال ہے کیا ان کے مذاہب درست عقائد پر مشتمل ہیں؟ کیا تم نہیں جانتے کہ وہ کتنے بتوں کی عبادت کرتے ہیں؟ اور وہ انسان، بندر، سارے، سورج، چاند، ہاتھی وغیرہ کے بت بنا کر ان کیا پوجا کرتے ہیں؟ کیا تم یہ سب بخوبی نہیں جانتے حالانکہ تم اپنے آپ کو شیخ الاسلام منواتے پھرتے ہو؟ منہاج کے تم بانی ہو، اسلام پر کتابیں لکھتے ہو اور یہ بنیادی بات تم کو نہیں پتا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ وہ کافر یہ سمجھتے ہیں کہ خداؤں کی پیدائش ہوتی ہے، ان کی شادیاں ہوتی ہیں، جنسی قربت کے ذریعے ان کے بچے پیدا ہوتے ہیں، وہ کھاتے، سوتے بھی ہیں وغیرہ وغیرہ؟ کیا تم نہیں جانتے کہ ان کے ''خدا'' ایک دوسرے پر جنگ کرتے ہیں اور ہر ایک خدا کے پاس ایک ''خاص'' طاقت ہے؟ ہاں! تم یہ سب جانتے ہو اور پھر بھی تم ان کے عقائد و نظریات سے خوش ہو اور تمہاری کوشش یہی ہے ان کے عقائد کو آگے بڑھاؤ۔ جناب ''شیخ الاسلام'' کیا یہ کھلا کفر نہیں ہے؟

مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسۡمَآءً سَمَّيۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُكُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ وَ لٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ (یوسف:۴۰)

ترجمہ: تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام (فرضی نام) جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں، اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتارے حکم نہیں مگر اللہ کا، اس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو، یہ سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اَمَّنۡ جَعَلَ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنۡهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ وَ جَعَلَ بَيۡنَ الۡبَحۡرَيۡنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ (النمل:۶۱)

ترجمہ: یا وہ جس نے زمین بسنے کو بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کے لئے لنگر بنائے اور دونوں سمندروں میں آڑ رکھی، کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں۔

(۱۷) ڈاکٹر طاہر نے کافروں کو یہ کہا کہ وہ جو الفاظ چاہتے ہیں وہ کہیں۔ ڈاکٹر طاہر نے یہ کہہ کر ان سب کے لئے اپنی محبت کو ظاہر کر دیا۔ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت یہ عمل میں لایا گیا کہ وہ کسی بھی خدا کی عبادت کریں۔ اور ڈاکٹر طاہر نے واضح اور صاف الفاظ میں کہا کہ ''کوئی بھی الفاظ، کوئی بھی الفاظ جو تم چاہتے ہو، کوئی بھی نام استعمال کرو'' جتنی بھی عبادت اس تقریب میں کی گئیں وہ تمام توہین خداوندی، توہین پیغام رسول ﷺ تھیں اور وہ تمام غیر اللہ کی عبادت کی گئیں۔ یہ حیران کن بات ہے کہ لوگ اب بھی ڈاکٹر طاہر کی پیروی کا فربت پرست بدھ پنڈت کو دیا اور اس نے اپنے بتوں کو پکارنا شروع کر دیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کسی باطل کی عبادت کی جاسکتی ہے؟ کیا اس سے بدتر منافقت آپ نے کبھی دیکھی یا سنی ہے؟

ڈاکٹر طاہر کی مشرکانہ دعائیں کروانے کے بارے میں جواب

ان اعتراضات کے جواب میں جو ڈاکٹر طاہر نے لندن میں مشرکانہ دعائیں کروائیں یوٹیوب پر ویڈیو کے ذریعے دیا گیا Is Multifaith Prayer allwoed in Islam اب ڈاکٹر طاہر کا جواب ملاحظہ کریں:

حاضرین میں سے ایک شخص اٹھا، اس نے ڈاکٹر طاہر سے سوال کیا: ''میرا سوال اس واقعہ کی طرف ہے جو انسانت کے لئے امن کانفرنس میں پیش آیا۔

ڈاکٹر طاہر: ہاں! ہاں، ویمبلے میں منعقد ہوئی تھی۔

سوال کرنے والا: جی ویمبلے برطانیہ میں آپ کی تقریب کے ایک حصے میں مختلف مذاہب کے ماننے والے مل کر ذکر کر رہے تھے، اس کے متعلق کافی لوگوں نے سوال اٹھایا، تو آپ اس کے متعلق وضاحت کر دیں۔

ڈاکٹر طاہر: الحمد للہ! وہ کانفرنس ''انسانیت کے لئے امن'' کے لئے تھی اور اس تقریب کا ایک اہم حصہ یہ تھا کہ مل کر دعائیں کرنا، سب مذاہب کا مل کر امن کے لئے دعائیں کرنا۔ اس کانفرنس میں ہر مذہب کے رواج کے مطابق دنیا میں امن کے لئے دعا کریں۔ پکارو تم اپنے خدا کو اپنی دعا میں کہ وہ اس تمام زمین پر تمام انسانیت کے لئے امن و سلامتی قائم کر دے۔

جس طرح آپ کا مذہب آپ کو سکھاتا ہے۔ تو ہر ایک کو اس کی اجازت تھی اور آخر میں مسلمانوں نے بھی یہی کیا اور اس کے بعد لا الہ الا اللہ کا ذکر ہوا آخر میں۔ اور تمام ہی شرکاء جو وہاں موجود تھے، تمام مذاہب کے لوگ، وہ اس میں شامل ہوئے اور اختتام میں لا الہ الا اللہ اور قصیدہ بردہ ہوا۔

وہ تمام عقائد و مذہب کے ماننے والوں کو ان کے طریقے کے مطابق ایک ساتھ دعا کرنے کا موقع تھا۔ جو یہ سوال اٹھ رہا ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والے کو بلایا گیا تھا اور وہ سب ایک ساتھ دعا کر رہے تھے۔ تو میں یہ کہوں گا کہ یہ عبادت نہیں تھی، یہ صرف دعا تھی، تو انہوں نے دعا کی، ہر ایک انسانیت کے امن کے لئے دعائیں کر رہا تھا۔ ہر ایک اپنے رب سے دعا اپنے مذہب کے مطابق کر رہا تھا، صرف اور صرف امن انسانیت کے لئے اور ہر ایک نے اپنے خدا کو اپنے عقیدے کے مطابق پکارا۔ تو شریع کا اس فصل کے مطابق کیا حکم ہے؟ یہ فصل جو میں نے کہا، جو میں نے لندن میں منعقد کروایا، یہ کوئی بدعت حسنہ نہیں، بلکہ یہ تو سنت رسول ہے۔ اس پر کوئی خاموشی نہیں ہے، قرآن و سنت اس پر خاموش نہیں ہیں، بلکہ اس پر نبی پاک کا عمل موجود ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ حضور کی سنت ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔

حدیث میں بہت مشہور واقعہ ہے کہ نجران سے ۶۰ نصرانیوں کا وفد جو کہ عیسائی پیشواؤں پر مشتمل تھا مدینہ شریف آیا۔ انہوں نے صحابہ کرام سے کہا کہ وہ اپنے رسول سے پوچھیں کہ کیا انہیں یہاں رکنے کی اجازت ہے؟ رسول اللہ نے انہیں اپنی مسجد نبوی شریف میں قیام کی اجازت دے دی، تو اس عیسائی وفد کو مسجد نبوی شریف میں قیام کی اجازت دے دی گئی، تو وہ ۶۰ نصرانی رہنما وہاں پر ٹھہرے۔

یہ صرف ایک مرتبہ کی بات نہیں بلکہ جب عیسائی پیشواؤں کا وفد ایتھوپیا (حبشہ) سے مدینے آیا، انہیں مسجد نبوی شریف میں رکنے دیا گیا۔ جہاں انہیں کھانا اور ہر قسم کی سہولیات دی گئیں۔ اس وفد کے قیام کے دوران ''نجران کے وفد'' ان کی عبادت کا وقت آ پہنچا اور یہ لوگ اپنے طریقے پر ہی عبادت کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے صحابہ سے پوچھا، صحابہ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا: ''یا رسول اللہ! وفد کے لوگ اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنا چاہتے

ہیں، آپ ان کا عقیدہ جانتے ہیں اور سب کو پتہ ہونا چاہئے کہ عیسائیوں کے عقیدہ میں، ان کے ایمان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے، نبی پاک کے اٹھ جانے کے بعد۔ حضور کے زمانے کے بعد جو کچھ ان کا عقیدہ آج ہے، وہی عقیدہ ان کا حضور کے زمانے میں بھی تھا۔ قرآن کے نزول کے وقت بھی وہی تھی، کیونکہ اس وقت بھی وہ تین خدا کو مانتے تھے۔ وہ خدا کے ساتھ خدا کے بیٹے کو بھی مانتے تھے جس کی وجہ سے قرآن نے ان کا رد کیا کہ تین خدا مت کہو، قرآن میں ان کے اس عقیدہ کا رڈ آیا، ان کے عقیدہ میں یہ سب کچھ تھا۔

تو صحابہ نے پوچھا: کہ ہم ان کو عبادت کرنے کی اجازت کس جگہ پر دیں۔ اس لئے کہ وہ اپنے عقیدہ اور مذہب کے مطابق عبادت کریں گے، اور ان کا مذہب تو توحید کے خلاف ہے؟

حضور جانتے تھے کہ عیسائی ایک خدا کو مانتے ہیں، لیکن خدا کے لئے بیٹا بھی مانتے ہیں۔ جو ہمارے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ عیسائی اقانیم ثلاثہ (یعنی Trinity) پر یقین رکھتے، یعنی تین خدا ایک میں ہیں اور ایک خدا تین میں ہے، ہم اس کے اس عقیدہ کو اس تاویل کو نہیں مانتے۔ تو صحابہ کرام کے عرض کرنے پر حضور نے فرمایا: ''انہیں میری مسجد میں اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت ہے''۔ تو حضور نے اپنی مسجد میں انہیں عبادت کرنے کی اجازت دی، تو اس وفد نے جیسی وہ اپنے کلیسے (Church) میں عبادت کرتے تھے، اسی طرح مسجد نبوی میں بھی عبادت کی۔

تو میرے خیال میں ویمبلے لندن میں منعقد ہونے والی تقریب مسجد نبوی سے زیادہ تقدس والی نہ تھی۔ جب حضور نے انہیں اجازت دے دی تو پھر ہم مذہبی یک جہتی اور تمام انسانی مذاہب کے ساتھ دوستی دکھانے کی خاطر کیوں ہم انہیں ان کے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے؟ تو اس پورے واقعے سے حضور کی سنت ثابت ہے ہوئی۔

اب آپ کا تیسرا سوال: ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے دل و دماغ کو کھلا رکھیں۔ اپنے بنیادی عقائد پر سمجھوتہ کئے بغیر، لیکن جب تمام مذاہب، عقائد و تہذیب ایک جگہ جمع ہوں تو سب کو اجازت ہونی چاہئے کہ وہ جس طرح چاہیں عبادت کریں۔ یہی دین اسلام کی جامعیت ہے، اس کی خوبصورتی ہے، اور حضور کے عمل سے ثابت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب پہلی فلاحی ریاست مدینہ کا آئین لکھا گیا تو اس کی شق ۲۸ میں حضور ﷺ نے لکھا: ''بنی عوف کے یہودی اور مسلمان آج ایک واحد اُمّت اور قوم ہیں''۔ لیکن وہ اپنے مذہب اور ہم اپنے دین کے مطابق خدا کی عبادت کریں گے، ہر ایک آزاد ہوگا۔ یہ کہ وہ جس طرح چاہے عبادت کرے، ہم اسے روک نہیں سکتے۔ ''دین میں کوئی زبردستی نہیں''۔ (القرآن) یہی نظریہ اسلام، سنتِ نبوی اور ارشاد خداوندی ہیں۔

ڈاکٹر طاہر کے جوابات کا جائزہ

ا۔ اس نے کہا کئی خداؤں کی پوجا کرنے کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ یہ تو بہتر بھی ہے۔ اس کے بارے میں اس نے کہا کہ یہ صرف بدعت حسنہ (قابلِ تعریف جدت) ہی نہیں بلکہ حقیقت میں وہ تو حضور ﷺ کی سنت تھی۔ استغفر اللہ! ڈاکٹر طاہر نے اپنی کفر کا عذر تلاش کرنے کے لئے حضور ﷺ پر تہمت لگادی کہ حضور ﷺ شرک کو نظر انداز کیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر طاہر نے اپنے دعوے کو سچ ثابت کرنے کے لئے 'نجران کے عیسائی وفد' والی حدیث کا حوالہ دیا۔ جس میں اپنی طرف سے بڑے بڑے جھوٹ شامل کیئے۔

عیسائی وفد کی ملاقات کے بارے میں حقائق

☆ حضور ﷺ تمام انسانیت کے سردار ہیں اور تمام کائنات کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ نے نہ صرف عیسائیوں بلکہ کئی دوسرے وفود کو بھی اجازت دی کہ وہ آئیں اور حضور ﷺ سے مسجد نبوی میں ملاقات کریں۔ مگر ان کو صرف اسلام کی دعوت دینے کی خاطر اور ان کے ان سوالات کی وضاحت کرنے کے لئے جو انہیں سچے دین کے بارے میں درپیش ہوں، دعوت دی گئی۔ حضور ﷺ نے کبھی کسی کو اس بات کی دعوت نہ دی کہ وہ مسجد نبوی میں آکر شرک یا کفر بھری پوجا کریں۔

☆ جب مدینہ میں نجران کے عیسائیوں کا وفد آیا اور مسجد پہنچا تو حضور اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ نماز پڑھ رہے تھے اور یہ عصر کی نماز کا وقت تھا۔

☆ اتفاقاً اس وقت عیسائیوں کی عبادت کا وقت ہوگیا، تو نجران کے لوگوں نے اپنا منہ

مشرق کی طرف کر کے عبادت شروع کر دی اور انہوں نے کسی سے اجازت نہ لی۔

☆ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عیسائیوں کو عبادت کرتے دیکھا تو حیران رہ گئے اور انہوں نے چاہا کہ عیسائیوں کو روکیں۔ حضور ﷺ نے اپنی بے انتہا دانش مندی کی بنا پر اپنے صحابہ کو فرمایا، انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضور ﷺ نے کوئی اجازت دے دی ہے کہ وہ مسجد نبوی میں اپنی عبادت کریں۔ یہ معاملہ اسی واقعہ کی طرح ہے کہ ایک بدّو نے مسجد کے اندر پیشاب کیا تھا تو جب صحابہ کرام علیہم الرضوان انہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے تو حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے اس بدّو کو سمجھایا کہ یہ مسجد ہے، اس جگہ عبادت کی جاتی ہے۔ اسے پاک رہنا چاہئے، لہٰذا یہاں پیشاب کرنا جائز نہیں۔

☆ عیسائی پادری اور ان کے ماننے والا اسلام کے بارے میں جاننے آئے تھے۔ جب وہ حضور ﷺ سے ملنے کے لئے گئے تو پہلی مرتبہ حضور ﷺ نے ان سے ملاقات نہ فرمائی کیونکہ وہ مہنگے کپڑے اور سونے کے زیورات پہنے ہوئے تھے۔ دوسرے دن جب انہوں نے اپنا حلیہ تبدیل کیا تو حضور ﷺ نے ان سے ملاقات فرمائی اور ان سے ان کے عقائد کے بارے میں بات کی اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔

☆ حضور ﷺ نے ان کے جھوٹے عقائد کو غلط ثابت کیا اور ان کے سامنے اسلام پیش کیا، جب انہوں نے اس بات کو قبول نہ کیا کہ حضور ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں تو حضور ﷺ نے ا نہیں مباہلہ کی دعوت دی۔ عیسائی وفد کے رہنماؤں نے اس کے بارے میں سوچا اور پھر اس دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انہیں اپنے خوفناک انجام کا پورا یقین تھا۔

☆ عیسائی اس بات پر راضی ہو گئے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ صلح کریں گے اور اس صلح کے لئے انہیں اس بات پر راضی کیا گیا کہ وہ جزیہ اور خراج ادا کریں گے۔ عیسائیوں کے وہ دو راہنما جنہوں نے مباہلے کو مسترد کر دیا تھا، وہ بعد میں مسلمان ہو گئے۔

☆ اس من گھڑت ثبوت کے بارے میں ہمارے ڈاکٹر طاہر سے چند سوال

ا۔ کیا ڈاکٹر طاہر یہ ثابت کر سکتا ہے کہ عیسائی اپنے ساتھ مسجد کے اندر بت اور صلیبیں

لائے تھے اور ان کے آگے جھک رہے تھے؟ اس سوال کا جواب اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیا جانا چاہئے کہ حضور ﷺ نے صرف اس بناء پر عیساؤں سے پہلے ملاقات سے انکار کر دیا تھا کہ وہ سونے کے زیورات پہنے ہوئے تھے۔

۲۔ کیا حضور ﷺ نے عیسائیوں سے فرمایا کہ تم اپنے خدا کی عبادت کرو؟ جیسے کہ ڈاکٹر طاہر کا دعویٰ ہے؟

۳۔ کیا حضور ﷺ نے ہمیں اس بات کی ہدایت دی ہے کہ ہم عیسائیوں کو مسجد میں دعوت دیتے ہوئے اس بات کی اجازت دیں کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق اپنی عبادت کریں؟ اگر حضور ﷺ کا مقصد انہیں ان کے مذہب پر رہنے دینا تھا تو آپ ﷺ نے مباہلہ کی دعوت کیوں دی؟

۴۔ کیا یہ دعویٰ حضور ﷺ کی ذات پر تہمت نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے پوری طرح کفر کو نظر انداز کر دیا؟

۵۔ کیا یہ بات ہمیں معلوم نہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام توحید کے پیغام کے ساتھ تشریف لائے اور یہ ناقابلِ تصور ہے کہ ان میں سے کوئی ایک کبھی بھی تھوڑی دیر کے لئے بھی شرک اور اللہ کی شان میں گستاخی کو نظر انداز کر دیں گے یا اس کو جاری رکھیں گے؟

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (الانعام:۱۶۲،۱۶۳)

ترجمہ: تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا سب اللہ کے لئے ہے، جو ربّ سارے جہان کا۔ اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (الانبیاء:۶۷)

ترجمہ: تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا

اللّٰہ ط قَالُوا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِکَۃً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ O (سورۂ فصلت:۱۴)

ترجمہ: جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو، بولے ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اتارتا تو جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اسے نہیں مانتے۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ O اَللّٰہُ الصَّمَدُ O لَمْ یَلِدْ لا وَلَمْ یُوْلَدْ O وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ O (الاخلاص:۱۔۴)

ترجمہ: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

۶۔ کیا حضورﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم نہ فرمایا تھا کہ وہ عیسائیوں، یہودیوں اور مشرکوں کو حجاز سے باہر نکال دیں؟

۷۔ کیا حضورﷺ نے بذاتِ خود ۳۲ منافقوں کو مسجد نبوی سے نہیں نکالا تھا؟

اسی حدیث کی تحقیق اور ڈاکٹر طاہر کے جھوٹے دعوے کی تردید اور مکاری جاننے کے لئے جناب ابوحسن کی کتاب ''Minhaji Fata Morgana'' کا مطالعہ کریں۔

قرآن کی ان آیات کو پڑھو اور غور کرو کہ ڈاکٹر طاہر کتنا بڑا جھوٹا اور مکار ہے۔

مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰہِ شٰھِدِیْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ بِالْکُفْرِ ط اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ ج وَفِی النَّارِ ھُمْ خٰلِدُوْنَ O

(التوبہ:۱۷)

مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا ج وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖٓ اِنْ شَآءَ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ O (التوبۃ:۲۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عن قریب اللہ تمہیں دولت مند کر دے گا اپنے فضل سے اگر چاہے، بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا O (جن:۱۸)

ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔

(ب) ڈاکٹر طاہر نے یہ بھی کہا کہ ''عیسائی وفد کو حضور ﷺ نے مسجد کے اندر ٹھہرنے کی اجازت دی''۔ یہ ایک من گھڑت اور صاف جھوٹ ہے۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

(ت) ڈاکٹر طاہر نے یہ بھی کہا کہ: ''جب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے وضاحت طلب کی تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''انہیں اجازت ہے کہ وہ مدینہ میں رہتے ہوئے مسجد نبوی کے اندر اپنے مذہب کے مطابق عبادت کریں''۔ یہ مکمل طور پر جھوٹ ہے اور حضور ﷺ پر سخت تہمت ہے، کیا حضور کفر کرتے رہنے کی اجازت دیں گے؟

(ث) ایک دوسرے جواب میں ڈاکٹر طاہر نے کہا کہ: ''نجران کا عیسائی وفد مسجد نبوی میں ۲۰ دن تک ٹھہرا رہا اور اس دوران وہ اپنی عبادت کرتے رہے اور یہ سب حضور ﷺ کی اجازت سے ہوا''۔ یہ ایک اور بڑا جھوٹ ہے اور اللہ کے رسول پر زبردست بہتان۔ جو کہ توحید کو عام کرنے کے لئے بھیجے گئے نہ کہ شرک کی اجازت دینے کے لئے۔ نعوذ باللہ!

(ج) اس نے یہ بھی کہا ''انہوں نے مسجد میں عبادت کی جس طرح وہ اپنے گرجا گھروں میں عبادت کیا کرتے تھے''۔ ایک اور خوفناک جھوٹ۔ ڈاکٹر طاہر کے مطابق وہ بت اور صلیبیں اپنے ساتھ لائے تھے اور ان کے آگے جھکتے تھے۔ استغفر اللہ

(ح) ڈاکٹر طاہر نے بار بار ''ان کے مذہب کے مطابق'' کہا۔ گویا کہ ہندو، بودھ، جین، سکھ، یہودی، عیسائی یہ سارے مذہب سچے مذہب ہیں! اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اے نام نہاد شیخ الاسلام! تم نے ان سارے بت پرستوں کو، یہودیوں کو، صلیب کی پوجا کرنے والوں کو اپنے باطل معبودوں اور بتوں کی پوجا کرنے کی ترغیب کیوں دی؟

اور کھلے شرک پر راضی ہو۔

(خ) اس نے پھر کہا: ''اور انہوں نے اپنے خدا کا نام لیا، جیسا کہ وہ اسے پکارا کرتے تھے۔ استغفر اللہ! استغفر اللہ! استغفر اللہ! ڈاکٹر طاہر نے صاف اس بات کو تسلیم کیا کہ انہوں نے اللہ کے علاوہ کسی اور کو خدا کے طور پر پکارا ہے۔ یہ شرک ڈاکٹر طاہر کے نزدیک جائز ہے۔

(د) اس نے اپنے بیان ''ہر مذہب کی خوشبو باقی رہے'' کا کوئی جواب نہیں دیا۔

(ذ) ڈاکٹر طاہر نے یہ بھی کہا کہ ''یہ عبادت نہ تھی یہ تو فقط دعا تھی''۔ تو ڈاکٹر طاہر کے مطابق ان دونوں باتوں میں فرق ہے، جب کہ حدیث تو ان دونوں کے بالکل برخلاف کہتی ہے۔ دُعا عبادت کی روح ہے، تو ہمیں حضور ﷺ کے فرمان پر یقین کرنا چاہئے یا پھر ڈاکٹر طاہر کی بات پر یقین کرنا چاہئے؟

(ر) اپنے ہی بیان کی تردید کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر نے آگے کہا: ''حضور ﷺ کی طرف سے عبادت یعنی 'پوجا' کی اجازت دی گئی تھی''۔ تو ڈاکٹر طاہر کے مطابق بتوں کی پوجا کرنا مکمل طور پر ٹھیک ہے اور اس گھناؤنے کفر کی اجازت دینی چاہئے! سچائی یہ ہے کہ ڈاکٹر طاہر نے فقط اس کی اجازت نہ دی بلکہ اس نے ان کو اس کفر پر اُبھارا۔ نعوذ باللہ

فصل ۳

وہ پوجا پاٹھ جو مندروں، گرجا گھروں وغیرہ میں ہوئی

قبل اس کے کہ ہم MQI اور IFR کے کرتوتوں کی تفصیل بیان کریں جو ان کے عقیدے سے تعلق رکھتے ہیں، ہم چاہتے ہیں اللہ عزوجل کے احکام اور حضور ﷺ کے احکام پر ایک نظر ڈالیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًاO (النساء:۱۴۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا، کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح حجت کرلو۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا ج وَ اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖٓ اِنْ شَآءَ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ (التوبہ:۲۸)

اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک ہیں، تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے اپس نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں محتاج کا ڈر ہے تو عن قریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے، بے شک اللہ علم وحکمت والا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَ کُمْ وَ اِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ ط وَ مَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَO (التوبہ:۲۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو، اگر وہ ایمان پر کفر پسند کرے، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

اللہ کے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جو کسی مشرک سے وابستگی رکھے اور اس کے ساتھ زندگی بسر کرے تو گویا کہ وہ اسی کی طرح ہے۔ (ابوداؤد)

حضور ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے تو ہر کسی کو چاہئے کہ وہ خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ کسے اپنا دوست بنا رہا ہے۔ (ابوداؤد)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شخص جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو گویا وہ انہیں میں سے ہے اور ہر وہ شخص جو اُمرا کو خوش کرنے کے لئے کسی مسلمان کو دھمکی دے تو وہ یومِ حساب اسی ظالم امیر کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (التاریخ الخطیب)

عزیز مسلمانو! اسلام کے مقدس قوانین کو دوبارہ ذہن نشین کرلو، پھر آگے پڑھو:

☆ کسی شخص کی تعظیم اس بنیاد پر کرنا کہ وہ کفریہ مذہب کا پیشوا ہے، یہ کفر ہے۔

☆ ایسے نشانات کی تعظیم کرنا جو کفر کے ساتھ خاص ہو یہ بھی کفر ہے، جیسا کہ صلیب، بت وغیرہ کی تعظیم کرنا۔

☆ اسلام کی مقدس نشانیوں کا مذاق اڑانا یا توہین کرنا کفر ہے جیسا کہ قرآن، نماز وغیرہ۔

☆ اگر کوئی ان تقاریب کو منائے جو کفر و شرک پر مبنی ہوں تو یہ یقیناً کفر ہے جیسا کہ ہولی، جن ماشٹمی، کرسمس منانا وغیرہ۔

اب ڈاکٹر طاہر کی تنظیموں کی بے ہودہ حرکتوں کی جھلکیاں ملاحظہ کیجئے! اور انصاف کیجئے! کیا یہ اسلام ہے؟؟

ڈاکٹر طاہر نے صرف اپنے غیر مسلم محبین کی دل جوئی کے لئے ان تمام حدود کو پار کیا جو ربّ ذوالجلال نے مقرر کیں۔

۱۔ ہندوؤں کے مندر میں میلاد کی محفل کروانا۔ فروری ۲۰۱۲ء لاہور

۲۔ سکھ گردوارہ میں اقلیتوں کے دن کی تقاریب کی انعقاد کرنا۔ اگست ۲۰۱۰ء لاہور

۳۔ چرچ میں عید میلاد النبی کی تقریب کرنا۔ فروری ۲۰۱۰ء لاہور

۴۔ ہیرا کرشنا مندر میں ہندوؤں کے ساتھ مل کر ان کے تہوار ہولی کا منانا۔ مارچ ۲۰۰۹ء لاہور

۵۔ TMQ کے وفود کا متعدد بار دنیا بھر کے عیسائی گرجوں، یہودی معبد خانوں، سکھوں کے گردواروں میں جانا اور تعظیم کے ساتھ وہاں ہاتھ باندھ کر کھڑے رہنا۔

ان تمام معاملات کی تصاویر ان کی ویب سائٹ پر اور یوٹیوب پر ملاحظہ کر سکتے ہیں:

www.interfaithrelations.com

ہندوؤں کے مندر میں محفل میلاد: فروری ۲۰۱۲ء لاہور

یہ محفل میلاد ''سوامی بالمیک'' مندر میں منعقد کی گئی۔ یہ محفل T.V پر بہت فخر سے نشر کی گئی۔ ان کی یہ ویب سائٹ ملاحظہ کیجئے:

http//:www.interfaithrelations.com/tid/16007/Mawlid-un-Nabi-SAW-celebratied-in-Temple-Hindus-celebrated-Milad-un-Nabi-PBUH-Under-Directorate-of-Interfaith-Relations-Minhaj-ul-Quran-international/

محفل کے دوران خرافات

۱۔ ہندو پنڈتوں نے اپنے گانے والوں کے ساتھ مل کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف کی۔ جس میں میوزک بھی شامل تھا۔

۲۔ ہندو پنڈت اپنے روایتی لباس میں تھا اور اس کے شرکیہ نشانات بھی لگے ہوئے تھے جیسا کہ ماتھے پر رنگ سے بنائے ہوئے نشانات۔

۳۔ مندر میں ایک بڑا پوسٹر آویزاں کیا گیا تھا۔ جو یہ اعلان کر رہا تھا کہ یہ محفل MQI اور مندر کی کمیٹی کی طرف سے منعقد کی گئی ہے۔

۴۔ پوسٹر کی ایک جانب گنبدِ خضرا اور دوسری جانب ہندوؤں کے دیوتا (اوم) کا نشان بنایا گیا تھا۔

۵۔ پنڈت کے گھر کی عورتیں اور بچے اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے تھے جو کہ مندر کے اندر تھا، جس سے یہ ظاہر تھا کہ ان کے کمرے میں بتوں کی تصویریں ہیں۔

۶۔ اس کے بعد MQI کے وفد نے مندر میں نماز ادا کی۔ ویڈیو میں MQI کے تمام ارکان

اور ہندو پنڈت اکٹھے کھڑے ہوئے اور دعا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ان نکات کی تفصیل

ا...... ہمارے اکثر اسلام نام ''محمد'' ﷺ بغیر وضو کے ادا ہی نہ کرتے تھے! حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مشہور قول ہے ''اگر میں اپنی سینکڑوں بار بھی عرقِ گلاب سے دھولوں پھر بھی میری زبان اس قائل نہیں کہ اس سے تمام مخلوق کے سردار ﷺ کا اسم گرامی ادا کروں''۔

احادیث کے ائمہ بازار میں احادیث کی تلاوت نہ فرماتے اور وہ اسے احادیث کریمہ کے بے ادبی سمجھتے۔ یہ ہندوان مشرکین میں سے ہیں کہ جن کے بارے میں ربّ ذوالجلال نے ارشاد فرمایا: ''یہ نجس العین ہیں''۔ کیا MQI کے حامی یہ گمان کرتے ہیں کہ ہندوؤں کے دل اور ان کی زبانیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لینے کے لئے پاک ہیں؟ اور یاد رکھیے! کہ یہ پنڈت صرف عام مشرک ہی نہیں بلکہ اس ظلمِ عظیم کی دعوت دینے والے بھی ہیں اور اس راہِ ہدایت (اسلام) سے روکنے والے مخلوق میں سب سے بدترین ہیں۔

۲...... موسیقی کے یہ آلات شیطانی ہیں اور معاذ اللہ ان آلات کے ساز کے ساتھ سید عالم ﷺ کا نام لیا گیا اور یاد رکھئے یہ وہی آلات ہیں کہ جنہیں پنڈت اپنے بتوں کو پوجتے ہوئے بجاتے ہیں اور مخصوص قسم کا رقص بھی کرتے ہیں۔

۳...... MQI کی شرمناک گستاخی یہ بھی ہے کہ وہ شرک کو فروغ دینے والی تنظیموں کی حمایت کرتے ہیں۔

۴...... یہ کتنا نفرت انگیز عمل ہے کہ پوسٹر کے ایک طرف گنبد خضرا کی تصویر اور دوسری طرف (اوم) کے نشان کو پرنٹ کیا جائے۔ یقیناً یہ اسلام کی ایک عظیم نشانی کے ساتھ کھلی اور بے باک گستاخی ہے۔

''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ۔ یاد رکھئے! کہ محمد رسول، کے نام کلمہ میں بھی ہے۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ اس کے دونوں جانب اسم جلالت اللہ ہے! یہ ہے نامِ مصطفیٰ

ﷺ کی عظمت، جب کہ بے شرم MQI کے حامیوں نے گنبد خضراء کی تصویر کو ''اوم'' کے ساتھ چھاپ دیا جو کہ شرک کا ایک جانا پہچانا نام ہے۔

۵...... ہماری عبادت نماز صرف ایک خدا اللہ کی طرف جھکنا ہے۔ اب MQI کے ممبران کی اس بے ہودگی کو دیکھئے کہ انہوں نے قصداً نماز کو ایسی جگہ پڑھا جو سرے سے توحید کا انکار کرتی ہے۔

یہ ہماری نماز کی توہین اور ہمارے عقیدے کی عظیم بے حرمتی ہے، یہ بات بالکل واضح ہے کہ ڈاکٹر طاہر کا ایجنڈا تھا کہ ہندوؤں کو خوش کرے اور اپنے آنے والے انڈیا کے دورے کی تیاری کرے، جہاں اسے اسٹیٹ سیکورٹی فراہم کی گئی۔

ڈاکٹر طاہر اور اس کی تنظیموں نے اس سنگین جرم کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا۔ لگتا ہے اسلام کے مقدس نشانات کے بے حرمتی کو یہ جائز سمجھتے ہیں۔ استغفر اللہ

ڈاکٹر طاہر کے چند حامیوں نے انٹرنیٹ پر اس توہین کا دفاع اس طرح کرنے کی کوشش کی کہ

(ا) ہمیں معاشرے میں پیار و محبت کو پھیلانا چاہئے، ہمارے تمام بزرگانِ دین نے مخلوق کے ساتھ محبت کا درس دیا۔

جواب: ہر ایک سے محبت اور امن کی چاہت سے مراد یہ نہیں کہ ہم وہ کام کریں کہ جو اسلام میں قطعاً کفر ہو یا جو اسلام میں ممنوع ہوں۔ ہمارے کسی بزرگ نے ایسا نہیں کیا۔ غیر مسلم ہمارے بزرگوں کی طرف کھنچے چلے آتے تھے، نہ یہ کہ ہمارے بزرگ کسی گرجے میں گئے اور نہ ہی عیسائیوں کے خاص ترانے پڑھے، نہ کسی بت خانے میں گئے، نہ ہی رام کی پوجا کی اور نہ ہی اس طرف اپنے متبعین کو راغب کیا، بلکہ ہر بزرگ شریعت مطہرہ سے پوری طرح واقف اور اس پر عمل کرنے والے تھے۔ انہوں نے غیر مسلموں کو اسلام کی طرف بلایا اور ہمیشہ کفر کے خلاف جنگ کو جاری رکھا۔ امن و محبت دنیا میں پھیلانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنے ایمان کی بھینٹ چڑھا دے، اور کافر ہو جائے۔

اسلام کے تمام معاملات شریعتِ مطہرہ کے مطابق کیے جاتے ہیں، جس کی بنیاد قرآن و

حدیث ہے۔ کوئی بھی کام اگر اسلام کے مقدس قوانین کے ساتھ ٹکراتا ہے تو اسے منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

(۴) آخر کار ہم اس بات میں کامیاب ہو گئے کہ کافروں سے حضور علیہ السلام کی تعریف کروائی۔

جواب: یہ کام اس جگہ کروایا گیا جو حضور علیہ السلام کے پیغام اور ان کی رسالت کا انکار کرتی ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کی آمد سے انہیں خوشی ہوتی تو اس پیغام کو ضرور قبول کرتے جس کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا۔

کیا آپ نے کبھی اس بارے میں سوچا کہ ہندو صرف تصاویر پر اور T.V پر نشریات کے لئے یا محبت کی وجہ سے پڑھ رہے تھے؟ کیا اب نعت پڑھنے سے وہ ہندو ڈاکٹر کے مطابق ''اہل ایمان'' ہو گئے۔

سکھوں کے گردوارے میں اقلیتوں کے دن کی تقاریب: اگست ۲۰۱۰ء، لاہور

MQI کی ویب سائٹ پر MQI کے حامیوں نے ان تصویروں کو رکھا ہے، جن میں MQI کے ممبران گردوارے میں نظر آتے ہیں۔ ان تصاویر میں MQI کے ممبران شرکیہ نشانات کے سامنے کے باادب کھڑے ہوئے، مشرکین رہنماؤں کی تعظیم میں کھڑے ہوئے اور اکٹھے دعا کرتے نظر آرہے ہیں۔

بپٹسٹ چرچ میں محفلِ میلاد: فروری ۲۰۱۰ء، لاہور

وہاں پر بھی یہ ناقابل برداشت حرکات مشاہدے میں آئی جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک دردناک منظر یہ بھی تھا کہ پوسٹر پر گنبد خضریٰ کے ساتھ دوسری طرف صلیب (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے زعمِ باطل میں سولی دینے کا نشان) کو پرنٹ کیا گیا اور یہ پوسٹر چرچ کی دیوار کے ساتھ آویزاں تھا، جب کہ ایک صلیب کا نشان دیوار پر لگا تھا، یقیناً آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ یہ وہ شان ہے جس کی تردید قرآن پاک نے کی ہے۔ اب اس شرمناک منظر کا تصور کیجئے کہ یہ تمام نشانات MQI ممبران کے سروں کو اوپر

تھے اوران کے سائے میں وہ لوگ میلاد منارہے تھے۔ وہ بھی اس ذات کا میلاد جو شرک اور کفر کا قلع قمع کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔

ہندوؤں کے ساتھ ہولی کی تقریب کا انعقاد ہیرا کرشنا مندر: مارچ ۲۰۰۹ء، لاہور

MQI کے حامیوں نے ان تصاویر کو بھی اپنے ویب سائٹ پر فخر سے رکھا ہے منظر عام کے لئے۔ جس میں MQI کے ارکان کے چہرے ہولی کے سرخ رنگ سے رنگے ہوئے ہیں۔ مزید یہ کہ شرکیہ نشانات کے سامنے باادب کھڑا ہونا، اکٹھے دعا کرنا۔ MQI کے ممبران نے بت پرستوں کے ساتھ مل کر اس شرکہ رسم کو منایا۔

MQI کی مسجد میں عیسائیوں کی شرکیہ عبادت: جنوری ۲۰۰۶ء

اسلام کے دامن کو داغ دار کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر نے کرسمس کی تقاریب میں یہ اعلان کیا کہ MQI کی مساجد پوری دنیا میں عیسائیوں کے لئے کھلی ہیں۔ اور انہیں اجازت ہے کہ وہ اس میں اپنی (شرکیہ) عبادت کر سکتے ہیں۔ اس خوفناک کلام کو ڈاکٹر طاہر نے کئی مقامات پر دہرایا ہے۔

اسی لئے ایک مرتبہ عیسائیوں کے وفد نے MQI کی مسجد میں اپنی عبادت کی اور دیگر پجاری مسجد میں داخل ہوئے، ان کے سینوں پر صلیبیں آویزاں تھیں، وہ جھکے اپنے خاص طریقے سے اور اپنی عبادت میں محو ہو گئے۔ جسے آپ ڈاکٹر طاہر کی تنظیم کی مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر دیکھ سکتے ہیں:

http//:www.interfaithrelations.com/english/tid/3203/
A-Christian-delegation-prays-at-Minhaj-ul-Quran-
mosque-masjid/

اس قسم کی کفریہ عبادت کو مسجد میں جائز قرار دینا ربّ ذوالجلال کے احکام کی کھلی نافرمانی ہے اور کفر ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا O (جن:۱۷)

ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو

ڈاکٹر طاہر اور MQI کے دیگر ممبران سے ہمارے چند سوالات

۱۔ محبت اور امن و اتفاق کو پھیلانے کے معاملے میں کیا MQI کے ممبران بت پرستوں اور مشرکوں کو اپنے گھر بلانے کے لئے تیار ہیں کہ وہ وہاں آکر بتوں کی پوجا کریں۔

۲۔ کیا MQI کے ممبران ہندوؤں کو بھجن گانے اور شیوا کو سجدہ کرنے کے لئے اپنی مسجدوں میں بلا سکتے ہیں؟ وہاں کرشنا کنہیہ کا جنم دن منا سکتے ہیں؟ جب وہ کرسمس منا سکتے ہیں، تو یہ کیوں نہیں؟

۳۔ کیا MQI کے ممبران عیسائی پجاریوں کو اپنے گھروں میں بلا سکتے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم کی پوجا کریں؟ کیا وہ ان کے ساتھ شراب پینا اور سور کا گوشت کھانا پسند کریں؟ دوستوں کو تو ضرور اکٹھے کھانا پینا چاہئے۔

۴۔ جب کہ ڈاکٹر طاہر یہ زہر اُگل چکا ہے کہ عیسائی منہاج القرآن کے زیر اہتمام مساجد میں عبادت کر سکتے ہیں، تو کیا MQI کے ممبران یہ دیکھنا پسند کریں گے کہ عیسائی مسجد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بی بی مریم کے جعلی مجسموں کو پوج رہے ہوں۔

۵۔ کیا MQI کا کوئی ممبر اس بات کو ثابت کر سکتا ہے کہ گنبد خضریٰ کی تصویر کو ''اوم'' اور ''صلیب'' کے برابر لگانا، قرآن کی اور حضور ﷺ کی سخت توہین نہیں؟؟؟

۶۔ کیا MQI کا کوئی ممبر یہ ثابت کر سکتا ہے کہ ہندوؤں کے مندروں میں اور عیسائیوں کے گرجوں میں میلاد منانا میلاد شریف کی توہین نہیں؟

۷۔ مختلف ادیان کو ملانا اکبر بادشاہ کے کفر سے کس طرح الگ ہے؟

۸۔ کیا یہ تمام معاملات اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ ڈاکٹر طاہر اور اس کی تنظیمیں کفر سے راضی ہیں؟

۹۔ کیا یہ تمام باتیں کافروں کو یہ پیغام نہیں دیتیں کہ وہ حق پر ہیں اور کافر رہنا ان کے لئے بالکل درست ہے اور انہیں اسلام قبول کرنے کی کوئی ضرورت نہیں؟؟؟

یہ تمام سوالات بہت سے ویب سائٹ پر بھی ذکر کیے لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔

فصل ۴

ڈاکٹر طاہر کا کرسمس منانا

۱۱ر ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد ڈاکٹر طاہر نے عیسائیوں کے ساتھ دوستی کو فروغ دینا شروع کیا او رکرسمس کی تقاریب منعقد کرنے لگا۔ کرسمس کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر نے ایک ایسا جملہ بولا جو کہ اسلام پر ایک بہت بڑا داغ اور علمائے اہلسنّت کے لئے ایک عظیم دھچکا ہے۔ ایمان والوں کی خود ساختہ تعریف پیش کرتے ہوئے عیسائیوں اور یہودیوں کو بھی ایمان والوں میں شامل کر دیا، اس سے پہلے کہ ہم اس کی گھناؤنی تقریر کا تجزیہ کریں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ چند احکام شرعیہ کو مدنظر رکھیں:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ م بَعْدِ مَا جَآءَ هُمُ الْعِلْمُ بَغْیًام بَیْنَهُمْ ط وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ O (آل عمران:۱۹)

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے، اور پھوٹ میں نہ پڑے کتابی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آ چکا اپنے دلوں کی جلن سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ O (آل عمران:۱۰۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ O (البینۃ:۶)

ترجمہ: بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ

اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

☆ قرآن کی آیت اور صریح احکام کا انکار کفر ہے۔

☆ کسی شخص کی تعظیم اس وجہ سے کرنا کہ وہ کفر یہ مذہب کا پیشوا ہے کفر ہے۔

☆ اسلام کو دیگر ادیان کے برابر ٹھہرانا کفر ہے۔

☆ کفر پر راضی ہونا، کفر ہے۔

☆ ایسی تقاریب کا منانا کفر ہے جس کی بنیاد شرک وکفر ہو۔

☆ یہ کہنا کہ مجھے پتا نہیں کہ یہود ونصاریٰ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں، یہ کفر ہے۔

۲۰۰۶ء میں کرسمس کی تقریب میں ڈاکٹر طاہر کی تقریر

وَ مَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ O (ابراہیم:۲۶)

ترجمہ: اور گندی بات کی مثال جیسے گندہ پیڑ کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا، اب اسے کوئی قیام نہیں۔

کرسمس پر ڈاکٹر طاہر کی تقریر

''آج کی یہ تقریب جو کرسمس سلیبریشن کے سلسلے میں تحریک منہاج القرآن کی طرف سے اور مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم (DF CM) کی طرف سے منعقد ہوئی ہے، جس میں ہمارے مسیحی بھائی اور ان کے موقر اور محترم رہنما ان کے دیگر مذہبی اور سماجی نمائندگان پادری صاحبان اور دیگر مسیحی برادری سے تعلق رکھنے والے ہمارے مرد اور خواتین حضرات اس دعوت پر تشریف لائے ہیں۔ میں صمیم قلب سے کرسمس پروگرام میں شرکت پر ان کی آمد پر خصوصی خوش آمدید کہتا ہوں اور کرسمس کے اس مبارک موقع پر مبارک پیش کرتا ہوں۔

کرسمس کی تقریب مسیحی دنیا میں اور مسیحی عقیدہ میں وہی اہمیت رکھتی ہے جو اسلامی عقیدے میں عید میلاد النبی کی اہمیت ہے۔ ۱۲ ربیع الاول کو مسلمان عید میلاد النبی مناتے ہیں۔ میلاد Birth کو کہتے ہیں: یہ حضور نبی کریم کا یومِ میلاد، یومِ پیدائش پوری دنیا میں منایا

جاتا ہے اور ہمارے مسیحی بھائی اور بہنیں پوری دنیا میں دسمبر اس تاریخ کو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضرت یسوع مسیح علیہ السلام ان کی ولادت اور پیدائش کا دن یعنی یوم عید یسوع مسیح علیہ السلام مناتے ہیں۔ تو نیچر دراصل ان دونوں پروگراموں کی ایک ہے۔ لہٰذا یہ بھی ایک قدر مشترک ہے اور مسلمان اسلامی عقیدے کے مطابق اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا، کلمہ پڑھنے کے باوجود نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے تمام ارکان ادا کرنے کے باوجود قرآن مجید پر ایمان رکھنے، اسلام کی جملہ تعلیمات پر ایمان بھی رکھے اور عمل بھی کرے مگر ان تمام ایمان کے گوشوں، تقاضوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے باوجود اگر وہ صرف ایک شک کا انکاری ہے وہ یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے نبوت کا، رسالت کا، آپ کی بزرگی کا، آپ کے معجزات کا، آپ کی کرامت کا، آپ کی عظمت کا اگر وہ۔ ان کے نام کا اور ان کی بعثت کا اور ان کی وحی کا، ان کے پیغام کا اگر وہ انکار کرے اور کہے کہ میں ان کو نہیں مانتا، تو تمام ایمان مختلف حقائق پر لائے ہوئے اس کا فائدہ نہیں دیں گے۔ وہ ان سب کے ماننے کے باوجود کافر تصور ہوگا۔

پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بلیورز (Believers) اور نون بلیورز (Non-believers) کی تقسیم آتی ہے، نون بیلیورز کو کفار کہتے ہیں علمی اصطلاح میں اور بیلورز ان کو کہتے ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہوئے، مذہب ان کا کوئی بھی ہو، تو جب بیلورز اور نو بیلیورز کی تقسیم ہوتی ہے تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بیلیورز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے اور جو کسی بھی آسمانی کتاب پر، آسمانی نبی پر اور پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے تو وہ نون بیلیورز کے زمرے میں آتے ہیں۔ اور بیلیورز کی پھر آگے تقسیم کتاب کے لئے احکام اور ہیں۔ تو قرآن مجید کا اگر گہرائی سے مطالعہ کیا جائے اور سنت محمدی کا اور حضور علیہ السلام کی تعلیمات کا تو واضح طور پر یہ جو رشتہ اور تعلق ہے ایمان، وحی آسمانی اور آخرت پر ایمان لانے کا، انبیاء اور رسل اور پیغمبروں اور اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر ایمان لانے کا، [illegible]

اور مذہب بہت قریب ہو جاتے ہیں۔

آپ اپنے گھر میں آئے ہیں قطعاً کسی دوسری جگہ پر نہیں۔ آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت یا ایک ایونٹ (event) کے لئے نہیں کھولی تھی، ابدالآباد تک آپ کے لئے کھلی ہے، یہ اس لئے نہیں کھولی تھی کہ ایک وقت کوئی سیاسی کام تھا یا سیاسی دور تھا یا شاید کوئی سمجھے کہ سیاسی ضروریات میں سے تھی۔ اب تو میری کوئی سیاسی محتاج نہیں ہے۔ آپ سب کو اس بیان سے بری الذمہ کرتے ہوئے اب تو جو یہ سیاست کے اوپر غالب ہیں، میں تو انہیں جوتے کی نوک سے ٹھکرا چکا ہوں، جوتا مار چکا ہوں۔ کوئی ضرورت نہیں ہے سیاست کی، اب بھی اگر آپ کو بلایا اور ویلکم کیا ہے اور تقریب منعقد کی اور مسجد کھلے رہنے کا بھی اعلان کیا ہے تو اس کا مطلب ہے ہمارا کوئی اقدام کسی غرض پر مبنی نہیں ہوتا۔ ہمارے ایمان پر مبنی ہوتا ہے۔ شکریہ"

ڈاکٹر طاہر کی تقریر اور تقریب کے دوران خرافات کا جائزہ

(۱) بہت سی جگہ پر تقریر میں ڈاکٹر طاہر نے پادریوں کو تعظیم سے پکارا جب کہ ان کی پوری زندگی وحدتِ الٰہی کے رَد میں اور رسول ﷺ کے رَد میں گزرتی ہے۔

(۲) کرسمس منہاج القرآن کے تحت تشکیل دیا گیا اور ڈاکٹر طاہر اس کے سربراہ ہیں۔ کرسمس منانا خود ہی توحید کے خلاف ہے، نافرمانی کا نشان ہے اور اس کے لئے تعظیم کا اظہار کرنا بے دینی ہے، تو پوری تقریب منعقد کرنا کتنا بدترین جرم ہے؟

(۳) خیال رہے کہ یہ تقریب (MCDF) کے تحت منعقد کی گئی تھی اور وہ (MQI) کی ایک شاخ ہے۔ یہ تنظیم مسیحی پادریوں اور ڈاکٹر طاہر کے چیلوں پر مشتمل ہے۔

(۴) مسیحیوں کو اپنا بھائی اور بہن بتایا گیا۔ قرآن فرماتا ہے کہ صرف مومنین (اہلِ ایمان) ہی آپس میں بھائی ہیں اور کافر اور منافق یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

(۵) مسیحیوں کو کرسمس ساتھ میں منانے پر شکریہ ادا کیا گیا اور مبارک باد دی گئی جب کہ

یہ مکمل طور پر غیر اسلامی جشن ہے۔ معاذ اللہ! کرسمس منانا اللہ کے بیٹے کی پیدائش کی یاد منانا ہے، جیسے عیسائیوں کا عقیدہ ہے تو یہ تو انہیں ان کے شرک پر مبارک باد دینا ہوا۔

(۶) عید میلاد النبی کو کرسمس کے برابر ٹھہرایا گیا۔ یہ حضورﷺ کی شان میں غلیظ گستاخی ہے اور اس پیغام کی جو وہ لے کر آئے، میلاد منانے کا مقصد لوگوں کو حضورﷺ کی تعلیمات اور پیغام پر عمل کرانا ہے اور ''خدا کے بیٹے کا میلاد'' منانا کفر ہے۔

(۷) یہ کہنا کہ کرسمس منانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن منانا ہے اصل بات کو چھپاتا ہے، کہ کرسمس منانا نعوذ باللہ خدا کے بیٹے کی پیدائش منانا ہے۔

(۸) یہ کہہ کر بنیادی طور پر دونوں تقریبات (عید میلاد النبی اور کرسمس) کی اصل ایک ہے۔ ڈاکٹر طاہر مسیحیوں کے شرک کو نظر انداز کر رہا ہے اور عید میلاد النبی کی توہین کر رہا ہے۔ شاید وہ کوشش کر رہا ہے دونوں کے فرق کو مٹانے کی یا پھر رشید گنگوہی کی اس بکواس کو دہرا رہا ہے ''میلاد النبی منانا کنہیا کی پیدائش کے منانے کے برابر ہے''۔ (معاذ اللہ)

(۹) وہ کرسمس اور میلاد النبی کے منانے کے متعلق کہتا ہے کہ ان دونوں میں اشتراک ہے۔ حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام کو ہم نبی مانتے ہیں جب کہ مسیح ان تین خداؤں میں سے ایک (خدا) مانتے ہیں یا اللہ کا بیٹا مانتے ہیں یا اللہ کا شریک مانتے ہیں۔ اور جہاں تک حضورﷺ کا معاملہ ہے تو ہم انہیں اللہ کا آخری نبی مانتے ہیں اور اللہ کا محبوب جب کہ عیسائی انہیں ہرگز اللہ کے نبی نہیں مانتے، بلکہ ان سے نفرت کرتے ہیں۔

(۱۰) ڈاکٹر طاہر کے اقوال کا مقصد ہی عیسائیوں کو خوش کرنا ہے۔ بجائے اس کے کہ انہیں کفر چھوڑنے اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دے ڈاکٹر طاہر تو صرف مسلمانوں کو دھمکا رہے ہیں۔ انہیں (یعنی مسلمانوں کو) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ ماننے کے خوفناک انجام سے۔ انہوں نے جان بوجھ کر مسیحیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت نہ دی تو جب ایک نبی کے انکار سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے تو کیا عیسائی حضورﷺ کے انکار سے کافر نہیں؟

(۱۱) جس وجہ سے وہ مسلمانوں کو کفر کے انجام سے ڈرا رہے ہیں، اسی طرح مسیحیوں کو کفر سے کیوں نہیں ڈرایا؟

(۱۲) عیسائی اور یہودیوں کے کفر کا انکار بھی کفر ہے۔اس بنیادی اصول کے انکار کے تحت جس طرح کفر کا الزام شیعہ اور قادیانی پر لاگو ہوتا ہے، اسی طرح ڈاکٹر طاہر پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

(۱۳) عیسائیوں اور یہودیوں کے اللہ کو ایک نہ ماننے کے باوجود، پورے قرآن کو جھٹلانے کے باوجود، اور نبی پاک کو جھٹلانے کے باوجود، ڈاکٹر طاہر کے نزدیک وہ اہلِ ایمان ہیں۔

(۱۴) آگے کہتا ہے کہ مسلمان، عیسائی اور یہودی یہ تینوں کفار میں شمار نہیں ہوتے۔تو مسلمانوں کو ان کے ساتھ برابر ٹھہرایا۔ایمان کی حالت میں بھی اور کافر نہ ہونے کی حالت میں بھی۔یعنی یہ تینوں برابر ہیں! مسلمانو! جاگو، سوچو! کیا تم یہودیوں اور عیسائیوں کے برابر ہو؟

(۱۵) ڈاکٹر طاہر کی حماقت کی کوئی انتہا ہی نہیں۔مسلمانوں کے لئے بھی یہ کہتا ہے کہ وہ کفار نہیں! اس کے پاگل پن کا کوئی علاج بھی ہے؟

(۱۶) ڈاکٹر طاہر نے دونوں طرف سے اپنے عقیدہ کو بیان کر دیا کہ عیسائی اور یہودی اہل ایمان بھی ہیں اور کفار بھی نہیں۔اللہ، اللہ! یہ قرآن کی کتنی آیات کا کھلا ردّ ہے؟ اور اس خبیث کا دعویٰ ہے وہ قرآن کے راستے پر ہے۔

(۱۷) آگے کہتا ہے کہ اہل ایمان کا کوئی بھی مذہب ہو سکتا ہے! یہ خبیث خدا کو جھوٹا ثابت کرنے پر تلا ہے! اور بھولے بھلے مسلمان اس کو اسلام کا مبلغ سمجھتے ہیں! مسلمانو! اگر کوئی اسلام چھوڑ کر یہودی ہو جائے یا عیسائی ہو جائے تب بھی وہ ڈاکٹر طاہر کے نئے فارمولا کے مطابق جنتی ہے۔تو کیا تم اسلام کو چھوڑنا پسند کرو گے؟

(۱۸) ڈاکٹر طاہر سمجھتا ہے قرآن کو آج تک کسی نے غور سے نہیں پڑھا! کیا یہ اُمّتِ مسلمہ کو گالی نہیں دے رہا؟

(۱۹) امتِ مسلمہ پر ایک اور تہمت لگاتا ہے کہ احادیث کا بغور مطالعہ کیا جائے تو پتا چلے گا۔

(۲۰) قرآن اور حدیث دونوں ہی متفقہ طور پر بیان کرتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کافر ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، جب کہ ڈاکٹر طاہر کچھ اور ہی سمجھانا چاہتا ہے۔یہ تمام ڈرامہ اس لئے ہے کہ مسلمانوں کو یہ باور کرایا جائے کہ عیسائی انہیں کی طرح ہیں اور انہیں بھائی یا مومن کہنے میں ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(۲۱) عیسائیوں کے لئے ڈاکٹر طاہر کی محبت اور دوستی کی انتہا دیکھو۔ وہ کہتا ہے کہ اس کی تنظیم کی عمارت (جس میں ایک مسجد بھی شامل ہے) عیسائیوں کا اپنا گھر ہے۔ یعنی وہ اپنے تمام تر معاملات وہاں انجام دے سکتے ہیں جیسا کہ شراب پینا، خنزیر کا گوشت کھانا وغیرہ! عیسائی یہ سب کام منہاج القرآن کی عمارت کے اندر کر سکتے ہیں، تو ڈاکٹر طاہر ہمیں بتاؤ کہ تمہاری تنظیم کو چلا کون رہا ہے؟ اور تمہاری عمارت کے لئے چندہ کس نے دیا ہے؟ اور کس کے کہنے پر تم کرسمس منعقد کر رہے ہو؟

(۲۲) ڈاکٹر طاہر نے انہیں مکمل اجازت دی کہ وہ منہاج القرآن کی کسی بھی مسجد میں اپنی انجیل (جو کہ مکمل طور پر بدل چکی ہے) کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں اور وہ تین خداؤں کے نام پر عبادت بھی کر سکتے ہیں اور انہیں کوئی روک ٹوک نہیں اور وہ وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت بی بی مریم کے مجسموں کو اور صلیب کو آویزاں کر سکتے ہیں اور انہیں سجدہ بھی کر سکتے ہیں۔ کیا اللہ رب العزت نے حکم نہیں دیا کہ مسجدیں صرف اسی کی عبادت کے لئے ہی مختص ہیں؟ اور ڈاکٹر طاہر چاہتا ہے کہ بیت اللہ کی بے حرمتی ایسی شرکیہ افعال کے ساتھ ہمیشہ جاری رہے!

(۲۳) ڈاکٹر طاہر یہ کہتا ہے کہ تمام تر اقدامات جو کہ اس نے اور اس کی تنظیموں نے اٹھائے ہیں ان کے ایمان کی وجہ سے ہیں! تو یہ خوفناک گناہ اس کے تمام پیروکاروں کے سر پر آتا ہے۔ جاگو اے ڈاکٹر طاہر کے چاہنے والو! یہ تمام کفر کا ذمے دار تم سب کو ٹھہراتا ہے!!!

(۲۴) تقریب کی ابتداء تلاوتِ قرآن مجید اور (تحریف شدہ) انجیل سے ہوئی۔ یہ یقیناً قرآن کی سنگین بے حرمتی ہے۔

(۲۵) ڈاکٹر طاہر تقریب میں پادریوں کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے گلے ملتے ہوئے آیا۔ جب کہ وہ پادری اعلانیہ طور پر اپنے گلیوں میں پہنی ہوئیں صلیبوں کی وجہ سے قرآن کا انکار کر رہے تھے۔

(۲۶) موم بتیاں جلائی گئیں، کیک کاٹا گیا، عیسائی پادریوں سے تحائف قبول کئے گئے اور ڈاکٹر طاہر نے یہ بھی کہا: "مسلمان اور عیسائی [illegible]

خواہاں ہیں''۔

(۲۷) اسی تقریر کے دوران عیسائی بشپ سے یہ گزارش کی گئی کہ وہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ پھر گانا بجایا گیا، الفاظ یہ تھے: ''آؤ مل کر کرسم منائیں''۔

(۲۸) تقریب کے اختتام پر عیسائی بشپ سے دعا کرنے کی گزارش کی گئی اور پھر اس عیسائی بشپ نے وہ دعا اپنے کفریہ اور شرکیہ الفاظ سے کی: ''اے ہمارے فادر، اے ہمارے فادر''۔ اس دعا کے اختتام پر اس نے یہ کفریہ الفاظ کہے: ''باپ، بیٹے اور مقدس روح کے نام سے''۔ استغفر اللہ اس دوران ڈاکٹر طاہر اور اس کے چیلے اس عیسائی بشپ کی دعا میں ہاتھ باندھے مؤدب کھڑے رہے۔ پھر ڈاکٹر طاہر نے اس بشپ کو سینے سے لگایا اور اسے خوب سراہا۔

قارئین حضرات! اس حقیقت سے بھی خبر دار ہوں کہ یہ تمام تقریبات سن ۲۰۰۳ء سے مسلسل اسی طریقۂ کار پر منعقد ہوتی چلی آرہی ہیں۔

قرآنِ عظیم کا فیصلہ

چونکہ ڈاکٹر طاہر نے اپنی تنظیم کا نام ''منہاج القرآن'' رکھا ہے، ہم قرآن پاک ہی سے وہ ثبوت پیش کرے جس سے ثابت ہوگا کہ ڈاکٹر طاہر قرآن کا منکر ہے۔ قرآن کا بے شرمی سے ردّ کرتا ہے، اور اس کی تنظیم حقیقت میں قرآن کا راستہ نہیں، بلکہ شیطان کا راستہ ہے یعنی ''منہاج الشیطان''۔ اے مسلمانو! دیکھو، قرآن کیا فرماتا ہے، ایمان کے بارے میں، کفر کے بارے میں، یہودیوں اور عیسائیوں کے بارے میں۔ کیا تم قرآن کو چھوڑ کر ڈاکٹر طاہر کی بکواس پر ایمان لاؤ گے؟

آپ کے سامنے صرف چند ثبوت رکھے جاتے ہیں:

تمام انسانیت کو نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا، اسلام قبول کرنا ضروری ہے۔

اسلام ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک مقبول مذہب ہے۔ نجات پانے کے لئے سب کو اسلام قبول کرنا پڑے گا۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْم بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًام بَیْنَهُمْ ط وَ مَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِO (آل عمران:١٩)

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے، اور پھوٹ میں نہ پڑے کتابی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا اپنے دلوں کی جلن سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ لِیُنْذَرُوْا بِهٖ وَ لِیَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِیَذَّکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِO (ابراہیم:۵۲)

ترجمہ: یہ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور اس لئے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لئے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے اور اس لئے کہ عقل والے نصیحت مانیں۔

وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ط اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍO (رعد:۷)

ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں ان پر ان کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری تم تو ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَ کَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًاO (احزاب:۴۰)

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور سب کچھ جانتا ہے۔

کفر کی ہر گز معافی نہیں

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ج وَ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًاO (النساء:۴۸)

ترجمہ: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے

نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا ۝ (النساء:۱۱۶)

ترجمہ: اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے، جسے چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

یہودی اور نصرانی کافر، مشرک ہیں۔ وہ ایک سے زیادہ خدا کو مانتے ہیں۔

قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَ لَا نُشۡرِکَ بِہٖ شَیۡئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡہَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ۝ (آل عمران:۶۴)

ترجمہ: تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

وَّ یُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ۝ مَا لَہُمۡ بِہٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّ لَا لِاٰبَآئِہِمۡ ؕ کَبُرَتۡ کَلِمَۃً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاہِہِمۡ ؕ اِنۡ یَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا کَذِبًا ۝ (الکہف:۴،۵)

ترجمہ: اور ان کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنی کوئی بچہ بنایا، اس بارے میں نہ وہ کچھ علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا، کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔

اِتَّخَذُوۡۤا اَحۡبَارَہُمۡ وَ رُہۡبَانَہُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَ الۡمَسِیۡحَ ابۡنَ مَرۡیَمَ ۚ وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡۤا اِلٰـہًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ سُبۡحٰنَہٗ عَمَّا

يُشْرِكُوْنَ ۝ (التوبہ:۳۱)

ترجمہ: انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (المائدۃ:۷۳)

ترجمہ: بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا، اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

یہودی اور عیسائی، منکر قرآن اور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (البقرہ:۹۱)

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اُتارے پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ وہ جو ہم پر اُترا اس پر ایمان لاتے ہیں اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق فرماتا ہوا، تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ:۱۴۶)

ترجمہ: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی، وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتا

یہودی اور نصرانی اب اہلِ کتاب نہیں رہے

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ وَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ O (البقرہ:۷۹)

ترجمہ: تو خرابی ہے ان کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں، پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں تو خرابی ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے، اور خرابی ان کے لئے اس کمائی سے۔

یہودی اور نصرانی کا مقدر جہنم ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ O (البینۃ:۶)

ترجمہ: بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

مسجدیں صرف اللہ کی عبادت کے لئے ہیں

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا O (الجن:۱۷)

ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔

منہاج کے کارکنوں کی طرف سے جوابات

ڈاکٹر طاہر کی ان حرکتوں کی وجہ سے اس کو مناظرہ کی دعوت دی گئی لیکن اس نے کبھی ان کا جواب دینا مناسب نہ سمجھا اور اپنی بے ہودہ حرکتوں میں اضافہ کرتا رہا۔ سرگودھا، پاکستان کے مفتی فضلِ رسول صاحب نے ۵ سال کے انتظار کے بعد، اس پر کفر اور ارتداد کا فتویٰ لگایا، جو کہ ایک رسالہ ''قرآن کی فریاد: اپنے ماننے والوں سے'' کے نام سے شائع ہوا۔ فتویٰ دیکھ کر چند منہاج القرآن کے کارکنوں نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی۔ منہاج القرآن کے

زمانے میں بہت کم تعداد میں یہودی اور نصرانی اہلِ کتاب مانے جاتے تھے، بلکہ اکثر اس وقت مشرک ہو چکے تھے اور آج کے دور میں کسی ایک بھی یہودی اور نصرانی کے پاس صحیح کتاب موجود ہی نہیں۔ ہم نے آپ کو بہت سی دلیلیں پیش کی ہیں، خاص طور پر قرآن پاک سے۔ اب ڈاکٹر اور اس کے پیروکاروں کی قرآن کے خلاف دلیلیں سنیں۔

ا۔ ایک مضمون ''اسلام اور اہلِ کتاب'' جو بظاہر ڈاکٹر طاہر نے لکھا ہے، ان کے سہ ماہی رسالہ ''العلماء'' میں جولائی ۲۰۱۱ء میں شائع ہوا۔ اس نے اپنے الفاظ سے کھیلنا شروع کر دیا یہ کہہ کر کہ یہودی اور نصرانی کتابوں کے ماننے والے ہیں۔ (تقریر میں اس میں صرف ان کو اہلِ ایمان کہا)، اس نے اپنے مضمون میں اس بات کا اقرار کیا کہ یہودی اور نصرانی مومن نہیں۔ اب یہ اپنے الفاظ کی وجہ سے خود الجھن میں آ گیا۔ ان غلطیوں کی وجہ سے جو اس نے تقریروں میں کیں، لیکن دوبارہ ۲۰۱۳ء میں اپنی ویب سائٹ پر ایک لمبا مضمون لکھا، اپنے پہلے مؤقف (یعنی کفریہ الفاظ والی تقریر) کے حق میں۔ تو اس وجہ سے یہ بات ابھی تک نہیں کہی جا سکتی ہے کہ یہ کفر سے خوش ہے۔

۲۔ اس کے ماننے والوں نے ایک آیت پیش کی۔ جہاں مشرکہ عورت سے نکاح کی اجازت نہیں دی گئی لیکن نکاح کی اس صورت میں اجازت ہے کہ وہ ایمان لے آئے۔ یہ آیت کسی طرح بھی یہ ثابت نہیں کرتی کہ اہلِ کتاب کی عورت کافرہ نہیں۔ نکاح کی اس وقت اجازت ہے جب وہ حقیقت میں اہلِ کتاب ہو۔ اور یہ کہ امید ہے کہ وہ جلد اسلام قبول کر لے گی۔ لیکن یہ لوگ بھول گئے ہیں کہ اہل کتاب عورت سے نکاح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے منع کر دیا گیا۔ اور یہ ان کی خود کی کتاب جس کا نام ''کتاب البدعة'' ہے، آپ اس کتاب کی فصل نمبر ۵، باب نمبر ۲، ص ۱۹۳ پر دیکھ سکتے ہیں۔

تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ مشرکہ عورت سے نکاح حرام ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے، لیکن وہ صرف اسلام نکاح کرنے کی وجہ سے لا رہی ہو، تب بھی نکاح جائز نہیں۔ اس آیت میں صرف مشرکہ عورت کا نہیں بلکہ مشرک مرد کا بھی ذکر ہے۔ آیت میں آگے لکھا ہے

ہے، تو کیا اب منہاج القرآن کے ماننے والے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ مسلمان عورت مشرک مرد سے، یا یہودی سے، یا نصرانی سے نکاح کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں، پوری آیت کریمہ یوں ہے:

وَ لَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ ط وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْکُمْ ج وَ لَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا ط وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَکُمْ ط اُولٰٓئِکَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ ج وَ اللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلَی الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ج وَ یُبَیِّنُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ O (البقرہ:۲۲۱)

ترجمہ: اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتی اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔

۳۔ انہوں نے ایک اور آیت پیش کی جس میں نبی پاک ﷺ کو حکم ہوا کہ وہ اہل کتاب سے یوں مخاطب ہوں:

قُلْ یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ O (آل عمران:۶۴)

ترجمہ: تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنا لے اللہ کے سوا، اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

جواب: انہوں نے کہا یہ آیت بتا رہی ہے کہ مسلمان کے عقائد اور یہودی اور نصرانی کے

نے انہیں اپنی طرف بلایا، اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ راستے سے بھٹکے ہوئے تھے، آگے آیت میں ہے کہ ''پر اگر وہ ایمان نہ لائے''یعنی انہوں نے ایمان کے بنیادی اُصولوں کو چھوڑ دیا ہے یعنی توحید کو، تو ان کو واپس راہ کی طرف بلایا جارہا ہے لیکن منہاجی احمقوں کو نظر نہیں آتا! تو منہاج القرآن کے کارکنوں نے اس آیت کا آخری حصہ کیوں نہیں لکھا؟

حقیقت یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ سے کہا گیا ہے کہ انہیں ''مباہلہ'' (وہ رواج جہاں لوگ وعدہ لیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تو جھوٹوں کو تباہ کردے) کے مقابلے کے لئے بلایا جائے، لیکن نصرانیوں نے مقابلہ سے منع کردیا۔ تو منہاج کے کارکنوں نے اس آیت کو کیوں نہیں لکھا؟

فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْهِ مِنْ م بَعْدِ مَاجَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ کُمْ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآئَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَکُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَO (آل عمران:٦١)

ترجمہ: پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

۴۔ منہاج القرآن نے دعویٰ کیا کہ نبی پاک ﷺ نے نجران کے نصرانیوں کو مسجد نبوی میں عبادت کرنے کی اجازت دی تھی۔ اسی بنیاد پر ڈاکٹر طاہر نے اپنی مسجدوں میں عبادت کی اجازت نصرانیوں کو دے دی، اور بہت سے مشرکوں کو بھی اجازت دی کہ وہ اپنے خداؤں کو پکاریں، (ویمبلی کی تقریب میں)۔

جواب: اس دعوے کا جواب بہت تفصیل سے فصل نمبر ۲ میں دیا جاچکا ہے، پھر بھی یہاں دو (۲) آیتوں کا ذکر کردیا ہے جو ڈاکٹر طاہر کے دعوے کا رد کرتی ہیں:

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًاO (الجن:١٨)

ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔

مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِیْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ بِالْکُفْرِ ط

أُولَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خَٰلِدُونَ ○ (التوبہ: ۱۷)

ترجمہ: مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

۵۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا داؤد علیہ السلام کے معبد (Temple) میں نماز ادا کی۔

جواب: سب سے پہلے لفظ معبد بذاتِ خود غلط خیال دلاتا ہے کہ اس کے تصور سے بتوں کا خیال ذہن میں آتا ہے۔ اکثر لغتیں وضاحت کرتی ہیں، لفظ ''Temple'' وہ جگہ استعمال ہوتا ہے جسے خاص کر دیا گیا ہو دیوتاؤں کی پوجا کے لئے۔ اس بات کو یاد رکھا جائے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں لفظ ''مسجد'' استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ اور لفظ ''Temple'' کا اصل مطلب ہوگا عبادت گاہ یا معبد۔ یہاں تک کہ آج تک اس جگہ کو جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عبادت کے لئے بنائی تھی اسے ''سلیمان کی عبادت گاہ'' کہا جاتا ہے۔ کیا کوئی شخص اپنی درست سوچ میں یہ خیال کر سکتا ہے کہ ان دونوں انبیاء علیہم السلام نے ایک ایسی جگہ بنائی ہوگی جو کہ بتوں کی پوجا کے لئے استعمال ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یروشلم (Jerusalem) تشریف لے گئے۔ اس کو فتح کرنے کے بعد اور آپ کو وہ چرچ دکھایا گیا جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے تعمیر کروایا تھا۔ (بعض تاریخ داں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ فقط سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ہی ایک ایسی عمارت تعمیر کی تھی) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تھا اس چرچ کے اندر نماز پڑھنے سے، اور آپ نے باہر صحن میں سیڑھیوں کے پاس نماز ادا فرمائی، اس بات کا واضح ثبوت یہ ہے کہ جس جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا فرمائی، وہاں ایک مسجد تعمیر کی گئی ہے، جسے ''مسجد عمر'' کہا جاتا ہے اور یہ آج تک موجود ہے۔ ایک اور حقیقت جسے وہ ظاہر نہیں کرتے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر بیت المقدس میں اس لئے داخل ہوئے جب مسلمانوں نے وہاں کے مکینوں کے ساتھ ایک طویل جنگ کی اور اس شہر کا پادری اس شہر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے کرنا چاہتا تھا۔

فصل ۵

ڈاکٹر طاہر پر کفر اور ارتداد کے واضح فتوے

ڈاکٹر طاہر کے خلاف اور ارتداد (مرتد ہو جانے) کے بہت سارے فتوے موجود ہیں، ان میں سے کچھ کا ذکر ان کی وجوہات کے ساتھ مندرجہ ذیل ہیں:

فتویٰ رقم ۱۔ مفتی محبوب رضا خان کی طرف سے جاری کیا گیا فتویٰ (دار العلوم امجدیہ، کراچی، پاکستان، ۱۹۹۰ء کی دہائی میں)

وجہ: طاہر کا یہ دعویٰ کہ تمام فرقوں کے درمیان کوئی بنیادی فرق نہیں ہے، بس چند معمولی اختلافات ہیں معمولی مسائل پر۔ یعنی ڈاکٹر طاہر کے مطابق تمام قسم کے شیعہ، دیوبندی، وہابی، ''مسلمان'' ہیں۔ اس قول میں بہت ساری مستند حدیثوں کا انکار ہے۔ ڈاکٹر طاہر نے یہ دعویٰ یہ جاننے کے باوجود کیا کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے کلمہ گو حقیقت میں مرتد ہیں۔

شیعہ کا کفر ثابت ہے، ان وجوہات کی بنا پر

قرآن کریم کا مکمل ہونے کا انکار سیدنا ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار، اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گالیاں دینا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نبی اور اللہ کے برابر درجہ دینا، اپنے اماموں کو انبیاء کے برابر ماننا اور یہ خیال کرنا کہ وہ معصوم ہیں۔

مسلکِ دیوبند کا کفر ثابت ہے ان وجوہات کی بنا پر

دیوبندی علماء اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ربّ العزت جھوٹ بول سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو ایک پاگل اور جانور جتنا تصور کرتے ہیں، شیطان اور ملک الموت کے علم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ مانتے ہیں، وغیرہ۔

اسی طرح قادیانی، نیچری وغیرہ مسلکوں کا کفر بھی ثابت ہے۔ ڈاکٹر طاہر ان سب

وجوہات کے جاننے کے باوجود ان تمام مرتدوں کو مسلمان کہتا ہے۔

فتویٰ رقم ۲۔ مفتی محمد فضل رسول سیالوی کی جانب سے جاری کردہ کفر کا فتویٰ (دارالعلوم غوثیہ رضویہ، سرگودھا، پاکستان، اپریل ۲۰۱۱ء)

وجہ ۱: عیسائیوں کے ساتھ کرسمس منایا یہ جانتے ہوئے کہ عیسائی اُسے خدا یا خدا کے بیٹے کی پیدائش کا دن تصور کرتے ہیں۔

وجہ ۲: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی ایمان والے ہیں۔

وجہ ۳: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی کافر نہیں ہیں۔

فتویٰ رقم ۳۔ مفتی کوثر حسن رضوی کی جانب سے جاری کیا گیا کفر کا فتویٰ (دارالعلوم نوری، بلرام پور، یوپی انڈیا، دسمبر ۲۰۱۱ء)

وجہ ۱: معروف فتویٰ حسام الحرمین جو کہ چار دیوبندی اور مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر قرار دیتا ہے، اس کو ماننے سے ڈاکٹر طاہر کا انکار۔

وجہ ۲: کافروں اور شرکیہ مذاہب کے پیشواؤں سے گزارش کرنا کہ وہ اللہ رب العزت کے نام کی بجائے اپنے مذہب کے مطابق اپنے خدا کو پکاریں اور ان سے دعا مانگیں۔

فتویٰ رقم ۴۔ مفتی محمد اختر حسین قادری کی جانب سے جاری کیا گیا کفر کا فتویٰ (جامعہ علیمیہ، بستی، یوپی انڈیا، فروری ۲۰۱۲ء)

وجہ ۱: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ تمام فرقوں کے درمیان کوئی بنیادی فرق نہیں، بس معمولی غیر اعتقادی مسائل پر اختلاف ہے۔

وجہ ۲: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی بھی ایمان والے ہیں۔

وجہ ۳: ڈاکٹر طاہر کا دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی کافر نہیں ہیں۔

فتویٰ رقم ۵۔ مفتی شمشاد مصباحی، مفتی نظام الدین اور مولانا یٰسین اختر مصباحی کا جاری کردہ مشترکہ، کفر وارتداد کا فتویٰ (جامعہ امجدیہ غوثیہ، گھوسی، انڈیا)

وجہ ۱: ڈاکٹر طاہر کا دعویٰ کرنا کہ تمام فرقوں کے درمیان بنیادی عقیدہ میں کوئی فرق نہیں۔ اور وہ سب (یعنی شیعہ، وہابی، دیوبندی وغیرہ) سب مومن ہیں۔

وجہ ۲: ڈاکٹر طاہر کا عیسائیوں کے ساتھ کرسمس منانا اس بات کو جانتے ہوئے کہ وہ اسے خدا یا خدا کے بیٹے کی پیدائش کے دن کے طور پر مناتے ہیں۔

وجہ ۳: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی ایمان والے ہیں۔

وجہ ۴: ڈاکٹر طاہر کا یہ دعویٰ کرنا کہ عیسائی اور یہودی کافر نہیں ہیں۔

وجہ ۵: معروف فتویٰ حسام الحرمین کی تصدیق کرنے سے انکار کرنا۔ حالانکہ اس پر امام اہل سنّت کے علماء کی تصدیق ہے جن میں حرمین شریفین کے علماء بھی شامل ہیں۔

وجہ ۶: کافروں اور شرکیہ مذاہب کے پیشواؤں سے گزارش کرنا کہ وہ اللہ ربّ العزت کے نام کے علاوہ اپنے مذہب کے مطابق جس طرح چاہیں، اپنے خدا کو پکاریں اور ان سے دعا مانگیں۔

اوپر دیئے گئے فتووں کے علاوہ بہت سارے علماء نے بھی ڈاکٹر طاہر کے خلاف فتوے دیئے ہیں، جن میں یہ دونوں بھی قابل غور ہیں۔

فتویٰ رقم ۶۔ مفتی محمد احمد اعظمی مصباحی، مفتی محمد نظام الدین رضوی، مولانا یٰسین اختر مصباحی کا جاری کردہ مشترکہ کفر اور ارتداد کا فتویٰ، (جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، انڈیا، اکتوبر ۲۰۱۱ء)

فتویٰ رقم ۷۔ مفتی اختر رضا خاں صاحب کے ذریعے، مرکزی دار الافتاء، بریلی شریف، انڈیا (مارچ ۲۰۱۲ء) کی طرف سے جاری کردہ بیان۔ (مارچ ۲۰۱۲ء)

کیا ان مفتیان کے واضح کر دینے کے بعد بھی کسی کو ڈاکٹر طاہر کے مرتد و بے دین ہونے میں شک ہے؟

فصل ٦

ڈاکٹر طاہر اور اس کے پیروکاروں کے کفریہ کرتوتوں کی فہرست

ان کی تمام حرکتوں سے اسلام کے تمام بنیادی اصولوں اور عقائد کا ردّ ثابت ہوتا ہے، جس کو وہ ڈھٹائی کے ساتھ ایمان سمجھتے ہیں! ذیل میں ان کے جرائم کی مختصر فہرست ملاحظہ فرمائیے۔

☆ کلمہ طیبہ کا رَد
☆ اللہ کی وحدانیت اور پاکی کا رَد
☆ قرآن پاک کی سینکڑوں آیات کا رَد
☆ قرآن پاک کی بے حرمتی اور گھناؤنی توہین
☆ جھوٹے خواب سنا کر حضور کی توہین
☆ اہلِ سنّت کے بہت سارے بنیادی اصولوں کا رَد
☆ حدیث مبارکہ کا رَد
☆ میلاد شریف کی توہین
☆ گنبد خضراء کی توہین
☆ شرک، کفر اور ارتداد سے رضامندی
☆ مشرکوں اور کافروں کو شرک اور کفر پر اُبھارنا
☆ علماء اور مجتہدین کی توہین

کیا اب بھی کوئی ان کو مسلمان قرار دے سکتا ہے؟؟؟؟؟؟؟

''MQI/TMQPAT'' کے ممبران کو سچی وپُر خلوص نصیحت

کافروں سے الگ ہو جاؤ، اگرچہ وہ تمہارے باپ یا بھائی ہوں۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْآ اٰبَآءَ كُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (التوبہ:۲۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو، اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

شیطان تو تمہیں جہنم میں ہی دھکیلنا چاہتا ہے۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ (فاطر:۶)

ترجمہ: بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو اس لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں۔

بدعقیدہ تو یہی سمجھتے ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (الاعراف:۳۰)

ترجمہ: ایک فرقے کو راہ دکھائی اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (زخرف:۳۷)

ترجمہ: اور بے شک وہ شیاطین ان کو راہ سے روکتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

شیطان اور جس کو شیطان نے بے وقوف بنایا سب ساتھ جہنم میں جائیں گے۔

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ ۝ (ابراہیم:۴۹)

ترجمہ: اور اس دن تم مجرموں کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہوں گے۔

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیۡتَ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَیۡنِ فَبِئۡسَ الۡقَرِیۡنُ○ (الزخرف:۳۸)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب کافر ہمارے پاس آئے گا شیطان سے کہے گا ہائے کسی طرح مجھ پر تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا تو کیا ہی برا ساتھی ہے۔

دین حق پر رہو، بے دینی چھوڑ دو۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ○ (آل عمران:۱۰۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

وَ مَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الۡهُدٰی وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتۡ مَصِیۡرًا○ (النساء:۱۱۵)

ترجمہ: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ پر اس کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

اپنے کئے پر توبہ کرو اور اللہ کے پناہ میں آجاو جو سب سے برتر و اعلیٰ ہے۔

وَ ذَرُوۡا ظَاهِرَ الۡاِثۡمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡسِبُوۡنَ الۡاِثۡمَ سَیُجۡزَوۡنَ بِمَا کَانُوۡا یَقۡتَرِفُوۡنَ○ (الانعام:۱۲۰)

ترجمہ: اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ وہ جو گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے۔

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا○ (النصر:۳)

ترجمہ: تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

ہماری مخلصانہ نصیحت ہے تحریک منہاج القرآن TMQ/MCDF/MQI کے

ممبران کو جو ڈاکٹر طاہر اور طاہر اور اس کی گستاخیوں کو جانتے ہوئے یا انجانے میں اس کی تائید کرتے رہے، وہ فوراً اس سے اپنا دامن چھڑائیں اور وہ حضرات جو ڈاکٹر طاہر کے ان کاموں میں شریک نہیں، مگر دل میں اس کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں وہ بھی ان سے کنارہ کشی اختیار کریں۔

خدا کے لئے اپنی اور اپنے بچوں کی آخرت کی فکر کریں، اسے فتنوں سے ہمیشہ دور رہیں اور اہلِ سنّت کے دامن کو ہمیشہ پکڑ کر رکھیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں ہمیشہ سیدھے راستہ پر چلا اور ہمیں اہلِ حق میں شامل رکھ اور مسلمان اٹھا۔ اَن گنت درود وسلام ہوں آقائے دوجہاں پر، آپ کی آل پاک پر، آپ کے اصحاب پر اور تمام امت مسلمہ پر۔

ابوالمصطفیٰ عاقب القادری

بروز پیر ۱۴ جنوری ۲۰۱۳ء / یکم ربیع الاول ۱۴۳۴ھ

ضرب قاہر بر فتنۂ طاہر

مرتب

علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی مدظلہ العالی

پروفیسر طاہر القادری کی مسلکی اعتقادی حقیقت و کیفیت

اندرون اور بیرون ملک مختلف جگہوں سے یہ استفسار کیا جا رہا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری جو کیو ٹی وی پر آ رہا ہے اور بزعم خود اپنی خطابت کے جوہر دکھا رہا ہے، یہ کس عقیدہ اور کس مکتب فکر سے وابستہ ہے؟

جواباً گزارش ہے کہ طاہر القادری ایک آزاد خیال شخص ہے اور اعتقادی و مسلکی طور پر بے راہ روی کا شکار ہے۔ اس کے اپنے بقول اس شخص کو سنیت حنفیت، بریلویت و مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اپنی طرف سے کچھ کہنے اور لکھنے کی بجائے خود طاہر القادری صاحب کے اپنے ''ارشادات و فرمودات'' نقل کرتے ہیں جس سے طاہر القادری صاحب کی حقیقت و اصلیت واضح ہو جائے گی۔

☆ اس شخص نے ایک کتاب ''فرقہ واریت کا خاتمہ'' لکھی ہے جس میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر سر توڑ کوشش کی ہے کہ اہلسنّت و جماعت احناف بریلوی مکتب فکر سمیت تمام فرقے اپنے اپنے عقیدوں اور اپنے اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے ایک ہو جائیں۔

☆ یہ شخص ایسا ماڈرن انقلاب مصطفوی لانا چاہتا ہے کہ سنی، وہابی، شیعہ، عاشق و گستاخ، مومن و منافق، مسلمان و مرتد کا فرق ختم ہو جائے۔ اس نے خود کو بقلم خود قائد انقلاب مصطفوی اور کچھ عرصہ سے خود کو شیخ الاسلام کہلوانا لکھنا بھی شروع کر دیا ہے۔ کرۂ ارض پر تو کہیں نظر آتا نہیں، خدا جانے اس نے کہاں سے انقلاب مصطفوی برپا کیا ہے؟

یہی وجہ ہے کہ اکابر و مشاہیر ممتاز و مقتدر علماء و مشائخ اہلسنّت نے متفقہ طور پر اس کو مسترد کر دیا ہے اور مرکز اہلسنّت بریلی شریف کے دونوں مرکزی دار العلوم منظر اسلام و دار العلوم مظہر اسلام اور اب جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف اور جامعۃ الرضا کے جلیل القدر علماء و فقہاء اس کے افکار باطلہ پر حکم شرعی واضح فرما چکے ہیں اور یہاں پاکستان میں غزالی زماں علامہ احمد سعید شاہ صاحب کاظمی علیہ الرحمہ نے اس کے ردّ میں ایک مستقل کتاب ''اسلام میں عورت کی

دیت'' اور استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد بندیالوی نے کتاب ''دیۃ المرأۃ'' اور استاذ العلماء علامہ محمد عبداللہ قصوری ''عورت کی دیت''۔ مفسر قرآن علامہ غلام نبی اوکاڑوی علیہ الرحمہ کی ''تحقیقی محاسبہ وفیصلہ وانٹرویو ندائے اہلسنّت''۔ علامہ مفتی قاری محبوب رضا بریلوی علیہ الرحمہ بکثرت علماء اہلسنّت کی تصدیقات کے ساتھ کتاب ''فتنہ طاہری کی حقیقت'' اور کتاب ''علمی گرفت''۔ حضرت علامہ مفتی محمد تقدس علی خان بریلوی ''جواب الجواب''۔ مولانا مفتی غلام سرور قادری دو ضخیم جلدیں ''پروفیسر کا علمی وتحقیقی جائزہ''۔ مولانا محمد بشیر کراچوی کتاب ''الفتنۃ الجدیدہ''۔ اور علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دو ضخیم جلدوں پر مشتمل اکابر اہلسنّت کی تصدیقات کے ساتھ جامع کتاب ''خطرہ کی گھنٹی'' اور یہ فقیر راقم الحروف ''محاکمہ کا محاسبہ'' اور پوسٹر ''تاثرات کا تجزیہ'' شائع کر چکے ہیں۔ جن سے طاہر القادری کی مسلکی حقیقت و اصلیت اچھی طرح واضح ہوگئی ہے۔

حضور صدر الشریعت علامہ محمد امجد علی صاحب اعظمی مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ کے فاضل ومحقق صاحبزادہ وجانشین محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، مناظرہ ڈربن میں طاہر القادری کو شکست فاش دے چکے ہیں اور وہاں ڈربن میں فتنہ طاہریہ منہاجیہ کا بستر گول ہوگیا۔

عقائد ونظریات

جناب طاہر القادری صاحب خود فرماتے ہیں: ''میں حنفیت یا مسلک اہلسنّت وجماعت کے لئے کام نہیں کر رہا ہوں''۔ (نوائے وقت میگزین، ص ۴، ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء)

''میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں، میں کسی فرقہ کا نہیں'' الخ (رسالہ دید وشنید لاہور، ۴ تا ۱۹/اپریل ۱۹۸۶ء)

میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقعہ ملے، ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ (رسالہ دید وشنید، ۴ تا ۱۹/اپریل ۱۹۸۶ء)

''مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ جلسہ اور اس کی دعوت کس کی طرف سے ہے۔

اہلحدیث، شیعہ، دیوبندی، جماعت اسلامی جو بھی دعوت دے ضرور قبول کروں گا خواہ وہ اسٹیج کسی کا ہو"۔ (اہم انٹرویو، ص ۲۵ ملخصاً)

"ہمارے ادارے منہاج القرآن میں جماعت اسلامی کے لوگ بھی رکن بن سکتے ہیں، اہلحدیث، شیعہ، دیوبندی بھی منہاج القرآن کے رکن ہیں"۔ (انٹرویو روزنامہ جنگ، ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء)

ایک شخص نے (ڈنمارک مغربی جرمنی) ...... سے اجتماع میں پوچھا: علماء بریلوی اور دیوبندیوں کے درمیان اُن کی گستاخانہ تحریروں کی وجہ سے اختلاف ہے، ہم کیسے ان کے پیچھے نماز پڑھیں؟ پروفیسر طاہر القادری نے جواب دیا: "ان باتوں کو چھوڑ دو کیونکہ آج میں نے عصر کی نماز مولوی ادریس (وہابی مولوی) صاحب کے پیچھے اور مغرب انہوں نے میرے پیچھے پڑھی ہے"۔

طاہر القادری نے جواب دیا: "میں نے بھی آج وہابی علماء کے پیچھے نماز ادا کی ہے آپ بھی ان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ (نور محمد خان کوبن ہیون ڈنمارک ۸۶۔۱۔۲۸، مصدقہ مولانا عبدالعزیز چشتی گوجرانوالہ و مولانا ضیاء اللہ القادری سیالکوٹ منقول خطرہ کی گھنٹی، ص ۴۸)

کیو ٹی وی خطبات

پروفیسر طاہر القادری کیو ٹی وی پر وہ فضائل بیان کرتا ہے لیکن منکرین فضائل شان رسالت کے خلاف توہین و تنقیص پر مشتمل گستاخانہ عبارات اور توہین آمیز اقوال پر حسام الحرمین کے حکم شرعی کی کھلے عام تائید و تصدیق نہیں کرتا بلکہ اہل توہین و تنقیص آئمہ و علماء کی اقتداء میں ڈنکے کی چوٹ پر کھلم کھلا نمازیں پڑھتا ہے۔ جہاں تک محض خطابت کا تعلق ہے تو حضور نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا: "سب سے زیادہ جن سے مجھ کو اپنی امت پر ڈر ہے وہ علیم اللسان فصیح البیان منافق ہیں"۔ (الحدیث)

"مجھے اپنی امت پر ان منافقوں کا خطرہ ہے جن کا کلام حکیمانہ اور عمل ظالمانہ ہو گا"۔ (مشکوٰۃ شریف)

علماء و برادران اہلسنّت طاہر القادری کی بھول بھلیوں اور ملمع سازیوں سے خبردار و ہوشیار

رہیں اور پھر یہ کہ وہ صرف فضائل بیان کرتا ہے، حضور سرکار رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام یا امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ یا فقہ حنفی کی حقانیت وصداقت بیان کرنا اور منکرین فضائل ومعاندین فقہ حنفی سے رواداری رکھنا، اُن کے لئے وسیع القلب ہونا، ان کی اقتداء میں جواز نماز کا قول کرنا، اُن کے بیانات کی دوغلا پالیسیوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔ وہ اہلسنّت و جماعت حنفیوں بریلویوں کو جملہ مذاہب باطلہ کے ساتھ ایک رسی میں باندھتا ہوا صاف لکھتا اور ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہے: ''بریلویت (سنیت حنفیت) دیوبندیت، اہلحدیثیت، شیعیت ایسے عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے''۔

کیو ٹی وی پر جناب طاہر القادری کی لفاظی وگفتار کا تماشہ دیکھنے والے برادران اہلسنّت پروفیسر صاحب سے پوچھیں اور خود غور کریں کہ اُن کو سنیت حنفیت بریلویت سے کیوں وحشت ہونے لگتی ہے؟ کیا سنی بریلوی اور دیگر فرقے سب ایک جیسے ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو وہ مذکور ادیان باطلہ دشمنانِ صحابہ اور معاندین فقہ حنفی بلکہ مرتکبین توہینِ رسالت پر امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت قدس سرہٗ اور اکابر اہلسنّت کے بیان فرمودہ احکام وفتاوی شرعیہ کی کیو ٹی وی پر کھلم کھلا تائید وتصدیق وتوثیق وحمایت کیوں نہیں کرتے؟

کیو ٹی وی پر پروفیسر مذکور بزعم خود بڑے محققانہ اور حکیمانہ انداز میں فقہ حنفی کی بظاہر تائید وتوثیق بھی کر رہا ہے لیکن اندرونی، قلبی مخفی عزائم یہ ہیں کہ بے دغدغہ کھلم کھلا لکھتا ہے اور اپنے ہی کئے کرائے پر صاف پانی پھیرتا ہے ''میں حنفیت یا مسلک اہلسنّت وجماعت کے لئے کام نہیں کر رہا ہوں''۔ (نوائے وقت، ۲۹ ستمبر ۸۶ء)

اور خود کھلے دل سے اعتراف کرتا ہے ''میں نے بھی آج (فقہ حنفی کے دشمن اور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے باغی) وہابی علماء کے پیچھے نماز ادا کی ہے، آپ بھی ان کے پیچھے نماز پڑھیں''۔ اب اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے۔

فقیر سے استفسار کرنے والے احباب خود اخبارات ورسائل اور پروفیسر صاحب کی اپنی کتب اور اخباری بیانات کا مطالعہ کریں کہ خود کیا گل کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''جو جماعت میں بنا رہا ہوں وہ محض اہلسنّت کی جماعت نہیں ہوگی بلکہ شیعہ سنی سبھی شامل ہوں گے،

نزدیک شیعہ سنی میں کوئی امتیاز نہیں‘‘۔ (چٹان، ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء)

شیعی مرکز قصر بتول شادماں کالونی لاہور میں خطاب کرتے ہوئے کہا: ’’شیعہ سنی دونوں طبقو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ‘‘۔ (حوالہ مذکورہ)

شیعہ روافض کے امام خمینی کی یاد میں منعقدہ تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ’’امام خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردان حق میں سے ہیں، جن کا جینا علی اور مرنا امام حسین کی طرح ہے، امام خمینی کی محبت کا تقاضا ہے ہر بچہ خمینی بن جائے‘‘۔

(روزنامہ نوائے وقت، ۸ جون ۱۹۸۹ء)

ان واضح اور غیر مبہم اقرار واعترافات کے بعد کوئی بھی صحیح العقیدہ سنی بریلوی عالم دین پروفیسر صاحب کے کیوٹی وی بیانات پر کہ وہ حنفیت وسنیت اور فقہ حنفی کے پاسبان ومحافظ ہیں، کیسے یقین واعتماد کرسکتا ہے؟ اُن کی یہ تضاد بیانی ودوغلا پالیسی کوئی آج کی نئی تازہ بات نہیں، مستقل نصب العین اور ناقابل تردید دائمی عادت وفطرت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے ان سنیت حنفیت شکن طرز عمل کو دیکھ کر اکابر اہلسنّت نے نہ صرف اُن کو مسترد کردیا بلکہ اُن کے افکار جدیدہ اور شب وروز کے بدلتے انداز فکر کو سنیت اور مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور حقیقی حنفیت کے لئے خطرہ قرار دیا۔ ہم نے جناب پروفیسر کے فرمودات وبیانات پر مشتمل جو حوالہ جات دیئے جاتے ہیں وہ ذمہ دارانہ حیثیت سے دیئے ہیں۔ آج تک پروفیسر صاحب نہ تردید کرسکے نہ اظہار براءت ولاتعلقی کرسکے۔

طاہر القادری کے جریدہ ماہنامہ میں مولانا عبدالرشید جھنگوی کے نام سے جو مغالطہ دیا ہے وہ مبہم اور قطعاً غیر واضح ہے۔ اصل بنیادی بات عقیدہ ومسلک کی ہوتی ہے، جن اہم ترین امور عقائد ومسائل پر اکابر علماء اہلسنّت کو طاہر القادری صاحب سے اختلاف ہے اور اکابر کرام نے ان کو مسترد وعاق کردیا ہے وہ یہ ہیں کہ

۱۔ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں گستاخان بارگاہِ رسالت اور توہین آمیز کفریہ عبارات پر مذکورہ حکم ارتداد سے طاہر القادری کا مسلسل انکار وانحراف

۲۔ عورت کی نصف دیت

۳۔ مخالفین اہلسنّت شیعہ رافضی، دیوبندی وہابی غیر مقلد علماء وآئمہ کی اقتداء میں جوازِ نماز

۴۔ فوٹو تصاویر وغیرہ

۵۔ داڑھی کی محدود مقدار شرعی داڑھی سے انحراف

۶۔ ادارہ منہاج میں ہر عقیدہ مسلک اور مکاتب فکر کے لوگوں کی شمولیت

۷۔ پروفیسر صاحب کے ہر مکتب فکر کے اجتماعات وجلسوں میں آنا جانا

۸۔ بے پردہ خواتین اور مردوں کے مخلوط اجتماعات

۹۔ بے پردہ خواتین کے ساتھ پروفیسر کی فوٹو بازی وتصاویر سازی اور اخبارات ورسائل میں چھپوانا

۱۰۔ اپنی تعریفوں پر مشتمل عقل شکن خوابوں کی تشہیر وپبلسٹی کرانا کروانا وغیرہ

ان امور سے متعلق پروفیسر صاحب کو چاہیئے کہ اپنے مؤقف اور انداز فکر کی تائید میں علامہ عبدالرشید جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کا تائیدی مقالہ شائع کریں اور اُن کی اصل تحریری دستخطی بقلم خود کاپی شائع کریں۔

دوسری ضروری بات یہ ہے کہ علامہ عبدالرشید صاحب کے متعدد بیانات فتاویٰ واحکام شرعیہ طاہر القادری کے خلاف علماء اہلسنّت کی مختلف کتب ورسائل وجرائد میں شائع ہو چکے ہیں، ان سب سے پروفیسر صاحب علامہ عبدالرشید صاحب کا رجوع نامہ شائع کریں۔

تیسری بات یہ ہے کہ مشہور وممتاز مؤقر اکابر اہلسنّت اور حال میں جامعہ رضویہ منظر اسلام یادگار اعلیٰ حضرت مرکز اہلسنّت بریلی شریف اور جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ کے جو فتاوی شرعیہ آئے ہیں، یہ بتایا جائے کہ ان کے مقابلہ میں اس مبہم اور محض توصیفی بیان کی کیا حیثیت ہے؟

چوتھی بات یہ ہے کہ ہم جناب پروفیسر صاحب کو چیلنج کرتے ہیں وہ علامہ عبدالرشید صاحب مدظلہ کی خدمت میں ہمارے ساتھ چل کر آمنے سامنے بیٹھ کر مذکورہ بالا مسائل وامور پر ان کی تحریری دستخطی تائید حاصل کر کے دکھائیں تو اس بات میں ہم اُن کی صداقت کا لوہا مان لیں گے۔

پروفیسر طاہر القادری صاحب سے متعلق استفسار کرنے والے احباب و حضرات فقیر کے ان دلائل سے یقیناً مطمئن ہو گئے ہوں گے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حضور اقدس سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام و اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ و سرکار سیدنا غوث اعظم یا امام اہلسنّت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم کا نام لینا اور اُن کے فضائل و کمالات بیان کرنا ہی کافی نہیں، جب تک ان سرکاروں کے معاندین و حاسدین اور کھلم کھلا توہین و تنقیص کرنے والے گستاخوں کا بائیکاٹ اور ان کا ردّ و ابطال نہ کیا جائے، زبانی کلامی تعریف و توصیف کچھ معنی نہیں رکھتی۔

دیکھئے تقویۃ الایمان، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہم کتب کی گستاخانہ عبارات کی نوع بنوع تاویلات کرنے والے مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان لکھنؤ بزعم خود کیسے پکے سچے عاشق بن کر لکھتے ہیں: ''ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے سب سے زیادہ بلند مرتبہ ہیں بلکہ دوسری مخلوقات کو آپ سے وہ نسبت بھی نہیں جو ستاروں کو آفتاب سے ہے بلکہ ہمارے اکابر نے تو یہاں تک تصریح کی ہے کہ روضہ اقدس کی وہ پاک اور خوش نصیب مٹی جو جسد اطہر سے ملی ہوئی ہے وہ بھی عرش اعظم سے افضل ہے''۔ ملخصاً (دلکش نظارہ، ص ۵۰)

اسی قسم کی زبانی جمع خرچ کی باتیں قسمیں کھا کھا کر ''الشہاب الثاقب'' کے دروغ گو مصنف نے بھی کی ہیں مگر توہین آمیز گستاخانہ عبارات اور اہل توہین کے متعلق گونگے، کسی بھی قسم کا حکم شرعی بتانے اور لگانے سے قاصر و عاجز رہے۔ یہی حال پروفیسر صاحب اپنی بگڑی ساکھ اور کٹتی ناک کو بچانے اور سینیوں میں خود کو سرخرو کرنے کے لئے ''کیو ٹی وی'' پر بزعم خود بڑے محققانہ اور حکیمانہ انداز میں فضائل بیان کر رہا ہے۔

اگر وہ اپنے ان بیانات اور خطبات میں سچے ہیں تو اُن کے وہ اقوال و فرمودات جو ہم نے نقل کئے اُن سے غیر مشروط و غیر مبہم انداز میں رجوع کریں۔

اکابر علماء اہلسنّت اور اعاظم مفتیان شریعت کے حسب تصریحات اپنی آوارگی فکر کے حامل جدید انداز فکر میں تبدیلی کریں اور امام اہلسنّت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ

عنہ کے مسلک حق کی حدود و قیود میں اپنی منہاج کے مشن کو آگے بڑھائیں تو کسی کو کوئی شکایت ہی نہ ہو مگر اس میں ان کی انانیت سد راہ ہے۔ اُن کی افتاد طبع اور متکبرانہ انداز فکر کے کماحقہ ادراک و مشاہدہ کے بعد ہی تو نبیرۂ اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری الازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا تھا کہ

''پروفیسر صاحب سے دریافت کرنا چاہئے کہ جناب نے اہلسنت و جماعت (جسے بریلویت سے تعبیر کرتے ہیں) کو فرقہ پرستوں سے کیوں گن لیا اور یہ لکھ ڈالا کہ بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیثیت، شیعیت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے؟ جناب کی اس عبارت کے تیور یہ کہتے ہیں کہ اہلسنّت (بریلویت) سمیت کوئی مسلک اسلامی نہیں بلکہ اسلام سے بیزار کرنے والا اور وحشت کا موجب ہے۔ پھر مسلک اسلامی کیا ہے؟۔ پروفیسر صاحب اگر حسام الحرمین کی تصدیق کریں تو خود ان کا یہ سارا کلام دریا برد اور انکار کریں تو دلائل عدمی قبول ہیں ورنہ صریح ہٹ دھرمی اور ان کے لئے بھی وہی احکام جو دیابنہ وغیرہم کے لئے علماء نے ارشاد فرمائے......'' واللہ اعلم۔

اسی طرح کسی قسم کی زبانی جمع خرچ کی باتیں مرکز اہلسنّت دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف کے ایک فتویٰ میں منظر اسلام کے علماء کرام مفتیان عظام نے بہت ہی حقیقت افروز انداز میں واضح فرمایا۔ صاف صاف لکھا کہ ''جو سب کو اچھا کہتا ہے وہ سب سے برا ہے''۔ ملخصاً

اس سے بڑھ کر شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ نے جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی کے متعدد مفتیان کرام کی تصدیقات کے ساتھ فقیر کے نام ایک فتویٰ میں فرمایا ''یہ شخص صلح کلی ہے اور صلح کلیت بے دینیت کی جڑ ہے''۔ الخ

غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ نے غیر مبہم انداز میں فرمایا: ''وہ (پروفیسر) یہ سمجھتا ہے کہ میرے سوا نہ کسی کے پاس علم ہے اور نہ کسی کے پاس عقل ہے، اسے عنقریب اپنی انانیت کا پتہ چل جائے گا...... وہ انانیت سے بھرا ہوا ہے، انتہائی متکبر ہے وہ تو کہتا ہے کہ میں نہ صرف دیابنہ کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں بلکہ یہ حسن ظن رکھتا ہوں کہ اُن کا عقیدہ کفریہ نہیں ہے۔ بہر حال وہ میرے پاس آیا تھا، میں نے اُس سے کہہ دیا ہے کہ آئندہ میرے پاس مت

آنا، مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے جب کسی کے پاس آئے انسانیت کے ساتھ آئے لیکن وہ طاغوت بن کر آتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ کسی بات نہیں مانوں گا، ہر کوئی میری بات مانے، میں سمجھتا ہوں یہ گمراہ ہے"۔ (ماہنامہ البر، لاہور، اگست ۱۹۹۵ء، مدیر اعلیٰ مفتی غلام سرور قادری سابق صوبائی وزیر اوقاف پنجاب، بحوالہ کیسٹ علامہ کاظمی صاحب)

علامہ صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی اطال اللہ عمرہٗ کی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہنامہ السعید ملتان میں مولانا شبیر ہاشمی نے لکھا ہے کہ "پروفیسر طاہر القادری نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے مساوی ہے، حضور غزالی زمان رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل و براہین سے مساوی دیت کا رد فرمایا ہے اور عورت کی نصف دیت کے انکار کو گمراہی قرار دیا اور طاہر القادری صاحب کی اپنے دار العلوم انوار العلوم ملتان کے سالانہ جلسہ میں آمد و شرکت پر پابندی لگادی"۔ (ماہنامہ السعید، ماہ فروری ۱۹۹۶ء)

خود حضرت غزالی زمان علیہ الرحمۃ نے پروفیسر طاہر القادری کی گمراہ کن تحقیق کہ عورت کی دیت مرد کے برابر ہے، پر محققانہ ردّ و ابطال فرماتے ہوئے ایک مستقل کتاب "اسلام میں عورت کی دیت" تصنیف فرمائی، جس میں منکر اجماع کو ضال و مضل (گمراہ اور گمراہ کرنے والا) قرار دیا ہے۔

اسی طرح صدر الشریعت مصنف بہار شریعت علیہ الرحمہ کے خلف اکبر علامہ عبد المصطفیٰ ازہری، شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ، کراچی اور مفتی اعظم کراچی، علامہ مفتی وقار الدین قادری نے "وقار الفتاوی" میں طاہر القادری کے افکار جدیدہ اور مرد کے برابر عورت کی دیت کا ردِّ بلیغ فرمایا ہے اور دار العلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کے سابق مہتمم اور جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ سندھ کے شیخ الحدیث علامہ مفتی تقدس علی خاں صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے مقالہ جواب الجواب میں پروفیسر صاحب کا ردِّ بلیغ فرمایا ہے۔

اُمید ہے کہ فقیر کی یہ تحریر "کیوٹی وی" سن کر استفسار کرنے والے علماء واحباب اہلسنّت کی تشفی کے لئے شافی و کافی ثابت ہو گی۔ فقیر کے پیش کردہ حوالہ جات کو اگر کوئی اپنے منفی جذبہ سے غلط اور خلاف واقع تصور کرتا ہے تو وہ براہِ راست جناب پروفیسر صاحب سے جوابی

لفافہ کے ساتھ وضاحت طلب کرے اور اُن کے جواب کی فوٹو کاپی فقیر کو ارسال کرے اور اگر خود بدولت پروفیسر صاحب مذکورہ حوالہ جات سے اظہار برأت و لاتعلقی کریں تو وہ اپنے ماہنامہ منہاج میں چھاپ دیں کہ میں حسام الحرمین شریفین کے جملہ فتاویٰ تکفیر کی مکمل تائید و حمایت کرتا ہوں اور عورت کی دیت کو مرد کے برابر تحقیق سے رجوع کرتا ہوں۔ تمام فرقہ باطلہ کی اقتداء میں جوازِ نماز کے قول سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ منہاج القرآن کا کسی بھی قسم کے بدمذہب مخالفین اہلسنّت کو رکن و عہدیدار نہیں بنا جائے گا"۔ (و ما علینا الا البلاغ المبین)

قاضی القضاۃ حضور تاج الشریعہ جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خان قادری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ سے

ڈاکٹر طاہر القادری کے تعلق سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات

12 جنوری 2009ء

عرض: طاہر القادری نے کہا ہے کہ ہماری مسجدیں یہودیوں اور Christians (عیسائیوں) کے لئے کھلی ہیں کیونکہ وہ Believers (اہلِ ایمان) میں سے ہیں؟

ارشاد: وہ اپنے بارے میں خبر دے رہا ہے۔ طاہر القادری یہ کہہ رہا ہے کہ وہ Believers میں سے ہیں یعنی ان کو ایمان والا بتا رہا ہے اور قرآن نے جو سرکار ﷺ پر نازل ہوا ان کو کافر کہا تو یہ قرآن کو جھٹلا رہا ہے اور جو قرآن کو جھٹلائے وہ ایمان والا نہیں ہو سکتا۔ وہ یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر کفر کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے تو شروع سے ہی کلمہ نہیں پڑھا اور یہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر سرکار ﷺ کے دین اور اللہ کے دین سے منحرف ہو گیا ہے۔

عرض: طاہر القادری کو لوگ آج کل اس (مذکورہ بالا) وجہ سے طاہر الپادری کہتے ہیں، ایسا کہنے میں کوئی کراہت تو نہیں ہے؟

ارشاد: کراہت کیسی؟ وہ پادری ہی تو ہے، بلکہ پادریوں سے بدتر ہے۔ اس لئے کہ وہ مسلمان کہلا کر اور کلمہ پڑھ کر یہودیوں اور نصرانیوں کا کام کر رہا ہے، یہودی نوازی اور کرسچین نوازی کر رہا ہے، تو وہ حقیقتاً انہیں کا آدمی ہے اور وہ قادری نہیں بلکہ پادری ہی ہے۔

March 22,2009

Question: Recnetly there ara a lot of statments mad by Tahir ul Qadri that there are two types of Khilafat.

1- Political or the Worldly: He says that Hazrat Abu Bakr Siddique Razi o Ta'ala anhu was the first Political Khalifa and he was chosen by the people.

2- Spiritual: Hazrat Ali Razi Allah o Ta'ala Anhu was the first Spiritual Khalifa and he was chosen by Allah, not by the people.

What is the correct view of Ahlus Sunnah Wal jama/ah in this issue and what is the status of Hazrat Abu Bakr Siddique Razi Allah o Ta'ala Anhu in terms of spirituality and Vilayat?

Answer: The statment made by Tahir ul Qadri is totally wrong and he is just misleading the people in a very wrong way. Whatever he claimed is not proved and it will be considered as a blame, as if he is blaming Holy Prophet Muhammad Sallallaho Ta'ala Wasallam, as Holy Prophet Muhammad Sallallaho Ta'ala Alaihe Wasallam has chosen him for his Caliphate and he indicated.

very clearly that after hi demis Abu Bakr will be the first Caliph of Muhammad Sallallaho Ta'ala Alaihe Wasallam and it has been narrated from Hazrat Ali. Hazrat Ali is reported as saying that our Messenger Muhammad Sallallaho Ta'ala Alaihe Wasallam passed away from this holly universe and he was pleased, delighted and happy with Abu Bakr and Holy Prophet Muhammad Sallallaho Ta'ala Alaihe Wasallam has chosen him to lead the congregational prayed at the last moment when he was on the point to pass away from this world. He has chosen him to lead the prayer. Since Holy Prophet Muhammad Sallallaho Ta'ala Aleihe Wasallam has chosen him for this religious action, Hazrat Ali said

we are happy with him regarding our worldly efforts.

(ترجمہ: 22 مارچ 2009ء

عرض: حال ہی میں مولانا طاہر القادری نے کئی بیانات میں کہا کہ خلافت کی دو اقسام ہیں:

۱۔ سیاسی یا دنیاوی خلافت: وہ کہتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سیاسی خلیفہ تھے اور آپ کو عوام نے منتخب کیا تھا۔

۲۔ روحانی خلافت: حضرت علی رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ پہلے روحانی خلیفہ تھے اور آپ کو اللہ نے منتخب کیا تھا نہ کہ عوام نے۔

عرض: اس معاملے میں اہلسنّت و جماعت کا صحیح مؤقف کیا ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روحانیت اور ولایت کے اعتبار سے کیا مقام و مرتبہ ہے؟

ارشاد: طاہر القادری کا بیان بالکل غلط ہے اور وہ بہت غلط انداز سے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ اس کا دعویٰ بے ثبوت ہے اور اسے ایک الزام قرار دیا جائے، جیسے وہ نبی پاک ﷺ کو الزام دے رہا ہے۔ جب کہ نبی پاک محمد ﷺ نے اپنی خلافت کے لئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب کیا اور واضح طور پر ظاہر کر دیا کہ آپ کے وصال کے بعد وہی پہلے خلیفہ ہوں گے۔ اور یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ ابو بکر پر راضی تھے اور خوش تھے اور آپ نے اپنی حیاتِ مقدسہ کے آخری وقت میں جماعت کرانے کے لئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ نے انہیں اس دینی ذمہ داری کے لئے پسند کر لیا تو ہم نے انہیں اپنے دنیاوی معاملات کے لئے پسند کر لیا۔

4 مئی 2009ء

عرض: ڈاکٹر طاہر القادری کی تقاریر اہل سنت کے عقائد پر مبنی ہوتی ہیں اور عشق و محبت پر مبنی ہوتی ہیں تو کیا انہیں سننا چاہئے؟ اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری سنی نہیں، تو

حضرت کیا فرماتے ہیں؟

ارشاد: یہ تو بالکل یقینی بات ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری سنی نہیں ہے اور وہ سنیت کا نام لے کر اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نام لے کر سنیوں کو گمراہ کر رہا ہے اور وہ اپنی گمراہی میں اب بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ وہ یہودیوں Believers (اہلِ ایمان) کہتا ہے اور عیسائیوں کے بارے میں کہتا ہے کہ ہماری مسجدیں عیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہیں اور بہت سارے کفریات وہ بکتا ہے، لہٰذا ایسے شخص کی تقریر اگرچہ بظاہر اپنی سمجھ میں کوئی خلافِ شرع یا خلافِ عقیدہ بات نہ ہو، لیکن ایسے شخص کی تقریر سننا اس بات کا موجب ہے کہ دل کا جھکاؤ اس کی طرف ہوگا اور جب دل کا جھکاؤ اس کی طرف طرف ہو تو شرعاً یہ بھی منع ہے:

﴿وَ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ (سورۂ ہود: 113)

جو ظالم ہیں ان کی طرف جھکو مت ورنہ تم کو جہنم کی آگ چھوئے گی۔

جب دل کا جھکاؤ اس کی طرف ہوگا تو ظاہری بات ہے کہ تعظیم اور محبت کے ساتھ ہوگا اور مرتد کی تعظیم کرنا اور اس سے محبت کرنا منافیٔ ایمان ہے اور غارت گرِ ایمان ہے۔ اس لئے اپنے ایمان کو بچانے کے لئے لوگوں کو چاہئے کہ بدمذہبوں کا لٹریچر پڑھنے، ان کے وعظ اور ان کی تقاریر سننے سے پرہیز کریں۔

24 مئی 2009ء

عرض: ڈاکٹر طاہر القادری کے مریدین اور محبین کا اعتراض ہے کہ سیدی تاج الشریعہ اور دیگر علماء کو لوگوں کو ڈاکٹر صاحب کے بارے میں غلط اطلاعیں دیں، جس کے مطابق انہوں نے بغیر تحقیق کئے فتویٰ جاری فرما دیا۔ حضرت اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ اور وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر ڈاکٹر طاہر القادری سنی نہیں؟ کیا صرف دیت کے معاملے میں فتویٰ دیا جاتا ہے یا اور بھی کچھ معاملات ہیں؟ تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

ارشاد: دیت کے معاملے میں بھی طاہر القادری نے حضرت امام مالک رضی اللہ تبارک و

تعالیٰ عنہ کے مذہب کے خلاف لکھا اور طاہر القادری کے استاد حضرت علامہ احمد سعید کاظمی نے طاہر القادری کا رد لکھا۔ دیت کے مسئلے میں اختلاف تو غیر مقلدیت ہے اور صرف دیت کا معاملہ نہیں ہے، اس کے علاوہ طاہر القادری نے ایک کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے'' لکھی جو میں نے خود دیکھی، اس میں طاہر القادری نے صاف صاف یہ لکھا ہے کہ دیوبندیت، بریلویت، شیعیت میں کوئی فرق نہیں ہے، صرف تعبیری اختلاف ہے اور سب ایک ہیں اور اسی میں یہ لکھا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے کسی ایک فرقے کو نجات کا پروانہ نہیں دیا ہے اور ساؤتھ افریقہ میں ہم لوگ (میں اور حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب اعظمی) موجود تھے اور ہم نے طاہر القادری کو مناظرے کی دعوت دی اور وہ ہمارے سوالات کا جواب دیئے بغیر وہاں سے فرار ہو گیا اور ہمارے سوالات کا اس نے جواب نہیں دیا اور اب تو یہ بھی متعدد لوگوں سے سنا جا رہا ہے کہ وہ یہودیوں کو Believers یعنی اہلِ ایمان بتاتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ ہماری مسجدیں عیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہیں اور دید و شنید رسالے میں اس نے صاف صاف لکھا ہے کہ میری نماز تو دیوبندیوں، نجدیوں اور وہابیوں کے پیچھے ہو جاتی ہے اور اس کا عمل بھی یہ ہے کہ جب بنوری ٹاؤن میں جاتا ہے تو وہاں نماز پڑھتا ہے اور منہاج القرآن میں جب بنوری ٹاؤن کے لوگ آتے ہیں تو ان دیوبندیوں کے پیچھے وہ نماز پڑھتا ہے۔ یہ ساری وجوہ محقق ہیں، معلوم ہیں اور ان کے بارے میں یہ ساری باتیں متواتر ہیں۔ ان وجوہ کی بناء پر ہم لوگ طاہر القادری کو سنی نہیں جانتے ہیں اور یہ غلط ہے کہ ہمیں کسی نے غلط اطلاع دی ہے اور ہم نے بغیر تحقیق کے اس کے بارے میں فتویٰ دیا ہے۔

16 جون 2009ء

عرض: کسی ایسے عالم دین کا جو ڈاکٹر طاہر القادری کو سنی مانتا ہو اور اس کے پروگرام میں بھی شرکت کرتا ہو اس کا انتقال ہو جائے تو کیا اس کے لئے دعائے مغفرت یا فاتحہ پڑھی جائے گی؟

ارشاد: یہ تو اس پر موقوف ہے کہ عالم دین طاہر القادری کے کفریہ عقائد سے مطلع تھے یا

نہیں۔ اگر مطلع تھے تو ان کا حکم وہی ہے جو طاہر القادری کا حکم ہے اور اگر ان کو اطلاع نہیں تھی تو اس صورت میں ان پر وہ حکم نہیں ہے اور ان کی دعائے مغفرت اور ان کے لئے فاتحہ پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔

June 21, 2009

Question: Thir ul Qadri has challanged any one in one of his lectures, for any Alim to prove that it is wajib to keep one fist beard out of shariah or hassan hadees. Is his challenge right?

Answer: No, he is not right and he has just violated not only the Hanafi school of thought but he has gone against all the Aimma because all four Aimma, Imama-e-Azam Abu Hanifa, Imam Shafi'i, Imam Malik, Imama Ahmed bin Hambal, all Aimma have stated unanimously that it is haram to keep the beard less than one fist.

(ترجمہ: 21 جون 2009ء

عرض: طاہر القادری نے اپنے ایک خطاب میں چیلنج کیا ہے کہ کوئی بھی عالم شریعت کے تحت یا حدیثِ حسن سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ایک قبضہ داڑھی رکھنا واجب ہے۔ کیا اس کا یہ چیلنج درست ہے؟

ارشاد: نہیں، وہ حق پر نہیں ہے اور اس نے نہ صرف حنفی مذہب کی خلاف ورزی کی ہے بلکہ اس نے تمام ائمہ سے الگ راہ اختیار کی ہے، کیونکہ چاروں ائمہ: امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ ایک قبضہ سے کم داڑھی رکھنا حرام ہے۔

11 اکتوبر 2009ء

عرض: طاہر القادری کہتا ہے کہ پیر مہر علی شاہ علمائے فرنگی محل، مولانا ارشاد حسین

رامپوری اور حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری کو بھی دیوبندیوں کی عبارتیں پیش کی گئیں، مگر ان علماء نے پھر بھی سکوت کیا، تو جو تکفیر کرتے ہیں وہ بھی صحیح ہیں اور جو سکوت کرتے ہیں وہ بھی ٹھیک کرتے ہیں۔ حضرت کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ارشاد: طاہر القادری کا بیان غلط ہے اور طاہر القادری نے جن لوگوں کے متعلق یہ بات کہی وہ نا قابلِ یقین ہے اس پر کان دھرنا جائز نہیں ہے۔

21 فروری 2010ء

عرض: کیا طاہر القادری کی کتابوں کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے؟

ارشاد: یہ مسئلہ تو لوگ بار بار پوچھتے ہیں اور طاہر القادری کے عقائد اور اس کے احوال اور خاص طور سے اب انٹرنیٹ پر اور دوسرے ذرائع سے جو اس کے حالات معلوم ہو رہے ہیں، ان کی روشنی میں یہ لوگ خود فیصلہ کریں کہ طاہر القادری کس قسم کا آدمی ہے اور اس کی کتابوں کا مطالعہ دین کے لئے کتنا فائدہ مند ہے۔

March 21, 2010

Question: There is a peer sahib who trims his beard. He beleives that this Salah is accepted behind tha badmazhabs. He also says that Tahir ul Qadri is a sunni. What is the ruling on him being peer and what his mureeds?

Answer: He is not quailfied according to Shariah to be a peer for committing the sin by trimming his hair. Moreover he is a misled as he violated the Shariah in his statement regarding performing the salat behind the badmazhabs and by confirming Tahir ul Qadri as a Sunni. His mureeds ara advised not to follow him. Othervise they are just like him.

(ترجمہ: 21 مارچ 2010ء

عرض: ایک پیر صاحب اپنی داڑھی ترشواتے ہیں، وہ بدمذہبوں کے پیچھے نماز ادا کرنا درست سمجھتے ہیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ طاہر القادری سنی ہے، ان کی پیری اور ان کے مریدوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ارشاد: اپنی داڑھی حدِ شرعی (ایک قبضہ) سے کم کرانے کا گناہ کرنے کے باعث وہ شریعت کی نظر میں پیری کا اہل نہیں ہے۔ مزید برآں وہ گمراہ ہے، کیونکہ بدمذہبوں کے پیچھے نماز کے جواز کا قول کر کے اور طاہر القادری کو سنی قرار دے کر اس نے شریعت کی خلاف ورزی کی ہے، اس کے مریدوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس کی پیروی نہ کریں ورنہ بھی اس کی طرح گمراہ قرار پائیں گے۔

15 اگست 2010ء

عرض: جدہ کے سیشن میں حضرت سے سوال ہوا تھا کہ ''بدمذہبی حد کفر کو پہنچنے کے بارے میں کچھ تفصیل فرمادیں'' کیا طاہر القادری کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچ چکی ہے؟

ارشاد: طاہر القادری کے مختلف بیانات اور اس کی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے'' یا ''فرقہ پرستی کا خاتمہ'' اس میں بہت سارے مقالات اور کلمات اور عبارات کفریہ موجود ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے نزدیک یہ ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہتر یا تہتر فرقوں میں سے کسی کو نجات کا پیمانہ نہیں دیا، اس طور پر اس کے قول سے یہ لازم آتا ہے کہ نہ اہل سنت ناجی ہیں اور دوسرے بھی ناجی نہیں ہیں۔ اور یہ کہتا ہے کہ جتنے فرقے ہیں سنی اور غیر سنی ان میں سب میں تعبیری اور تشریحی اختلاف ہے۔ اور باقی سب ایک ہیں اور اس کے علاوہ بہت سارے اس کے کفریات ہیں، ''دید وشنید'' وغیرہ میں اور دوسری کتابوں میں اور انٹرنیٹ پر اب تو اس کے اقوال اور اس کے ایکشن اور اس کے کلمات وغیرہ سب دستیاب ہیں۔ وہاں سے آپ جا کر معلوم کر سکتے ہیں، لہٰذا اس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچنے میں کوئی شک نہیں۔

12 اکتوبر 2010ء

عرض: ڈاکٹر طاہر کو عوام ان کے عیسائیوں کے ساتھ عیسائی تہوار منانے اور دیگر گمراہیوں کی بناء پر ڈاکٹر پادری کہتے ہیں، تو کچھ حضرات اعتراض کرتے ہیں کہ پادری کہنا تو چونکہ کفار سے تشبیہ دینا ہے، لہٰذا ایسا کہنا تکفیر کے زمرے میں آتا ہے۔ تفصیلی جواب عنایت فرمائیں کہ ڈاکٹر طاہر کو ڈاکٹر پادری کہنا اس کی تکفیر ہے یا نہیں؟ اور کیا علماء نے ڈاکٹر طاہر کی تکفیر کی ہے یا صرف گمراہی کا فتوی ہے؟

ارشاد: ڈاکٹر طاہر القادری نے فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے کتاب لکھی اور اس میں اس نے کئی جگہ صاف صاف یہ لکھا کہ بریلویت اور دیوبندیت، شیعیت وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہ صرف تعبیری اختلاف ہے، تشریحی اختلاف ہے، یعنی اس کے نزدیک دیوبندی جس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی اور رافضی جن کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی، اور عوام و خواص سب ان کے کفر سے واقف ہیں، وہ ان کو مسلمان سمجھتا ہے اور سنی صحیح العقیدہ جن کو عوام کی اصطلاح میں بریلوی کہا جاتا ہے، ان سے ملاتا ہے، یہ اس کا کھلا کفر ہے، اس کے علاوہ دید وشنید وغیرہ میں دیوبندیوں وغیرہم کے پیچھے وہ نماز کو جائز کہتا ہے بلکہ اپنا عمل بتاتا ہے کہ جب موقع ملتا ہے وہ پڑھ بھی لیتا ہے، اس کے علاوہ اب عوام اور خواص انٹرنیٹ پر اور ویڈیو پر جو اس کے کلمات اور اس کی حرکات اور اقوال و افعال جن سے ان کی کفر نوازی، یہودیت نوازی، عیسائیت نوازی اس سے خوب واقف ہیں، اسی بناء پر اس کو پادری کہتے ہیں اور جو لوگ اس کے اقوال کفریہ اور ان حرکات شنیعہ کی وجہ سے اس کی وہ تکفیر کرتے ہیں، اس میں وہ حق بجانب ہیں۔

عرض: انٹرنیٹ پر آج کل منہاج القرآن والے ایک سوال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، کہ شیخ ہاشم البدر المدنی جن کے خاندان کے پاس چار سو سال سے آقائے دوجہاں ﷺ کے در اقدس کی چابیاں ہیں، وہ مدینہ منورہ سے پاکستان ڈاکٹر طاہر کے ساتھ میلاد منانے آئے اور پھر شیخ ہاشم البدر نے تین بار اللہ عزوجل کی قسم کھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈاکٹر طاہر کو

سلام بھیجا ہے اور اس کی ویڈیو بھی دکھاتے ہیں۔ تو کیا انہوں نے جھوٹی قسم کھائی اور اگر نہیں تو پھر ڈاکٹر طاہر پر اعتراض کرنے والے کیا ایسے شخص پر اعتراض کرتے ہیں جسے خود سرکار دو جہاں ﷺ سلام بھیجتے ہیں؟

ارشاد: یہ تو منہاجیوں کا اپنا خیال ہے، انہوں نے ہاشم البدر المدنی سے جو بیان منسوب کیا، اس کے بارے میں وہی جان سکتے ہیں، اس پر ہم کیا تبصرہ کر سکتے ہیں اور اس کے جو عقائد فرقہ پرستی کا خاتمہ اور دید وشنید وغیرہ میں ہیں، ان کی پردہ پوشی کا یہ اچھا ذریعہ ہے کہ اس کے بارے میں اب یہ مشہور کر دیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کا سلام آیا اور یہ سب دروغ بے فروغ ہے اور اس ذریعہ سے اپنے عقائد پر پردہ ڈالنا اور اصل بات کو چھپانا اور اس سے توجہ ہٹانا ہے یہ قابل یقین نہیں۔

17 اکتوبر 2010ء

عرض: پچھلے سیشن میں حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ ڈاکٹر طاہر القادری کے اقوال وعمل پر تکفیر کرتے ہیں، وہ حق پر ہیں تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ حضرت ان کی تکفیر کی تائید فرماتے ہیں؟

ارشاد: بے شک طاہر القادری کے بکثرت کلمات اور ''فرقہ پرستی کا خاتمہ'' جو کتاب اس نے لکھی میں جگہ جگہ اس کے کلمات سے یہی ظاہر ہے کہ بریلویت، دیوبندیت، شیعیت وغیرہ شیعہ اور دیوبندی جن پر ان کے عقائد کفریہ کی وجہ سے حکم کفر ہے، اور علمائے حرمین شریفین نے ان کو کافر کہا، اس کے مکرر کلمات سے یہ ثابت ہے کہ وہ ان کی تکفیر کا قائل نہیں ہے اور دیوبندیوں پر حکم کفر ثابت ہو چکا ہے، اب اس میں جو ان کے کلمات کفریہ پر مطلع ہو کر ان کو کافر نہ جانے حسام الحرمین کی رو سے وہ انہیں کی طرح، جو حکم دیوبندیوں کا ہے وہی حکم اس شخص کا ہے۔

5 دسمبر 2010ء

عرض: آج کل ایک اصطلاح ''صلح کلیت'' بہت سنی جا رہی ہے، گزارش ہے کہ اس

اصطلاح کی وضاحت فرمادیں کہ صلح کلیت کیا ہے؟ اور صلح کلی ہے وہ اہلسنت و جماعت میں سے ہے یا نہیں؟

ارشاد: صلح کلی کی اصطلاح آج کل بہت سنی جارہی ہے اس کا تیور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سائل یا کوئی صاحب اس لفظ پر معترض ہیں، صلح کلیت کی اصطلاح یہ آج کل کی نہیں ہے، بلکہ جب سے ندوہ فارم ہوا، اس کی تشکیل ہوئی اور ندوے والوں نے یہ نعرہ دیا کہ وہابی دیوبندی، رافضی اور سنی سب سے اتحاد فرض ہے، اور سب ایک ہیں عقیدۃً، جب انہوں نے یہ عقیدہ بنایا، تو علماء اہلسنّت و جماعت نے ان کارڈ کیا اور سب سے بڑا حصہ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ اور حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب تاج الفحول بدایونی علیہ الرحمہ کا رہا، ان حضرات نے تقریراً اور تحریراً ندوے کا بھرپور ردّ کیا، اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کی اس سلسلے میں ایک دو نہیں مستقل متعدد تصانیف ہیں اور فتاویٰ رضویہ میں مستقل متعدد فتوؤں میں ردّ ندوہ موجود ہے، ندوے کا ردّ تو شد و مد سے ہوا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر دے امام اہلسنّت اور ان کا حاشیہ نشیں، اور ان کے شاگرد اور خلفاء کو اور دیگر علمائے اہلسنّت و جماعت کو کہ انہوں نے ہر بدمذہبی کا ردّ کیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ردّ ندوہ بھی کیا، اب یہ قرب قیامت ہے کہ اہلسنّت و جماعت محدود ہوتے جارہے ہیں، اور ایسی سوچ والے کہ جن کی سوچ یہ ہے، جیسے طاہر القادری اور ان کی مثل بہت سے یہ سوچ رکھتے ہیں کہ دیوبندی دیوبندیت، بریلویت، وہابیت، شیعیت ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور یہ تعبیری اختلاف ہے، یہ تشریحی اختلاف ہے۔ اور سب کو ایک کرنا چاہتے ہیں اور اس قسم کے لوگ اب بہت زیادہ پھیل رہے ہیں تو جو یہ عقیدہ رکھے کہ وہابی بھی صحیح ہے، دیوبندی بھی صحیح ہے، رافضی بھی صحیح ہے، سنی بھی صحیح ہے، تو وہ سنی نہیں ہے باقی وہ سب کچھ ہے۔

طاہر القادری احکام شرع کی زد میں

از: شہزادۂ حضور صدر الشریعہ حضور محدث کبیر حضرت علامہ الحاج
الشاہ ضیاء المصطفیٰ رضوی امجدی صاحب قبلہ، گھوسی، مئو، یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم، اما بعد

مجھ سے یہ پوچھا گیا ہے کہ طاہر القادری کے سلسلے میں کیا باتیں سنی جاتی ہیں اور ثابت ہیں اور اس پر حکم شرع کیا عائد ہوتا ہے؟

تو اس کے جواب میں مجھے عرض کرنا ہے کہ طاہر القادری دراصل شروع ہی سے غلط روی کا شکار تھا اور اس کے دماغ میں بڑے بننے اور مشہور ہونے کا خبط سوار تھا، اس بنا پر اس نے اہلسنّت و جماعت کے موقف سے ہٹ کر بہت ساری باتیں کہنی شروع کیں، آہستہ آہستہ اس کے اس کام میں یعنی غلط روی میں ترقی ہوتی رہی، پھر اس نے یہاں تک کیا کہ جتنے فرقے اسلام کے نام پر اس وقت موجود ہیں، جن میں وہابیہ، دیوبندی، غیر مقلدین، جماعت اسلامی اور رافضی شیعہ اپنے تمام اقسام کے ساتھ، ان تمام فرقوں کو اس نے مسلمان قرار دیا اور یہ کہا کہ ان فرقوں میں جو کچھ باہمی اختلاف ہیں، وہ سب فروعی ہیں، بنیادی عقیدوں میں کوئی اختلاف نہیں، حالانکہ یہ بات اپنی جگہ پر طے ہے کہ ان فرقوں سے ہمارا اختلاف بنیادی ہے، اور کچھ بنیادی کے قریب ہے مثلاً ہمارا دیوبندیوں سے جو اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی انہوں نے توہین کی ہے۔

اور اس پر حرمین طیبین کے اکابر علماء نے جو اعلیٰ حضرت کے زمانے کے تھے، انہوں نے اس پر کفر کا فتویٰ دیا اور بعد میں شام اور عراق اور ہند و سندھ کے اور مختلف علاقوں کے لوگوں نے جن میں حل و حرم کے علمائے ربانیین نے ان کی تکفیر کا فتویٰ دیا، اسی طرح شیعہ جو کئی ضروریات دین کے منکر ہیں مثلاً وہ لوگ قرآن کو یا تو ناقص کہتے ہیں، یا حضرت عثمان غنی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کا گڑھا ہوا بتاتے ہیں اور یہ دونوں بالکل کفر صریح ہے اور آدمی اس باطل عقیدے کو رکھنے کے بعد کافر محض مرتد ہو جاتا ہے، حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر وہ تہمت لگاتے ہیں اور یہ بھی قرآن مجید کی تکذیب ہے، اسی طرح وہ خلفائے راشدین میں تین بزرگ خلفاء کو کافر کہتے ہیں، تو ان وجوہ کی بناء پر ان شیعوں پر کفر عائد ہوتا ہے۔ اور یہ غیر مقلدین تقلید کے منکر ہیں اور ان کافروں کو کافر کہنے کے بھی منکر ہیں، اس بناء پر ان پر بھی تکفیر ہوتی ہے یا کم سے کم گمراہی کا حکم ہوتا ہے اور گمراہی بھی یہ بنیادی اختلافوں کے بالکل قریب آ جاتا ہے، اس بناء پر انہوں نے جو یہ کہا کہ میں ان شیعوں اور دیوبندیوں اور اہلحدیث کے پیچھے نماز پڑھنا نہ صرف جائز سمجھتا ہوں بلکہ جب موقع ملتا ہے پڑھ لیتا ہوں۔ تو یہ پاکستان کے علمائے کرام نے ان وجوہ کی بناء پر اس کی تکفیر کی۔ تقریباً پندرہ بیس سال پہلے پاکستان کے علماء نے اتفاق کر کے تکفیر کی، جن میں اکابر علمائے اہلسنّت جو وہاں کے تھے وہ سب شریک تھے۔

اس کے علاوہ اب اس نے ایک اور ترقی یہ کی کہ اس نے شیعوں سے اتحاد کیا اور شیعوں کے موافق تقریر کی خمینی کی تائید میں، اسی طرح خمینی کے مرنے پر اس کی تعزیت میں تقریر کرتے کرتے کہا کہ خمینی بالکل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح تھے اور ان کا راستہ صحیح راستہ تھا، تو یہ خمینی جس نے کہ خلفائے راشدین کی شان میں گستاخیاں کیں اور قرآن مجید کو اس نے ناقص مانا وغیرہ وغیرہ اور اس بناء پر اس پر کفر عائد ہوتا ہے۔

اور پھر اس کے بعد انہوں نے مزید ترقی کر کے ایک فوم قائم کیا، یعنی ایک کمیٹی بنائی، جس کا نام رکھا: ''مسلم کرشچن ڈائلاگ فورم'' اس میں تقریر کرتے ہوئے اس نے یہ کہا: (جو تقریر اس کے رسالہ منہاج القرآن کے فروری ۲۰۰۸ء میں شائع ہوئی)۔'' اس میں یہ کہا کہ آدمی کتنا ہی حج کرے یا نماز پڑھے، روزہ رکھے، زکوٰۃ دے، صدقات و خیرات کرے، کتنی ہی نیکیاں کرے، لیکن اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہے اور اسے اسلام سے کوئی تعلق نہیں، تو آج ہم مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے قائل ہیں اور یہ لوگ جو کرشچن ہیں اور پادری لوگ ہیں، یہ لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں کہ جیسے وہ مانتے ہیں عیسیٰ

علیہ السلام کو اللہ کا نبی، ہم بھی مانتے ہیں اور ان کو کافر کہنا غلط ہے۔ بی لیورز (Believers) اور نان بی لیورز (Non Believers) میں پوری دنیا بٹی ہے۔ بی لیورز (Believers) میں مسلمان اور یہ کرسچن اور یہودی آتے ہیں اور باقی نان بی لیورز (Non Believers) ہیں۔ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ تقریر کی، مگر سرکار دو عالم ﷺ کی نبوت کا جو قائل نہ ہو اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کہی، تاکہ کرسچنوں کے کفر کا راستہ نہ کھلے۔ بلکہ یہ کہا کہ ان کو کفار میں شمار کرنا، یہود و نصاریٰ کو کفار میں شمار کرنا، یہ قرآن کی تعلیمات اور قرآن کے احکام کے خلاف ہے، اور ان کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔ حالانکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔ یہ ایک الگ اس کی وجہ تکفیر ہوئی۔

پھر تیسری بات یہ اس نے آج کل پیدا کی، کہ اس نے انگلینڈ میں ایک کانفرنس کی اور اس میں مدعو کیا مسلمانوں کو، بدھسٹ کو، ہندوؤں کو، جینیوں کو، یہودیوں کو اور عیسائیوں کو۔ اور اس میں کہا کہ جتنے بھی مذہب کے ماننے والے لوگ ہیں، دنیا میں وہ سب خدا کو مانتے ہیں، کوئی اس کو اللہ کہتا ہے، کوئی کرشنا کہتا ہے، کوئی گوڈ (god) کہتا ہے، تو سب خدا کے ماننے والے ہیں، لہٰذا سب خدا تک پہنچے ہوئے ہیں، بیچ میں کوئی ان کو خدا تک پہنچنے سے روک نہیں سکتا، اس لئے اگرچہ وہ لوگ اپنے اپنے طور پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں، وہ اپنی اپنی زبانوں اور اپنے اپنے طریقوں پر وہ سب صحیح ہیں اور سب حق پر ہیں۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ میں بھی اپنے خدا کا ذکر کروں گا اور آپ لوگ بھی جس جس طرح سے اپنے یہاں ذکر کرتے ہیں میرے بعد ذکر کریں گے، پھر لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ کا ذکر کیا، جسے مسلمانوں نے پڑھا اور کسی نے نہ پڑھا۔ پھر اس نے ہندوؤں سے کہا، آپ لوگ جیسے ذکر کرتے ہیں ویسے کیجئے، تو ان لوگوں نے ہرے کرشنا ہرے کرشنا پڑھا، تو ان کے ساتھ اس نے بھی پڑھا۔ اور پھر بدھسٹ نے، جینیوں نے، یہودیوں نے، نصاریٰ نے جس طرح ذکر کیا، اس نے بھی اسی طرح سے ذکر کیا۔

اور اس نے جس وقت کرسمس ڈے منایا، تو اس میں کرسچنوں کا وہ ترانہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیرہ کے بارے میں پڑھا جاتا ہے، وہ خود بھی پڑھا

اور اس کے ساتھ جتنے بھی اس کی کمیٹی کے لوگ تھے، سب نے کرشچنوں کے ساتھ مل کر پڑھا، جس میں کئی جملے کفر کے بھی بھرے ہوئے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک خدا کا پیدا کرنے والا، یہ سب کہا ہے۔ تو اب ان بنیادوں پر اس کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، یہ حکم شرع ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو اس سے اجتناب کرنا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے، اس کے فتنوں سے بچائے، یہ ایک ایسا نیا فتنہ ہے کہ جس فتنے کو جگانے کے لئے حکومتیں بھی اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں اور اس کے بیانات کرا رہی ہیں، وہی آج یہاں ہندوستان میں بھی ہو رہا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمانوں کو بچائے اور مسلمانوں پر اس کے بیانات سننے اور اس کے بیانات پڑھنے اور اس کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے پرہیز کرنا واجب ہے، صرف اس شخص کو جائز ہے جو کہ اس سے مناظرہ کرنا چاہتا ہو، یا اس کے عیوب دنیا میں ظاہر کرنا چاہتا ہو کہ اس میں دینی خامیاں کیا کیا ہیں؟ ظاہر کرنا چاہتا ہے، وہی پڑھ سکتا ہے اور دوسرے لوگ نہیں پڑھ سکتے۔ بس اتنا میں نے بیان کیا جو بہت اجمال ہے، تفصیل کے لئے وقت چاہئے، اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان پر سلامتی اور استقامت عطا فرمائے اور ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھائے۔

و آخر دعوانا عن الحمد لله رب العالمين

و صلى الله على النبى الكريم و آله و أصحابه أجمعين

پروفیسر طاہر القادری ایک لمحۂ فکریہ

از: علامہ محمد احمد مصباحی، مفتی محمد نظام الدین رضوی،
مولانا یاسین اختر مصباحی، مبارکپور

ہندوستان (ہندو پاک و بنگلہ دیش) کے اندر اسلام کی روشنی عہد صحابہ کرام میں پہنچی اور اسلامی دُعاۃ و مبلغین و صوفیہ و مشائخ عظام کی مخلصانہ دعوت و تبلیغ کے ذریعہ ہزاروں لاکھوں افراد مشرف باسلام ہوئے اور شب و روز یہ تعداد بڑھتی اور ہر خطۂ ہند میں اسلام کی روشنی پھیلتی چلی گئی۔

ایک طویل مدت کے بعد مسلم تاریخِ ہند میں اسلام کی صورت مسخ کرنے اور اہل اسلام کی شناخت ختم کرنے کا ایک سنگین حادثہ و مرحلہ اس وقت پیش آیا جب مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر نے اپنے دربار میں ہر مذہب کے پیشواؤں کو جمع کر کے ان کے مذہب کی تعلیمات واحکام سننے کا ایک سلسلہ شروع کیا، اور خود اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ سب کی اچھی باتوں کا انتخاب کر کے کیوں نہ میں خود ہی ایک مذہب بنا لوں، اور اسے سارے ہندوستان میں رائج کر دوں۔ چنانچہ اس نے ''دین الٰہی'' کے نام سے ایک ''معجون مرکب'' تیار کرایا اور شاہانہ سرپرستی میں اسے پھیلانے کے اس نے سارے انتظامات بھی کر دیئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر دے اور اپنی رحمتوں سے نوازے، حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی، ومجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی کو کہ ان دونوں حضرات نے خصوصاً اور بعض دیگر حضرات نے عموماً اس فتنہ کا اپنے اپنے انداز میں مقابلہ کیا اور اس کے امنڈتے ہوئے سیلاب سے مسلم آبادیوں کو محفوظ کیا۔

مسلمانان ہند صدیوں بعد دوبارہ اس طرح کے حالات سے اس وقت دوچار ہوئے، جب ۱۹۲۰ء میں تحریک ترک موالات جسے تحریک عدم تعاون (نان کوآپریشن موومنٹ) بھی کہا جاتا ہے، اس کی آندھی چلی، اور اس کے بعض لیڈروں نے ایک ایسا نیا مذہب بنانے کی

در پردہ سازش کی، جو ہندو مسلم کا فرق اور امتیاز مٹا دے، اور سنگم و پریاگ کو مقدس مقام قرار دے۔ اس نازک موڑ پر امام اہل سنّت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ محمد احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی (۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) اور آپ کے بعض دیگر ہم خیال علماء و مشائخ اہل سنت نے اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ اس فتنے کی سرکوبی کر کے مسلمانان ہند کے ایمان و عقیدے کو محفوظ رکھا اور استقامت دین و غیرت ملی کا عظیم نمونہ پیش کیا۔

ذہانت و صلاحیت اللہ ربّ العزت کی عطا کردہ ایک بڑی نعمت ہے، جس کا صحیح استعمال خلق خدا کے لئے باعث رحمت ہے۔ بندۂ مومن اور عالم ربانی اس عطیۂ خداوندی سے ساری انسانیت کو فیض پہنچا کر باعث رشد و ہدایت بنتا ہے اور اسے اللہ کے پسندیدہ دین اسلام سے قریب کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے، اور یہ اس وقت ہوتا، جب سلامتی فطرت، سعادت قلب اور توفیق الٰہی اسے حاصل اور شریک حاصل ہو۔

بعض اوقات یہ ذہانت و صلاحیت انسان کے لئے فتنہ و آزمائش کا سبب بن جاتی ہے۔ وہ اپنے علم و عقل پر بے جا اعتماد کر کے خودسری کا شکار ہو جاتا ہے، اسلاف و اکابر کی حرف گیری و انگشت نمائی اس کا مشغلہ بن جاتا ہے۔ کیا نیا کر گزرنے اور اپنی طرف لوگوں کو متوجہ کر کے ان کے درمیان مشہور و مقبول ہونے کا جذبہ اسے راہِ حق اور راہِ اعتدال سے دور کرنے لگتا ہے۔ مسلمہ حقائق اور متفقہ احکام سے عدول و انحراف کر کے اپنی تحقیقات اور نئے خیالات پیش کرنے لگتا ہے۔ اپنے تخیل و زور بیان و قوت تحریر کا مظاہرہ کرتے ہوئے سواد اعظم اہل سنّت کے درمیان اپنا ممتاز مقام بنا کر اپنی مخصوص جماعت بنانے کی تدبیر کرنے لگتا ہے اور رفتہ رفتہ اپنے ہم مزاج و ہم خیال افراد کو منظم کر کے ایک نئے فرقہ کا بانی بن جاتا ہے۔ اس طرح کی متعدد مثالیں خود ہمارے ہندوستان (متحدہ ہندوستان بشمول ہند و پاک و بنگلہ دیش) کے اندر موجود ہے، جنہیں عوام و خواص اچھی طرح جانتے ہیں۔

پندار علم اور عقلیت پرستی نے ہندوستان کی جن معروف شخصیتوں کو اپنی گرفت میں لے کر انہیں غلط راہ پر ڈالا، اور اپنی تحقیق و اجتہاد کا نشہ جنہیں صحیح منزل سے بہت دور لے گیا۔ ان میں سر سید احمد خان و عنایت اللہ مشرقی و ابوالکلام آزاد کے نام نمایاں ہیں۔ موجودہ لوگوں میں

اسی طرح ایک نام وحید الدین خان (نئی دہلی) کا بھی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں کی آفتوں و بلاؤں اور ان کی گمراہیوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے، اور انہیں اپنے اسلاف و اکابر اہل سنّت کے نقش قدم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ و السلام

ادراہ منہاج القرآن لاہور کے بانی پروفیسر طاہر القادری اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے پاک و ہند اور بعض دیگر ممالک کے بہت سے مسلمانوں کے لئے مرکز توجہ بنتے جا رہے ہیں۔ ان کے خیالات بہت سے لوگوں کے دل و دماغ کو متأثر کرتے ہیں۔

پروفیسر طاہر القادری کی کتاب زندگی اور مجموعۂ خیالات کا ایک پہلو یہ ہے کہ انہوں نے بعض عقائد و معمولاتِ اہل سنّت کو اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے بڑے ہی مدلل اور پرکشش انداز میں پیش کیا، جس کا اثر یہ ہے کہ بہت سے سنی مسلمان انہیں مذہبِ اہل سنّت کا بہترین مبلغ و ترجمان سمجھنے لگے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ کہ ان کی تحریر و تقریر کے ذریعے ایک نئے قسم کا رجحان پیدا ہو رہا ہے اور نئے خیالات جنم لے رہے ہیں۔ ان کی تحقیق و اجتہاد سے انتشار و فتنے کے نئے دروازے کھل رہے ہیں اور دینی و علمی حلقوں میں ان کی ذات اور فکر و تحریک موضوع بحث بن چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنّت پاک و ہند کسی بڑے خطرے کی بو محسوس کرنے کے بعد سے ہی سخت اضطراب و بے چینی میں مبتلا ہیں اور وہ اس کا سد باب کرنے کی مختلف تدابیر پر تبادلۂ خیال اور غور و فکر کر رہے ہیں۔ اور پاکستان میں اپنے مضامین اور رسائل و کتب کے ذریعے برسوں سے اظہار خیال بھی کر رہے ہیں۔

ابھی ایک تازہ واقعہ یہ ہوا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے انگلستان میں مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی ایک مشترکہ کانفرنس کی، جس میں سب نے اپنے اپنے عقائد کے مطابق شرکاء و حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے اپنے عقیدے کے مطابق دعائیں کیں۔ اس کانفرنس میں بعض محرکات و کفریات کا بھی ارتکاب ہوا، جنہیں پروفیسر طاہر القادری نے برداشت کیا، اور ان کی طرف سے کسی تردید و انکار اظہار نہیں ہوا۔ سی ڈی ہندوستان میں بھی گشت کر رہی

ہے اور اسے بآسانی حاصل کر کے کوئی بھی شخص بذاتِ خود سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔

پروفیسر طاہر القادری کی تجدّد پسندی اور ان کی ''تحقیق واجتہاد'' کا آغاز اس وقت ہوا، جب انہوں نے دیت (خون بہا) کے مسئلے پر اپنے مؤقف کا اظہار کیا، جو امام اعظم ابوحنیفہ و جمہور فقہاء وائمہ احناف کے مؤقف ومسلک کے بالکل برعکس اور مخالف ہے۔ پاکستان کے جلیل القدر عالم اور پروفیسر طاہر القادری کے استاد حضرت علامہ احمد سعید کاظمی (ملتان، پنجاب پاکستان) نے پروفیسر طاہر القادری کو بہت سمجھایا مگر یہ اپنے ''اجتہاد'' پر بضد رہے۔ اور تمام علمائے اہلسنّت مل کر بھی انہیں اس مسئلہ میں راہِ راست پر لانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ یہاں تک کہ ایک گفتگو کے دوران ایک عالم نے جب ان سے کہا کہ: ''اس مسئلہ میں امام اعظم ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں''

تو انہوں نے یہ حد درجہ جسارت آمیز اور حیران کن جواب دیا کہ:

''آپ میرے دلائل کے جواب میں ان کا نام کیوں پیش کرتے ہیں؟ وہ تو اس مسئلے میں ہمارے فریق ہیں''۔

اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مسئلے میں، میں نے اجتہاد کیا اور اسی مسئلے میں صدیوں بیشتر امام اعظم ابوحنیفہ نے بھی اجتہاد کیا، جن کے اجتہاد سے الگ میرا اجتہاد ہے۔ ایسی صورت میں ایک فریق میں ہوا، ایک فریق وہ ہیں۔ پھر فریقِ مخالف کا نام یا ان کے اجتہاد کا ذکر میرے مقابلہ میں کیوں پیش کر رہے ہیں؟

اس سے پہلے اجتہادی اقدام کو قارئین کے سامنے رکھیں اور اس پر غور وفکر کر کے خود ہی فیصلہ کریں کہ پروفیسر طاہر القادری کی ذہانت وصلاحیت نے انہیں سب سے پہلے اس کے مقابلے میں لاکھڑا کیا؟ اور پھر یہ نتیجہ خود ہی اخذ کریں کہ ائمہ مجتہدین وفقہاء وعلمائے اسلام کے مقابلے میں جو شخص اپنے علم وعقل اور اپنے خیال ورائے کو ترجیح وفوقیت دیتا ہے، اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اور آنکھ بند کر کے اسے ماننے والوں کا حشر کیسا ہوتا ہے؟

پروفیسر طاہر القادری کا دوسرا بڑا اجتہاد انہیں قرآن حکیم کے مقابلے میں کھڑا کر دیتا ہے اور وہ اعلانیہ اپنے اس مخالفِ قرآن ''اجتہاد'' کا اظہار کرتے ہیں ''کہ ایک عورت کی گواہی

ایک مرد کے برابر ہوتی ہے''۔ پروفیسر طاہر القادری نے اپنے اس اجتہاد میں کتاب وسنت کی صریح خلاف ورزی کی، اور ائمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ وامام شافعی وامام مالک وامام احمد بن حنبل کے متفق علیہ مسلک وموقف کو نظر انداز ہی نہیں بلکہ پامال کر کے رکھ دیا۔ اور سوادِ اعظم اہل سنّت کے مسلک جمہور کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی۔ اعاذنا اللہ منہ، شدہ شدہ بات یہاں تک پہنچی کہ اپنی کانفرنس میں اپنے اسٹیج پر یہود ونصاریٰ کے مذہبی پیشواؤں اور کفار ومشرکین کے مذہبی رہنماؤں کے اعمال وافعال بر حرام وضلال وکفر کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان کے اقوال اور تقاریر مشتمل بر حرام ضلال وکفر سے اپنے کان بہرے کر لیتے ہیں۔ جو نہ کوئی مجبوری ہے نہ ضرورت بلکہ اسے صاف وصریح الفاظ میں کفر پر رضا مندی کے سوا کچھ اور نہیں کہا جا سکتا۔

کیا ایک معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی جان بوجھ کر ایسی حماقت کر سکتا ہے؟ جس کے بارے میں اسے پختہ یقین ہے کہ یہ شخص کبھی کبھی شہد میں زہر ملا دیتا ہے اور کبھی کبھی مٹھائیوں کے ساتھ زہر بھی کھلا دیتا ہے۔ اس کے ہاتھ سے اس کے دسترخوان پر کچھ کھائے؟ یا اس کے قریب جائے؟

سوچئے! غور کیجئے! پھر صحیح فیصلہ کیجئے، اور بہتر یہ ہے کہ اپنے قریب کے مستند علمائے اہل سنت سے ملاقات کر کے حقائق کی جانکاری حاصل کیجئے، اور اپنی عاقبت درست رکھنے کی کوشش کیجئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو حق وہدایت وصراط مستقیم پر گامزن رکھے اور اپنے اکابر واسلاف کے مذہب ومسلک پر قائم ودائم رکھے۔

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوۃ و التسلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈاکٹر طاہر القادری پر شرعی حکم

از: حضرت علامہ مفتی شمشاد احمد رضوی مصباحی
شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، مئو، یوپی

الجواب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

باسمہ تعالٰی

ڈاکٹر طاہر القادری کی شخصیت کے دو رخ ہیں۔

ایک طرف علم غیب، حاضر و ناظر، شفاعت، اختیارات مصطفٰی، میلاد، سلام، قیام وغیرہ عقائد و مراسم اہلسنّت کے اثبات و اظہار میں پرزور تقریریں کر کے کم علم مولویوں اور عوام اہلسنّت کو یہ تأثر دیتا ہے کہ میں پکا سنی صحیح العقیدہ اور اہلسنّت و جماعت کا سچا داعی و ترجمان ہوں۔

اور دوسری طرف وہابیہ، دیابنہ، تبرائی شیعہ وغیرہ منکرین ضروریات دین کے صریح قطعی کفریات پر بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا، بلکہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔ جیسا کہ اپنی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہو'' میں لکھا ہے کہ

> بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے، البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں، جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے۔ اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیخ کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔ (ص ۶۵)

اس عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ بنام مسلم جتنے بھی فرقے ہیں اہلسنّت

جماعت کے ساتھ عقائد میں متحد و متفق ہیں ان میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں محض فروعی اختلاف ہے اس نے اعلان کیا کہ جو جماعت میں بنا رہا ہوں وہ محض اہلسنّت کی جماعت نہیں ہوگی بلکہ اس میں شیعہ وہابی بھی شامل ہوں گے۔ (ہفت روزہ چٹان لاہور، ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء)

نوٹ: میں ان علمائے کرام سے پوچھتا ہوں جو اس نام نہاد خوشتر کی تائید و حمایت کرتے ہیں، وہ اپنے ضمیر کی آواز پر جواب دیں کہ ڈاکٹر طاہر پادری جس کا کفر و ارتداد ہمارے علمائے حق نے دلائل سے واضح کر دیا ہے، اس کو اہلِ سنت کا داعی اور مبلغ اعظم ثابت کرنا یا اس انداز سے اس کا تعارف کرانا، کیا یہ درست ہے؟ اگر نہیں تو حق کا ساتھ دینے کے لئے وہ علمائے کرام خوشتر کا بھی ردّ کریں اور اس کو بالکل بے لگام نہ چھوڑیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دینا ہوگا، اور یہ بھی ہو سکتا ہے دنیا میں ہی عذاب میں مبتلا ہو جائیں۔

جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

عن امیر المؤمنین ابی بکر ن صدیق رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان الناس اذا راوا منکراً فلم یغیروہ یوشک ان یعمهم اللہ بعقابہ ... رواہ الترمذی و ابن ماجة

یعنی، حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جب کوئی بات خلافِ شرع دیکھیں اور اس کو نہ مٹائیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کرے گا۔

طاہر القادری پر حکم شرعی

از: قاضی شہر ممبئی، نبیرہ صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ
حضرت علامہ مفتی محمود اختر قادری صاحب، حاجی علی، ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ڈاکٹر طاہر القادری جس کو اب علمائے اہلسنّت طاہر الپادری کہتے ہیں، جو یہ کہتا ہے کہ میں فرقہ پرستی کا قائل نہیں ہوں، ہر کلمہ گو کے پیچھے میری نماز ہو جاتی ہے؟ اور عیسائیوں کو مومن کہتا ہے؟ اور قتل خطا میں عورت کی دیت کو مرد کی دیت کے برابر کہتا ہے، اور مسلک اعلیٰ حضرت کی مخالفت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ صرف مسلک اہلسنّت کہنا چاہئے؟ تو عندالشرع ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ مدلل مفصل واضح جواب عنایت فرمائیں۔ فقط

المستفتی
محمد ریاض چالی
صدر محفل خدام چشتیہ نل بازار، ابا بلڈنگ ممبئی ۳

نوٹ: حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ و حضور محدث کبیر دام ظلہ و دیگر مستند و معتبر علمائے کرام و مفتیان عظام کے فتاوے و مضامین بطور ثبوت حاضر خدمت ہے۔

۸۶/۹۲ے

الجواب بعون الملک العزیز الوہاب

ڈاکٹر طاہر القادری جس کے عقائد کفریہ اس کی کتابوں اور مضامین سے نیز اس کی تقریروں سے بالکل ظاہر و واضح ہیں، مثلاً اس نے اپنی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن'' میں یوں لکھا ''بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی

بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے، البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں، جن کی نوعیت تاویلی اور تشریحی ہے۔ اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرے کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیخ کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں ہے''۔

اس سے بالکل واضح ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری کے نزدیک جتنے بھی کلمہ گو فرقے ہیں، وہابی، دیوبندی، رافضی ان سب کے عقائد اور اہلسنّت و جماعت کے عقائد ایک ہی ہیں۔ ان میں کوئی بنیادی فرق نہیں، صرف فروعی اختلاف ہے۔ اس فروعی اختلاف کی وجہ سے کسی کو فاسق بھی نہیں قرار دیا جاسکتا، گمراہ یا کافر کہنا تو بہت دور کی بات ہے۔ اسی لئے اس کا بیان ہے ''جو جماعت میں بنا رہا ہوں وہ محض اہلسنّت کی جماعت نہیں ہوگی بلکہ شیعہ سنی بھی شامل ہوں گے، ہمارے نزدیک شیعہ سنی میں کوئی امتیاز نہیں۔ (ہفت روزہ چٹان، لاہور)

ڈاکٹر طاہر القادری سنی، شیعہ، وہابی سب کو یکساں جانتا ہے اور کسی کے پیچھے بھی نماز پڑھنے کو جائز کہتا ہے۔ اسی لئے اس کا کہنا ہے ''میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے نماز پڑھتا ہوں۔ (رسالہ دید شنید، لاہور)

اس کے نزدیک مسلمان کہلانے والے تمام فرقۂ باطلہ اور اہلسنّت و جماعت کے درمیان کوئی فرق نہیں، عقائد میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں، اس لئے وہ سب کو مسلمان جانتا ہے اور سب کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز قرار دیتا ہے۔

حالانکہ رافضی ضروریات دین کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری و حدیقہ ندیہ وغیرہ میں ہے:

هؤلاء القوم خارجون عن ملة الإسلام و أحكامهم أحكام المرتدين

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اگر رافضی ضروریات دین کا منکر ہے مثلاً قرآن کریم میں کچھ سورتیں یا آیتیں یا کوئی حرف صرف ذی النورین رضی اللہ عنہ یا اور صحابہ خواہ کسی شخص کا گھٹایا ہوا مانتا ہے یا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم خواہ دیگر ائمہ اطہار کو انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم میں کسی سے افضل

جانتا ہے اور آج کل یہاں کے رافضی تبرائی عموماً ایسے ہی ہیں، ان میں شاید ایک شخص بھی ایسا نہ نکلے جو ان عقائد کفریہ کا معتقد نہ ہو، جب تو وہ کافر و مرتد ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۳)

اسی طرح وہابیوں دیوبندیوں کا ضرورت دین کا منکر ہونا اور رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنا ان کی کتابوں سے ظاہر و باہر ہے اور ضروریات دین کا انکار بالاجماع کفر ہے۔

الاشباہ والنظائر میں ہے: "اذا لم يعرف أن محمداً ﷺ آخر الأنبياء فليس بمسلم لأنه من الضروريات"

شفاء شریف میں ہے: "اجمع المسلمون على ان شاتمه ﷺ كافر و من شك في عذاب فقد و كفره فقد كفر"

علمائے حرمین طیبین نے کبرائے وہابیہ کے بارے میں فرمایا: "من شك في كفره و عذابه فقد كفر"

ڈاکٹر طاہر القادری رافضیوں اور دیوبندیوں کی کفریات پر مطلع ہونے کے باوجود ان کی تکفیر نہیں کرتا، انہیں مسلمان سمجھتا ہے، ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن جانتا ہے، لہٰذا اس کے کفر و ارتداد میں کوئی شک نہیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری کا یہ بھی ماننا ہے کہ یہود و نصاریٰ اہل ایمان ہیں، ان کا شمار کافروں میں نہیں ہوتا، یہ قرآن کا کھلا ہوا انکار ہے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتَابِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا﴾

بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

نیز ارشاد ہوا:

﴿یٰۤـاَهۡلَ الۡکِتٰبِ لِمَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ اَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ﴾

یعنی اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ

ہو۔

اور اس پر اجماع ہے کہ جو کسی نصرانی یا یہودی کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

شفاء شریف میں ہے: "الاجماع علی کفر من لم یکفر احداً من النصاری و الیھود و کل من فارق دین المسلمین أو وقف فی تکفیرہ أو شک" یعنی اس کے کفر پر اجماع ہے جو کسی نصرانی یہودی اور کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے جدا ہو گیا کافر نہ کہے یا اس کے کافر کہنے میں توقف کرے یا شک کرے۔

لہٰذا ڈاکٹر طاہر القادری فرقۂ باطلہ رافضیہ و وہابیہ وغیرہا کو مسلمان لائق امامت جاننے اور یہود و نصاریٰ کو اہل ایمان ماننے کی وجہ سے کافر و مرتد ہے۔ اہلسنّت و جماعت کا اس سے اجتناب کرنا اور اس کے مجمع میں جانے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

ایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم

تم اپنے آپ کو ان سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دے اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

استکتبہٗ

محمود اختر القادری عفی عنہ

خادم الافتاء، رضوی امجدی دار الافتاء، ۵۰ قاضی اسٹریٹ ممبئی ۳

۴ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ، بقلم: مقصود اختر

کسے خبر تھی کہ لے کے چراغ مصطفوی　　جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

نیا جال لائے پرانے شکاری

نہ انقلاب، نہ امام انقلاب، نہ قائد انقلاب

حقائق نگار: دیدار احمد رضا قادری میلسی،
خلف ضیغم اہلسنّت رئیس التحریر علامہ محمد حسن علی بریلوی

بحمدہٖ تعالیٰ علماء اہلسنّت کی مساعی جمیلہ سے فرقہ طاہر یہ فتنہ منہاجیہ جاں بلب ہے، دم توڑ رہا ہے، جب نجدی حکومت نے امام اہلسنّت سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین ملت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن پر پابندی لگائی، یہ خود ساختہ قائد انقلاب نقلی جعلی شیخ الاسلام مجدد بدعات کنز الایمان کی حمایت میں مضامین لکھ کر منظر عام پر آیا اور سنیوں کے دلوں میں گھر بنایا مگر جلد ہی بلی تھیلے سے باہر آگئی۔ سنی بریلوی تشخص کو خیر باد کہہ کر گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے لگا اور عوام اور خواص علماء و مشائخ نے مشاہدہ کر لیا۔

دیکھتے ہی دیکھتے کیسے بدل جاتے ہیں لوگ

اور یہ کہ

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

ہمیں الزام لگانے اور افتراء کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ بقلم خود بزبان خود مندرجہ ذیل قسم کے بیانات اُگل چکا ہے "جو جماعت (ادارہ منہاج القرآن اور عوامی تحریک) میں بنا رہا ہوں وہ محض اہلسنّت کی جماعت نہیں ہوگی بلکہ شیعہ سنی سبھی شامل ہوں گے"۔ (چٹان لاہور، ۲۵ مئی ۱۹۸۷ء)

"ہمارے ممبران میں دیوبندی اہلحدیث شیعہ حضرات کی تعداد بیسوں تک پہنچتی ہے"۔

(نوائے وقت میگزین، ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء)

''میں شیعہ وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں''۔ (رسالہ دید شنید لاہور، ۴۔ ۹/ اپریل ۱۹۸۶ء)

''میں حنفیت یا مسلک اہلسنّت کی بالاتری کے لئے کام نہیں کر رہا''۔ (روزنامہ نوائے وقت، ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء)

اور پھر من گھڑت گمراہ کن جھوٹے خوابوں کا سلسلہ شروع کر دیا اور قومی پریس اور عام اخبارات نے بچہ جمورا کو ''خوابوں کا شہزادہ'' قرار دے کر جھوٹے من گھڑت گمراہ کن خوابوں پر تبصرے شروع کر دیئے۔ نام نہاد امام انقلاب نے شوخی اور شیخی میں آ کر اکابر آئمہ وفقہاء سے اختلاف اور خرق اجماع کا ارتکاب کرتے ہوئے مسئلہ دیت پر اجماع وجمہور کا خلاف کیا اور اہلسنّت کے مسلکی واعتقادی متفقہ مسائل میں پھسلتا اور بھٹکتا چلا گیا، حد یہ کہ حسام الحرمین الصوارم الہندیہ میں مذکور گستاخوں بے ادبوں پر تکفیر کے حکم شرعی سے یہ کہہ کر صاف صاف انکار کرنے لگا ''میں تکفری مہم کا فرد نہیں ہوں، دوسرے مسالک کی توہین اور تکفیر دین داری نہیں''۔ (ضیاء حرم لاہور، فروری ۱۹۸۷ء، ص ۳۱، ۳۲)

ایسے سنگین حالات میں خالص سنیت حقیقی حنفیت اور مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے تحفظ ودفاع اور سنی تشخص کی بقاء کے لئے اکابر ومشاہیر علماء اہلسنّت غزالی زمان علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اسلام میں عورت کی دیت'' استاذ العلماء علامہ عطاء محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''دیۃ المرأۃ''، استاذ العلماء مولانا محمد عبد اللہ قصوری نے ''عورت کی دیت'' میں گمراہ اور گمراہ گر قرار دیا۔ شیخ العلماء علامہ عطاء محمد بندیالوی نے فیصلہ عقائد میں حکم شرعی واضح کیا۔ امیر شریعت حکیم الامت علامہ ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے ''خطرہ کی گھنٹی'' دو جلدیں، علامہ مفتی قاری محبوب رضا بریلوی مفتی دار العلوم امجدیہ، کراچی نے ''فتنہ طاہری کی حقیقت''، استاذ الاساتذہ علامہ مفتی محمد تقدس علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''جواب الجواب''، مفسر قرآن علامہ غلام علی اوکاڑوی چیئرمین شرعی بورڈ جماعت اہلسنّت کا ''تحقیقی محاسبہ وفیصلہ''۔ قاری محبوب رضا بریلوی مفتی دار العلوم امجدیہ، کراچی نے

حسن علی رضوی بریلوی نے ''محاکمہ کا محاسبہ اور............ حقیقت و کیفیت''۔ محمد الیاس قادری عطار کے استاد اور شیخ اجازت مفتیٔ اعظم کراچی علامہ مفتی وقار الدین رضوی اور شیخ الحدیث و التفسیر علامہ عبد المصطفیٰ الازہری کے ''وقار الفتاویٰ''۔ رئیس التحریر مولانا محمد حسن علی رضوی نے ''تاثرات کا تجزیہ''، علامہ مفتی غلام سرور قادری رضوی نے ''پروفیسر کا علمی و تحقیقی جائزہ'' (دو جلدیں)۔ جانشین مفتی اعظم علامہ محمد اختر رضا ازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ نے ''عظیم فتنہ اور منہاج الشیطان''۔ ''خواب اور الہامات شیطانی''، مفتی محمد عبد اللہ قصوری، علامہ محمد صدیق ہزاروی نے ''خوابوں کا شہزادہ''۔ سنیو! ہوشیار نیا مودودی آ گیا، تہتر فرقے اور طاہر القادری مولانا مفتی غلام سرور قادری سابق وزیر اوقاف و مذہبی امور پنجاب۔ الفتنۃ الجدیدہ، اسلام اور وائرس مسیحیت، اٹل فیصلہ، ملک المدرسین علامہ عطاء محمد بندیالوی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ۔ پروفیسر کے خلاف ''قرآن کی فریاد اپنے ماننے والوں سے''، ابلیس کا رقص۔ انجمن تحفظ ایمان اعجاز نگر شہر کہنہ بریلی شریف۔ زیر سرپرستی عالمی شیخ طریقت حضرت علامہ ڈاکٹر پروفیسر سیدنا سید مخدوم محمد امین برکاتی سجادہ نشین مارہرہ شریف۔ زیر صدارت علامہ مفتی سید شاہ کفیل احمد ہاشمی، مفتی دار الافتاء جامعہ رضویہ منظر اسلام، مرکز اہلسنّت خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف شائع کردہ قادری دار الاشاعت مٹیا محل، دہلی۔ تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت از ضیغم اہلسنّت رئیس التحریر علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی و علامہ مولانا سید محمد ہاشمی رضوی مدرس واستاذ دار العلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی انڈیا خلف گرامی سراج ملت علامہ سید محمد سراج اظہر صاحب ممبئی۔

یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ ہندوستان منجملہ تمام مرکزی دینی مدارس اہلسنّت کے جلیل القدر اکابر علماء کرام فقہاء اسلام مفتیان عظام نے فرقہ منہاجیہ طاہریہ کے بانی پروفیسر ڈاکٹر صاحب کی ایمان و اسلام سوز اور سنیت شکن شرعی لغزشوں کے خلاف شرعی فتاویٰ جاری کئے ہیں جو برابر مسلسل انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ پر آ رہے ہیں۔ مثلاً مرکز اہلسنّت یادگار اعلیٰ حضرت جامعہ رضویہ منظر اسلام، جامعہ رضویہ مظہر اسلام، جامعۃ الرضا بریلی شریف، جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف، جامعہ اشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارک پور اعظم گڑھ، جامعہ نعیمیہ مراد

آباد، دار العلوم حشمت الرضا پیلی بھیت، دار العلوم فیض الرسول براؤن شریف ضلع سدھارت نگر، جامعہ رضویہ دار العلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور مہاراشٹر، دار العلوم جامعہ علیمیہ سجانیہ و دار العلوم حبیبیہ آلہ آباد، دار العلوم شمس العلوم بدایوں شریف، دار العلوم سجانیہ و دار العلوم حبیبیہ آلہ آباد، دار العلوم فیضان مفتی اعظم ممبئی، دار العلوم اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ، دار العلوم امجدیہ گھوسی شریف، شمس العلوم گھوسی، مدینۃ العلماء جامعہ عربیہ انوار القرآن بلرام پور اور یہاں پاکستان کے سینکڑوں مدارس اور ہزاروں علماء کرام مفصل و مدلل لکھ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ اور رجوع کی توفیق دے یا پھر مسلمانان اہلسنّت کو ان کی صلح کلی ذہنیت اور شر شوخی اور شیخی اور مطلق العنانی دروغ گوئی اور مغالطہ آمیزیوں کے فریب و فراڈ سے بچائے۔ آمین ثم آمین

ڈاکٹر صاحب اینڈ پروفیسر۔ ابتداءً پروفیسر ہی پروفیسر اور چمکیلے مقرر تھے اور تھوڑی بہت درس نظامی کی کتب پڑھی تھیں اور پروفیسر بھی کن مضامین و کورس اور کالج و یونیورسٹی کے تھے۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے ڈاکٹر کیسے بنے، کس نے بنایا اور کس طرح بنایا، پھر تھوڑی سی اڑان اور بھری اور وہ خود بقلم خود مفسر قرآن مفکر اسلام لکھنے اور کہلانے لگے، جب کوئی مداری یا ڈانسر مجمع عام میں آتا ہے یا کوئی مقرر اسٹیج پر بیان و کلام کا جادو جگانے لگتا ہے تو غرور و گھمنڈ کے ساتھ اس پر ''ہمچو ما دیگرے نیست'' کا بھوت سوار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پر دم نکلے

کے زیر مصداق اس نے مفسر قرآن اور مفکر اسلام کے القاب سرقہ کرنے پر قناعت نہ کیا بلکہ القابات کی چھینا جھپٹی کے میدان میں آ گیا۔ کبھی قائد انقلاب مصطفوی، کبھی قائد انقلاب مطلق، کبھی امام انقلاب، کبھی بڑبڑاہٹ کے انداز میں نابغہ عصر علامہ دہر کبھی مجنون کی بڑ میں مجدد دین مجدد اسلام اور اب وہ خود اور اس کے حواری زورا زوری۔

مان نہ مان میں تیرا مہمان

شیخ الاسلام لقب پر ٹوٹ کے پڑے ہیں۔ جتنے وظیفہ خوار اور دریوزہ گر ہیں۔ شیخ الاسلام، شیخ الاسلام اور مجدد مجدد کا وظیفہ کر رہے ہیں۔ چلو کبھی تو کوئی مانے گا کبھی تو کوئی تسلیم کرے گا کہ پاکستان میں ایک عدد نصاریٰ برانڈ مجدد اور شیخ الاسلام ہے۔ یہ اصول اور یہ

ضابطہ ہٹلر اور گوبلز کا ہے کہ جھوٹ کو اس دیدہ دلیری اور سینہ زوری سے فروغ دو، تسلسل سے گردان کرتے رہو کہ لوگ جھوٹ کو سچ تسلیم کرنے لگیں اور اب عالمی سفیر امن بننے پر تلے ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ، جنرل اسمبلی، دولت مشترکہ، عرب لیگ... وغیرہ عالمی تنظیمیں تو دنیا میں امن وامان قائم کر نہ سکیں، بے چارہ پروفیسر روئے زمین پر کیا امن قائم کرے گا۔

کرے گا قتل یہ لیلیٰ کو یا لیلیٰ کی اماں کو
لئے پھرتا ہے مجنوں ٹین کی تلوار جے بولو

الغرض ان کے تمام القابات من گھڑت اور خود ساختہ ہیں۔ بقلم خود ہیں، اکابرین و معاصر نے ان کو اس قسم کا قطعاً کوئی لقب والقاب وخطاب نہیں دیا، نہ کسی نے مجدد اور شیخ الاسلام، نابغۂ عصر، قائد وامام تسلیم کیا بلکہ اب تک تقریباً ۳۵؍ اہم کتابیں بے شمار مضامین فتاویٰ اکابر اہلسنّت چھاپ کر شائع کر چکے ہیں، جن میں اب تک قطعاً کوئی جواب نہیں۔

کیا بنے جہاں بات بنائی نہ بنے

لہٰذا گرجا اور چرچ میں جا کر اپنے پادری بزرگوں سے کہہ دے۔

نکتہ چیں ہے غم دل کو تم کو سنائی نہ بنے

ان کا والد گرامی جھنگ کا ایک معمولی درجہ کا بس دال روٹی جتنا معالج تھا اور ہلکا پھلکا سا مطب چلاتا ہے۔ وہ کوئی بلند پایہ استاذ العلماء محدث وفقیہ وشیخ الحدیث نہ تھا، زمین وجائیداد اور فیکٹریاں بھی نہ تھیں۔ وہ دبئی، ابوظہبی، دمام سے بھی بزنس یا ملازمت کر کے مال نہ لاتے تھے، اندرون ملک اعلیٰ پیمانہ کی سروس بھی نہ تھی اور خود بدولت پروفیسر ڈاکٹر صاحب کی اپنی حالت بھی یہ تھی اور وہ بڑی فراخدلی سے عدالت (ہائیکورٹ) میں یہ اعتراف کر چکے ہیں۔ نقول موجود ہیں اور عام اخبارات قومی پریس میں یہ عدالتی فیصلہ چھپ چکا ہے۔ خود بدولت پروفیسر صاحب مجدد اور شیخ الاسلام بننے سے پہلے باقرار صالح تسلیم کر کے بیان ریکارڈ کرا چکے ہیں ''میں نے میاں محمد شریف (نواز شریف کے والد محترم) سے دس لاکھ روپے لے کر سیمنٹ کی ایجنسی لی۔ دس لاکھ روپے ادھار لے کر مکان خریدا''۔ ۱۹۸۱ء میں میاں شہباز شریف علاج کے لئے اپنے خرچہ پر مجھے امریکہ لے کر گئے...... (میاں شریف برادران کے

انعامات و اکرامات کی سیمنٹ فروش مجدد پروفیسر پر دھواں دھار اور موسلا دھار بارش ہوئی)......اور حد یہ کہ سیمنٹ ڈیلر شیخ الاسلام نے عدالت میں اقرار و اعتراف کیا کہ ''وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نوار شریف نے انہیں آٹھ ہزار فی کنال کے حساب سے ۱۶۷ کنال اراضی فراہم کی ہے''۔ حالانکہ یہ ۱۶۷ کنال اراضی کروڑوں نہیں اربوں کی مالیت کی ہے اور تو اور میاں محمد نواز شریف صاحب نے بحیثیت وزیر اعلیٰ اپنے اس نورِ نظر متبنیٰ پر سرکار قومی مال لٹا کر اس کو اژدھا بنا دیا مگر ۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پر دم نکلے

للچائی نظریں سرکاری نوکریوں پر پڑیں، میاں نواز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب سے اپنے ایک عزیز کو نائب تحصیل دار اور دوسرے عزیز کو بطور اے۔ ایس۔ آئی (یعنی نکا تھانیدار لگوایا)''...... (تا کہ بوقت ضرورت کام آوے) ہائیکورٹ ٹریبونل کی رپورٹ ماخوذ از روزنامہ امروز ہفت روزہ زندگی لاہور ۲۱ ستمبر ۱۹۹۰ء و پندرہ روزہ ندائے اہلسنّت لاہور ۱۶ تا ۳۰ جون اب سیمنٹ ایجنسی والے مجدد ۱۶۷ کنال اراضی لینے والے قائد انقلاب و شیخ الاسلام کی کارستانیوں پر اُن کے اپنے رفیق و شفیق اور ادارہ منہاج القرآن کے اصل بانی علامہ مفتی محمد خان قادری چونکا دینے والا دھماکہ خیز بے رحم انکشافات پر مبنی انٹرویو جھلکیوں کے اقتباس ملاحظہ ہوں، پتہ چلے گا۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

مفتی محمد خان قادری کا ٹھوس حقائق پر مبنی لرزہ خیز انٹرویو ملاحظہ ہو، رانا جاوید القادری نے میاں شریف سے سولہ لاکھ روپے کی خطیر رقم لا کر...... (قائد انقلاب سیمنٹ فروش مجدد) کے قوموں پر ڈھیر کر دی...... (کنالوں پلاٹوں والے شیخ الاسلام اور قائد انقلاب بقول انٹرویو) ''پی پی کے خواجہ طارق رحیم اور سلمان تاثیر (مقتول گستاخ رسول) کے ساتھ رات کی تاریکی میں خفیہ ملاقاتیں کرتے تھے''۔ ''پاکستان عوامی تحریک نواز شریف کی مخالفت کے لئے بنائی گئی تھی''۔ (اخبار اہلسنّت لاہور، اکتوبر، نومبر ۱۹۹۷ء، سرورق صفحہ اول و صفحہ ۶ یا صفحہ ۱۳) پچاس روپے میں فوٹو کاپیاں مل سکتی ہیں۔

ارباب علم و دانش اہل انصاف و تحقیق حضرات کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ جن امام انقلاب یا قائد انقلاب کا سارا کام ہی مذکورہ بالا قسم کی گداگری یا سیاسی لوٹ مار سے چلتا ہو، وہ آج کروڑوں روپیہ اپنی ذاتی شخصی تشہیر و پبلسٹی اور نمائش و برتری پر کہاں سے لگا رہا ہے کہ ہوائی جہازوں سے نیچے قدم ہی نہیں رکھتا۔ غیر ملکی دوروں کے وسیع اخراجات کہاں سے آرہے ہیں۔ ٹی وی وغیرہ کے علاوہ گن بردار محافظوں ہائی پیانہ کے آسمان کی بلندیوں کو چھوتے ہوئے اخراجات کس طرح پورے ہو رہے ہیں۔ یہ معمہ وہ خود ہی حل کریں۔ انڈیا سمیت مغربی و یورپی ممالک کے دورے کسی تعلیمی ادارہ کا مہتمم بانی و سرپرست کس طرح پورے کر سکتا ہے؟ علماء اہلسنّت نے تو من حیث المجموعی اس کو پہلے ہی عاق کر دیا تھا۔ عوامی تحریک بنا کر بار بار نئے نعروں اور شعبدہ بازیوں سے متعدد بار الیکشن میں حصہ لے کر انتخابات لڑے، چاروں شانے چت گرے۔ ایک بار صرف اپنے طور کامیاب ہو کر استعفیٰ دیا۔ حالات کا مقابلہ نہ کر سکا، سیاسی طور پر شکستوں کے خول پر خول چڑھے ہوئے ہیں۔ شیعوں کے امام باڑوں اور مجلس عزاء میں بار بار گئے۔ سنیت حنفیت سے لاتعلقی کا اعلان کیا، ہر فرقہ اور عقیدہ و مسلک کے لوگوں کو اپنی تحریک اپنے منہاج میں جگہ دی۔ عیسائیوں کے چرچوں، گرجوں میں گیا، ان کو اپنے ادارہ اور مسجدوں میں کرسمس کرنے کی دعوت دی۔ کرسمس کو عید میلاد کے برابر قرار دے کر کیک کاٹے اور تناول فرمائے مگر عیسائیوں سمیت تمام فرقے فرقیاں اس کو سیاسی انتخابی ناکامیوں سے نہ بچا سکیں اور سیاسی انتخابی ناکامیوں سے دل برداشتہ ہو کر اسمبلی کی نشست سے ہی غصہ میں آ کر استعفیٰ دے دیا جیسے ایک شخص کو رمضان شریف میں سحری کے وقت دودھ پینے کی عادت تھی۔ ایک دن دودھ بلی پی گئی تو اس شخص نے غصہ میں آ کر روزہ نہیں رکھا اور اللہ تعالیٰ سے کہنے لگا جس کو دودھ پلایا ہے اُسی سے روزہ رکھوالے۔ یہی حال قائد انقلاب کا ہے کہ سیاسی ناکامیوں کے بعد اسمبلی کی سیٹ سے ہی استعفیٰ دے دیا۔

انڈیا کے دورہ کی تفصیلات اور اخباری تراشے تو ہمارے پاس آچکے ہیں۔ وہاں تو من حیث المجموعی سنی علماء سنی اداروں اور سنی تنظیموں نے گھاس نہیں ڈالی اور مکمل طور پر بائیکاٹ کیا۔ البتہ ہر رنگ اور ہر نسل کے مخالفین اہلسنّت کے ہم نوالہ اور ہم پیالہ رہے۔ یہاں عیسائیوں کے

چرچوں گرجوں اور کرسمس کی تقریبات میں جانے، کیک کاٹنے کھانے اور اپنے ادارہ و مسجدوں میں بلانے کا مقصد بھی مترشح بلکہ واضح ہے کہیں وہاں اپنے اس فن اور اُن تجربوں کا اعادہ اور مظاہرہ نہ کیا ہو جو شریف فیملی اور میاں برادران سے مستفید اور فیضیاب ہونے کے لئے کرتے رہے ہیں۔ اب ۲۳ دسمبر کو آنے اور سیاست نہیں ریاست بچانے کے جدید نعرہ کے ساتھ مراجعت فرمار ہے ہیں، ہر گاؤں شہر بستی میں ان کے معدودچند حواری شور شرابی کرنے کی سعادت حاصل کرر ہے ہیں اور خود بدولت بھی اپنے زعم انانیت میں سوچتے ہوں گے۔

جیسے مجھے نکال کر پچھتا رہے ہوں آپ
محفل میں اس خیال سے پھر آ گیا ہوں میں

ایک اہم وضاحتی نوٹ

یادر ہے کہ مسٹر طاہر القادری نے متعدد بار خود کو علامہ کاظمی علیہ الرحمہ اور علامہ عبد الرشید رضوی جھنگوی فاضل دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف تلمیذ ارشد امام اہلسنّت محدث اعظم علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد رضوی قدس سرہ کا شاگرد بتایا ہے۔ ایسا ہی ''خطرہ کی گھنٹی'' کے ممبئی ایڈیشن میں حضرت تاج الشریعہ جانشین مفتئ اعظم علامہ از ہری میاں بریلوی دامت برکاتہم کے عرض وارشاد کے ضمن میں اور علامہ محمد احمد مصباحی و مفتئ اشرفیہ کے ایک تاثراتی تجزیہ بعنوان ''ایک لمحہ فکریہ'' میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مسٹر طاہر غزالی زمان مولانا کاظمی صاحب، ملتانی کے شاگرد ہیں جو سراسر خلاف واقع اور سستی شہرت حاصل کرنے کا آئینہ دار ہے۔ علامہ عبد الرشید رضوی جھنگوی سے تو فی واقع کچھ عرصہ کچھ نہ کچھ پڑھا ہے مگر فقیر کی مستند تحقیقی معلومات کے مطابق اُس نے انوار العلوم ملتان میں داخلہ لے کر بحثیت طالب علم ایک دن بھی علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ سے نہیں پڑھا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ علامہ موصوف سے مکاری سے نیازمندی ظاہر کر کے سند لے لی ہو اور وہ حلیم الطبع تھے، ممکن ہے اس کی اُس وقت کی حالت کے پیش نظر جب یہ شخص کنز الایمان پر اعتراضات کا جواب دے رہا تھا اور اس کا والد جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد لائلپور میں حضور محدث اعظم پاکستان کے تلامذہ سے زبانی کلامی مسئلہ مسائل پوچھ پوچھ کر مولوی بن رہا تھا تو ہوسکتا ہے اعزازی سند عطا فرمادی ہو جس طرح اس کا والدہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا فارغ التحصیل عالم دین نہیں، اسی طرح یہ شخص انوار العلوم کا فاضل اور غزالی زماں سے پڑھا ہوا اُن کا شاگرد نہیں، نہ یہ جلسہ دستار فضیلت کی اپنی علماء کے دستخطوں سے مزین سند دکھا سکتا ہے۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ ہم تو معلم الملکوت جو کبھی ملائکہ کا استاد تھا کو بھی نہیں مانتے تو موجود حالت و کیفیت میں علامہ کاظمی صاحب اور علامہ عبد الرشید جھنگوی کس قدس سرہما کے شاگرد کو کیا مانیں گے اور بدل جانے کے بعد وہ ہمارے لئے کس طرح حجت ہوسکتا ہے اور یہ شخص غزالی زمان علیہ الرحمہ کا نام بھی سنی عوام کو

ورغلانے اور مغالطہ دینے کے لئے لکھتا ہے، اگر یہ اپنی بات پر ضد اور اصرار کرے تو پھر علامہ کاظمی صاحب کی کتاب ''الحق المبین'' اور ''البشیر بردتحذیر''۔ اور حضرت غزالی زماں کی طرح الصوام الہندیہ وفتاویٰ حسام الحرمین شریفین تائیدی وتصدیق کے ساتھ دستخط کردے اور اعلان عام کردے آئندہ میں اہلسنّت کے سوا کسی بدمذہب بدعقیدہ گستاخ رسول، دشمنان صحابہ، منکرین خلفاء اربعہ کی اقتداء میں نمازیں برباد نہیں کروں گا۔ امام باڑوں اور گرجا گھروں، چرچوں میں نہیں جاؤں گا۔۔۔۔ اور پھر یہ کہ جو ہر بدمذہب بدعقیدہ گستاخوں کی اقتداء میں نمازیں ضائع کرنے والا علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ تو کیا خواہ محدث اعظم یا خدانخواستہ بالفرض محال کوئی امام اہلسنّت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا ہی شاگرد کیوں نہ ہو، ہمارے لئے کیا حجت ہوسکتا ہے۔ تمہید ایمان شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت نے صاف صاف ارقام فرمادیا ہے: ''محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم تو اُس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی احباب۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ کسے باشد۔۔۔۔ فوراً اُن سے الگ ہوجاؤ، دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو''۔ (تمہید ایمان شریف، ص ۵)

عقیدہ ومسلک سے انحراف کے بعد استادی شاگردی کا جھانسہ نہیں چلتا۔

چھوڑ دو گستاخ کو بے دین کو اے سنیو
دل کا ٹکڑا کیوں نہ ہو آنکھوں کا تارا کیوں نہ ہو

الفقیر القادری محمد حسن علی رضوی غفرلہ میلسی

ڈاکٹر طاہر القادری کی کہانی ماہنامہ ''احوال'' کی زبانی

ماہنامہ ''احوال'' کراچی مولانا شاہ احمد نورانی کی یاد اور مولانا شاہ محمد اویس نورانی صدیقی کی ادارت میں جمعیت العلماء پاکستان کا ارگن و ترجمان ہے، جس کی پیشانی پر ''بانی امام الشاہ احمد نورانی'' مرقوم ہے۔ ''احوال'' کے ادارتی صفحہ پر بعنوان ''سیانے سچ کہتے ہیں'' کے زیر عنوان مسٹر طاہر القادری کی شخصیت کا ایک حقائق افروز منظر نامہ ارقام کیا گیا ہے جو بعینہٖ وبلفظہٖ یوں ہے:

سیانے سچ کہتے ہیں کہ ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی

یہ دعوت فکر ہے یاران نقطہ داں کے لئے !!!

یادش بخیر ہم نے پچھلے شمارے میں تحریر کیا تھا کہ خود ساختہ شیخ الاسلام کا دھرنا دھرا رہ جائے گا، ہماری لکھی ہوئی بات حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی، ہمارے بھولے بھالے سُنی عوام اور بعض علماء و مشائخ طاہر القادری کی میڈیا کوریج کو دیکھ کر اُس کی زلفوں کے اسیر ہو گئے، نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ طاہر القادری کے وکیل صفائی اور اُن کے معاون و مددگار بن گئے، یہ الگ بات ہے کہ اُس عقلِ کل نے بڑے بڑے جبہ و دستار والوں کو اپنا خوشہ چین ہی سمجھا اور ان کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی، ہمیں سب سے زیادہ دکھ اس بات کا ہوا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت گشۂ عشق مصطفیٰ ﷺ پروانۂ شمع رسالت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کو اپنا روحانی پیشوا، اپنا امام اور اپنے آپ کو رضویت کا دعویدار کہہ کر سنی قیادت کا دعویٰ کرنے والے یہ بھول گئے کہ خود ساختہ شیخ الاسلام خوابوں کے شہزادے، عالمِ رؤیا سے سند یافتہ پروفیسر ڈاکٹر قانون دان المختصر عقل کل طاہر القادری نے امام الآئمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ سے لے کر فاضل بریلوی تک سب کو اپنا ہمعصر سمجھا جن کا مسلک ذاتی شہرت ہے، ہمارے قابل احترام علماء و مشائخ رئیس التحریر فاتح نجدیت علامہ ارشد القادری جانشین

فاضل بریلوی علامہ اختر رضا خاں، غزالی زماں، رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی، شیخ القرآن علامہ غلام علی اوکاڑوی کے موصوف کے بارے میں لکھے گئے ارشادات اور تحریرات کو بھی بھول گئے، ہم سنّی قوم سے یہ عرض ضرور کریں گے کہ جس شخص کی زندگی تضادات کا مجموعہ ہو، خوابوں کے سفر سے لے کر جہاد کشمیر کو حرام کہنے والے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سیاسی خلیفہ کہنے والے، مغرب کو خوش کرنے کے لئے یہود و نصاریٰ کو کافروں کی فہرست سے نکالنے والے، دیارِ غیر میں اپنا بینک بیلنس بڑھانے کے لئے سود کو حلال کہنے والے، مسلک کیا امت کے نمائندہ بھی کہلانے کے لائق نہیں۔ (ماہنامہ احوال، ستمبر، اکتوبر ۲۰۱۴ء، ص ۳)

پھر احوال نے صفحہ ۱۷ پر انقلاب و آزادی کا جھانسہ کے زیر عنوان ذیلی سرخی "حسینی قافلے نے یزیدیوں سے مک مکا کر لیا" کے تحت لکھا ہے:

طاہر القادری کا انقلاب سمجھ سے بالاتر ہے، جب وہ شخص سیاست نہیں ریاست کے نعرہ کے ذریعے سے پاکستان کی سیاست میں وارد ہوا تو اس کے انقلاب کا فلسفہ الطاف حسین اور چوہدری برادران جیسے لوگوں کی سمجھ میں آیا اور انہوں نے اس انقلاب کے بارے میں اپنی پسند کا اظہار کیا اس سے ہی یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ انقلاب ریاستِ مدینہ والا انقلاب ہے یا کوئی دوسرا۔ ویسے بھی اس نے خود ہی مصطفوی انقلاب کی اصطلاح ترک کر کے عوامی انقلاب یا جمہوری انقلاب کی اصطلاح اختیار کر لی ہے۔ کروڑوں روپے کے اخراجات کے باوجود طاہر القادری کے انقلاب کی ولادت جب مینارِ پاکستان لاہور پر نہ ہو سکی تو اس نے ڈی چوک اسلام آباد پر اپنے آپ کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرار دے کر انقلاب کی آمد کا انتظار کیا مگر ناکام واپس لوٹا۔ پھر کینیڈا میں رہ کر پاکستان سے انقلاب کے لئے ایک کروڑ نمازیوں کی تلاش شروع کی مگر چوہدری برادران کی ترغیب پر ایک کروڑ کا انتظار کئے بغیر اس نے چند ہزار افراد کو ہی انقلاب کے ایندھن کے لئے کافی سمجھا اور دوبارہ لشکر کشی۔ (ماہنامہ احوال، ستمبر، اکتوبر ۲۰۱۴ء، ص ۱۷)

پہلی مرتبہ تحقیق، تخریج اور علماءِ کرام کے افادات کے ساتھ شائع ہو چکی ہے

"شرح عقود رسم المفتی"

(عربی)

تصنیف

امام محمد امین بن عمر عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق

ڈاکٹر حامد علی علیمی

☆ مخطوطات سے تقابل
☆ مغلق عبارات کی تشریح و توضیح
☆ مشکل مقامات کی تسہیل
☆ امام احمد رضا حنفی کے سات توضیحی مقدمات
☆ نصوص کی اصل مآخذ سے تخریج
☆ اختلاف نصوص کی حاشیہ میں وضاحت
☆ تمام کُتب و اعلام کے تراجم
☆ حسب ضرورت عنوانات کا قیام
☆ فہرست فوائد
☆ دیدہ زیب طباعت

ناشر

دار النور

(جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

رابطہ: 32439799-021، 0321-3885445

طلاقِ ثلاثہ

کا

شرعی حکم

از افادات

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان)

مُرتّب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی
(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان
نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی
رابطہ: 021-32439799، 0321-3885445

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح ورات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرنگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت مسلمانوں کے روزمرّہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے زیر اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو رات بعد نماز عشاء فوراً ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

روحانی پروگرام

تسکینِ روح اور تقویت ایمان کے لئے شرکت کریں
ہر شبِ جمعہ نمازِ تہجد اور ہر اتوار عصر تا مغرب ختم قادریہ اور خصوصی دعا